سوشلزم کی لائبریری

# لینن

## کمیونزم میں «بائیں بازو» کی طفلانہ بیماری

GULAB BAPAR LIBRARY
MUHRO MARI KARAMPUR

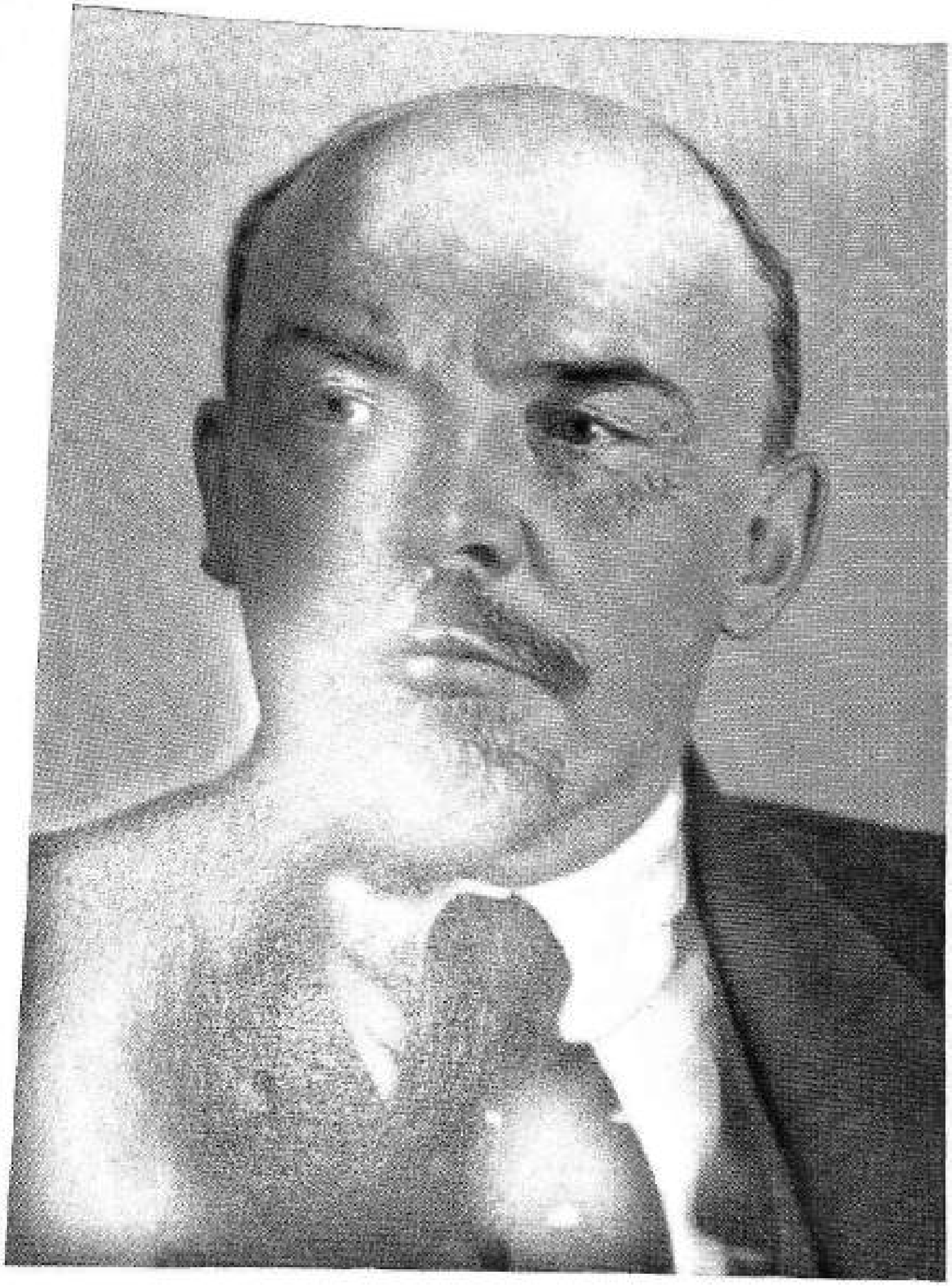

В. Ульянов (Ленин)

دنیا کے مزدورو، ایک ہو!

## لینن

# کمیونزم میں «بائیں بازو» کی طفلانہ بیماری

دارالاشاعت ترقی
ماسکو

ترجمہ : حبیب الرحمن

# پبلشر کی طرف سے

لینن کی کتاب ,, کمیونزم میں ,, بائیں بازو ،، کی طفلانہ بیماری،، کا ترجمہ لینن کی تصانیف کے پانچویں ایڈیشن کی ۴۱ ویں جلد سے کیا گیا ہے، جو سوویت کمیونسٹ پارٹی کی سرکزی کمیٹی کے مارکس‌ازم لینن‌ازم انسٹی ٹیوٹ نے مرتب کیا ہے۔

© اردو میں ترجمہ ــ دارالاشاعت ترقی ــ ۱۹۷۴ء

# فہرست

صفحہ


۱ - کس معنی میں ہم روسی انقلاب کی بین اقوامی اہمیت کا ذکر کر سکتے ہیں؟ ۷
۲ - بالشویکوں کی کامیابی کی ایک بنیادی شرط ۱۰
۳ - بالشویزم کی تاریخ کی خاص منزلیں ۱۳
۴ - مزدور تحریک کے اندر کس طرح کے دشمنوں سے جدوجہد میں بالشویزم پروان چڑھا ، تپا اور پختہ ہوا ؟ ۱۸
۵ - جرمنی میں ''بائیں بازو،، کا کمیونزم - لیڈر ، پارٹی ، طبقہ اور عوام ۲۷
۶ - کیا انقلابیوں کو رجعت پرست ٹریڈیونینوں میں کام کرنا چاہئے ؟ ۳۵
۷ - کیا ہمیں بورژوا پارلیمنٹوں میں شریک ہونا چاہئے ؟ ۴۷
۸ - کوئی سمجھوتے نہیں؟ ۵۹
۹ - برطانیہ میں ''بائیں بازو،، کا کمیونزم ۷۱
۱۰ - بعض نتائج ۸۶

ضمیمہ

۱ - جرمن کمیونسٹوں میں پھوٹ ۱۰۴
۲ - جرمنی میں کمیونسٹ اور انڈپنڈنٹ ۱۰۶
۳ - اٹلی میں توراتی اینڈ کمپنی ۱۰۹
۴ - صحیح تمہیدوں سے غلط نتائج ۱۱۱
۵ - وائن کوپ کا خط ۱۱۶

تشریحی نوٹ ۱۱۷
ناموں کا اشاریہ ۱۳۸

( ۱ )

## کس معنی میں ہم روسی انقلاب کی بین‌اقوامی اہمیت کا ذکر کرسکتے ہیں؟

روس میں پرولتاریہ کے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے بعد ( ۲۵ اکتوبر ( ۷ نومبر ) ۱۹۱۷ ء ) پہلے مہینوں کے دوران یہ محسوس ہو سکتا تھا کہ پسماندہ روس اور مغربی یورپ کے ترقی‌یافتہ ملکوں کے درمیان زبردست فرق کی وجہ سے ان مؤخرالذکر ملکوں میں پرولتاری انقلاب ہمارے انقلاب سے بہت کم ملتا جلتا ہوگا۔ اب ہمارے پاس اتنا کافی بین‌اقوامی تجربہ ہے جو انتہائی یقینی طور پر بتاتا ہے کہ ہمارے انقلاب کی بعض بنیادی خصوصیات مقامی، قومی، محض روسی نہیں بلکہ بین‌اقوامی اہمیت رکھتی ہیں۔ یہاں بین‌اقوامی اہمیت سے میری مراد اس کے وسیع معنی کے لحاظ سے نہیں ہے : بعض ہی نہیں بلکہ ہمارے انقلاب کی ساری بنیادی اور بہت سی ثانوی خصوصیات بھی تمام ملکوں پر اپنے اثر کے معنی میں بین‌اقوامی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان الفاظ کا استعمال میں انتہائی محدود معنی میں کر رہا ہوں، یعنی بین‌اقوامی اہمیت کا مطلب ہے بین‌اقوامی معقولیت یا بین‌اقوامی پیمانے پر اس بات کے دہرائے جانے کی تاریخی ناگزیری جو ہمارے ملک میں ہوئی۔ یہ ماننا پڑے گا کہ ہمارے انقلاب کی بعض بنیادی خصوصیات اس اہمیت کی حامل ہیں۔

لیکن اس صداقت کے بارے میں مبالغے سے کام لینا اور ہمارے انقلاب کی بعض بنیادی خصوصیات کی حدود سے اس کو آگے لے جانا انتہائی سنگین غلطی ہوگی۔ اسی طرح اس حقیقت کو نظرانداز کرنا بھی غلطی ہوگی کہ کم‌ازکم ایک ترقی‌یافتہ ملک میں پرولتاری انقلاب کی کامیابی کے فوراً بعد غالباً زبردست تبدیلی ہو : روس مثالی نہ رہے اور پھر پسماندہ ملک شمار کیا جائے ( ”سوویت“ اور سوشلسٹ دونوں معنی میں )۔

لیکن موجودہ تاریخی لمحے میں روسی مثال سب ملکوں کو کچھ نہ کچھ دکھا رہی ہے جو ان کے ناگزیر مستقبل قریب کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ سارے ملکوں کے اگواکار مزدور اس کو بہت دن ہوئے سمجھ چکے ہیں اور انہوں نے اس کو اکثر سوجھ بوجھ کے بمقابلہ اپنی انقلابی طبقے کی حس سے زیادہ سمجھا ہے ۔ یہی سرچشمہ ہے سوویت اقتدار کی بین‌اقوامی ”اہمیت“ کا (لفظ کے محدود معنی میں) اور بالشویک نظرئے اور طریقہ ہائے کار کے بنیادی اصولوں کا بھی ۔ اس کو جرمنی میں کاؤتسکی اور آسٹریا میں اوٹو باؤیر اور فریڈرک ادلیر قسم کے دوسری انٹرنیشنل (۱) کے ”انقلابی“ لیڈروں نے نہیں سمجھا اور اسی وجہ سے وہ رجعت‌پرست اور بدترین موقع‌پرستی اور سماجی غداری کی وکالت کرنے والے ثابت ہوئے ۔ برسبیل تذکرہ ”عالمی انقلاب“ («Weltrevolution») کا گمنام پمفلٹ جو ۱۹۱۹ء میں وی‌آنا میں (Sozialistische Bücherei, Heft 11; Ignaz Brand *) شایع ہوا ان لیڈروں کے سارے طریقہ‌فکر اور سارے خیالات کے سلسلے کو زیادہ واضح کرکے دکھاتا ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ ٹھیک ہوگا کہ ان کی حماقت، اصول‌پرستی، ذلالت اور مزدور طبقے کے مفادات سے غداری کی پوری گہرائی کو دکھاتا ہے ۔ اور وہ بھی ”عالمی انقلاب“ کے نظرئے کی ”وکالت“ کے پردے میں ۔

بہرحال، ہم اس پمفلٹ پر کبھی دوسری بار تفصیلی بحث کریں گے ۔ یہاں ہم صرف ایک اور بات کی طرف توجہ دینگے ۔ ایک زمانہ گذرا، جب کاؤتسکی ابھی مارکسیسٹ تھا اور غدار نہیں بنا تھا، اس نے مؤرخ کی حیثیت سے اس سوال کو لیتے ہوئے ایسی صورت‌حال کے پیدا ہونے کے امکان کی پیش‌بینی کی تھی جسمیں روسی پرولتاریہ کی انقلابیت مغربی یورپ کے لئے مثال بن جائے گی ۔ یہ ۱۹۰۲ء کی بات ہے جب کاؤتسکی نے انقلابی ”اسکرا“ (۲) میں ”سلاف اور انقلاب“ نامی مضمون لکھا تھا ۔ اس نے اس مضمون میں یہ لکھا تھا:

”موجودہ زمانے میں“ (۱۸۴۸ء کے برعکس) ”یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ نہ صرف سلاف انقلابی قوموں کی صفوں میں آ گئے

---

* سوشلسٹ لائبریری، ایڈیشن ۱۱ - یگناتس براند ۔ (ایڈیٹر)

ہیں بلکہ انقلابی خیالات اور انقلابی عمل کا مرکز بھی زیادہ سے زیادہ سلاف لوگوں کی طرف منتقل ہوتا جا رہا ہے۔ انقلابی مرکز مغرب سے مشرق کی طرف منتقل ہو رہا ہے — انیسویں صدی کے پہلے نصف میں وہ فرانس میں اور کبھی کبھی انگلستان میں تھا۔ ۱۸۴۸ء میں جرمنی بھی انقلابی قوموں کی صفوں میں آ گیا ... نئی صدی ایسے واقعات سے شروع ہوئی ہے جو اس خیال کی طرف لے جاتے ہیں کہ ہم انقلابی مرکز کی مزید منتقلی کی طرف جا رہے ہیں یعنی روس کی طرف اس کی منتقلی ... روس نے مغرب سے بہت کچھ انقلابی پیش‌قدمی حاصل کی ہے اور اب ممکن ہے وہ خود انقلابی سرچشمے کی حیثیت سے اس کی خدمت کے لئے تیار ہو۔ ممکن ہے کہ روسی انقلابی تحریک کا لپکتا ہوا شعلہ بےجان تنگ‌نظری اور نپی تلی سیاست کے اس جذبے کو صاف کر دینے کا زوردار ذریعہ ثابت ہو جو ہماری صفوں میں پھیلنا شروع ہو گیا ہے اور پھر جدوجہد کی پیاس اور ہمارے عظیم مقصد کے لئے پرجوش وفاداری کو بھڑکا دے۔ مغربی یورپ کے لئے روس بہت دنوں سے محض رجعت‌پرستی اور مطلق‌العنانی کا گڑھ نہیں رہا ہے۔ بلکہ اب واقعات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ مغربی یورپ روس کی رجعت‌پرستی اور مطلق‌العنانی کا گڑھ بن گیا ہے ... شاید روسی انقلابیوں نے زار سے مدت ہوئے نبٹ لیا ہوتا اگر ان کو بیک‌وقت اس کے اتحادی یعنی یورپی سرمائے کے خلاف بھی جدوجہد نہ کرنی پڑتی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس بار وہ دونوں دشمنوں سے نبٹنے میں کامیاب ہوں‌گے اور نیا ''مقدس اتحاد،، پہلے والوں کے مقابلے میں زیادہ جلدی ٹوٹےگا۔ بہرحال روس کی موجودہ جدوجہد چاہے جس طرح ختم ہو اس میں شہیدوں کا (افسوس، کہ وہ کافی سے زیادہ ہوں‌گے) جو خون بہےگا اور مصیبتیں پیش آئیں‌گی وہ رائگاں نہ ہوں‌گی۔ وہ ساری مہذب دنیا میں سماجی انقلاب کی کونپلوں کو پروان چڑھائیں‌گی اور ان کو تیزی کے ساتھ زیادہ گداز بنائیں‌گی۔ ۱۸۴۸ء میں سلاف لوگ وہ جان لیوا پالا تھے جس نے عوامی بہار کے پھولوں کو مار دیا۔ ممکن ہے کہ اب انکا نوشتۂ تقدیر وہ طوفان بنتا ہو جو رجعت‌پرستی کی برف کو توڑ دے اور قطعی طور پر اپنے ساتھ قوموں کے لئے نئی خوشگوار بہار لائے،، (کارل

کاؤتسکی۔ ,, ملاف اور انقلاب ,, نامی مضمون ، روسی سوشل
ڈیمو کریٹ انقلابی اخبار ,, اسکرا ,, کے شمارے ۱۸ ، ۱۰ مارچ
۱۹۰۲ء میں)۔
۱۸ سال پہلے کاؤتسکی نے خوب لکھا تھا !

(۲)

## بالشویکوں کی کامیابی کی ایک بنیادی شرط

غالباً اب تقریباً ہر شخص دیکھتا ہے کہ بالشویک ڈھائی سال تو کیا ، ڈھائی سہینے تک بھی برسراقتدار نہیں رہ سکتے تھے ، اگر ہماری پارٹی میں سخت اور واقعی آهنی ڈسپلن نہ ہوتا ، سارے مزدور طبقے کی طرف سے اس کی بھرپور اور بے دریغ حمایت حاصل نہ ہوتی یعنی ان تمام مزدوروں کی حمایت جو سوچنے سمجھنے والے ، ایماندار ، پرایثار اور بااثر ہیں اور پسماندہ لوگوں کے پرت کو اپنے پیچھے لے چلنے یا رغبت دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ نئے طبقے کی انتہائی پرایثار اور انتہائی بےرحم جنگ ہے ایک بہت ہی طاقتور دشمن کے خلاف ، بورژوازی کے خلاف ، جس کی مزاحمت اس کا تختہ الٹنے سے (خواہ وہ ایک ہی ملک میں کیوں نہ ہو) دس گنی ہو جاتی ہے اور جس کی طاقت کا راز صرف بین‌اقوامی سرمائے کی طاقت ، بورژوازی کے بین‌اقوامی روابط کی مضبوطی اور استحکام ہی نہیں ہیں بلکہ عادت‌وخصلت کی طاقت ، چھوٹے پیمانے کی پیداوار کی طاقت بھی ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی پیداوار اب بھی دنیا میں باقی ہے اور بدقسمتی سے بہت ہے ، اور چھوٹے پیمانے کی پیداوار متواتر ، روزانہ ، ہر گھنٹے ، خودبخود اور بڑے پیمانے پر سرمایہ‌داری اور بورژوازی کو جنم دیتی رہتی ہے۔ یہ تمام اسباب پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو ضروری بناتے ہیں اور بورژوازی پر فتح طویل ، سخت اور زندگی و موت کی پرایثار جنگ کے بغیر نا ممکن ہے۔ یہ جنگ تحمل ، ضابطے اور فولاد کی طرح سخت اور واحد قوت‌ارادی کا تقاضہ کرتی ہے۔

میں دہراتا ہوں ، روس میں پرولتاریہ کی فتح یاب ڈکٹیٹرشپ کے تجربے

نے ان لوگوں کو بھی صاف دکھا دیا ہے جو سوچنے کی صلاحیت نہیں رکھتے یا جن کو اس سوال کے بارے میں سوچنے کا موقع نہیں ملا ہے کہ قطعی مرکزیت اور پرولتاریہ کا سخت ضابطہ بورژوازی پر فتح کی ایک بنیادی شرط ہیں۔

اس کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کے بارے میں بہت ناکافی سوچا جاتا ہے کہ اس کے معنی کیا ہیں اور کن حالات میں یہ ممکن ہے؟ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ سوویت اقتدار اور بالشویکوں کی جو تعریفیں ہوتی ہیں ان کے ساتھ اکثر ان اسباب کا سنجیدہ تجزیہ بھی ہوتا کہ بالشویک اس ڈسپلن کو کیوں قائم کر سکے جو انقلابی پرولتاریہ کے لئے ضروری تھا۔

بالشویزم کا وجود، سیاسی خیال کے رجحان اور سیاسی پارٹی کی حیثیت سے ۱۹۰۳ء سے ہے۔ صرف بالشویزم کے وجود کی ساری مدت کی تاریخ ہی اس کی وضاحت قابل اطمینان طور پر کر سکتی ہے کہ وہ انتہائی مشکل حالات میں آہنی ڈسپلن کیوں قائم کر سکا اور برقرار رکھ سکا جو پرولتاریہ کی فتح کے لئے ضروری ہے۔

سب سے پہلے یہ سوال پیدا ہوتے ہیں: پرولتاریہ کی انقلابی پارٹی کا ڈسپلن کیسے برقرار رکھا جاتا ہے؟ اس کو کیسے آزمایا جاتا ہے؟ اس کو کیسے مضبوط کیا جاتا ہے؟ اول، پرولتاری ہراول کے طبقاتی شعور اور انقلاب سے اس کی وفاداری، اس کے مضبوط عزم، قربانی اور بہادری سے۔ دوسرے، محنت کشوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد سے، سب سے پہلے پرولتاریہ سے لیکن اسی طرح غیرپرولتاریہ محنت کش لوگوں کے ساتھ بھی اس کے مربوط ہونے، قریب‌ترین رابطہ قائم رکھنے اور ان میں ایک حد تک مدغم ہونے کی صلاحیت سے۔ تیسرے، سیاسی رہنمائی کی صحت سے جو یہ ہراول کر رہا ہے، اس کی سیاسی حکمت‌عملی اور طریقۂ‌کار کی صحت سے، بشرطیکہ وسیع پیمانے پر لوگ خود اپنے تجربے سے اس کی صحت کا یقین کر لیں۔ ان شرائط کے بغیر اس انقلابی پارٹی میں ڈسپلن نہیں حاصل کیا جا سکتا جو اس اگواکار طبقے کی پارٹی ہونے کی واقعی صلاحیت رکھتی ہے، جس کا مقصد بورژوازی کا تختہ الٹنا اور سارے سماج کی تشکیل‌نو کرنا ہے۔ ان شرائط کے بغیر، ڈسپلن قائم کرنے کی تمام کوششیں بےمعنی، زبانی اور مضحکہ‌خیز ہوتی ہیں۔ دوسری طرف یہ شرائط یکدم نہیں پیدا ہو سکتیں۔ ان کی تخلیق طویل

محنت اور سخت تجربے سے ھوتی ھے۔ ان کی تخلیق میں صحیح انقلابی نظرئے سے آسانی ھوتی ھے جو اپنی جگہ پر کوئی جامد عقیدہ نہیں ھوتا بلکہ واقعی عوامی اور واقعی انقلابی تحریک کی عملی سرگرمیوں سے قریبی تعلق رکھنے سے سختتم شکل اختیار کرتا ھے۔

اگر ۱۹۱۷—۲۰ ء کے برسوں میں بالشویزم بےنظیر سخت حالات میں ، انتہائی سخت مرکزیت اور آھنی ڈسپلن کی تخلیق کر سکا اور اس کو کامیابی سے قائم رکھا تو اس کا سبب صرف روس کی متعدد تاریخی خصوصیات ھیں۔

ایک طرف، ۱۹۰۳ ء میں بالشویزم مارکسی نظرئے کی بہت ھی مضبوط بنیاد پر نمودار ھوا۔ اسی اور صرف اسی انقلابی نظرئے کی صحت کو نہ صرف ساری انیسویں صدی کے عالمی تجربے نے ثابت کیا بلکہ خاص طور سے روس میں انقلابی خیالات کی گمراھیوں ، تذبذب، غلطیوں اور ناامیدیوں کے تجربے نے بھی۔ تقریباً نصف صدی کے دوران پچھلی صدی کی تقریباً پانچویں سے دسویں دھائی تک روس میں انتہائی وحشیانہ اور رجعت‌پرست زارشاھی کے ظلم کے حالات میں ترقی‌پسند خیالات رکھنے والے لوگ ایک صحیح انقلابی نظرئے کے بڑے شوق کے ساتھ متلاشی تھے اور امریکہ اور یورپ میں اس شعبے میں تمام اور ھر ”آخری لفظ“ کا بےنظیر کوشش اور گہرائی سے مطالعہ کرتے تھے۔ مارکس‌ازم اس واحد صحیح انقلابی نظرئے کو روس نے آدھی صدی کی تاریخ میں بےنظیر مصیبتوں اور قربانیوں کو جھیل کر ، بےنظیر انقلابی بہادری ، ناقابل یقین توانائی ، پرایثار تلاش ، مطالعہ ، عملی آزمائش ، ناامیدی ، تصدیق اور یورپ کے تجربے سے حاصل کیا۔ زارشاھی سے مجبور ھو کر جو سیاسی جلاوطنی نصیب ھوئی اس کی بدولت انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں انقلابی روس نے بین‌اقوامی روابط کی ایسی دولت اور انقلابی تحریک کے عالمی اشکال اور نظریات کے بارے میں ایسی لاجواب معلومات حاصل کیں جو کسی دوسرے ملک کو نصیب نہیں تھیں۔

دوسری طرف ، بالشویزم جو نظرئے کی اس سنگلاخ بنیاد پر نمودار ھوا تھا عملی تاریخ کے ایسے پندرہ برسوں ( ۱۷—۱۹۰۳ ء ) سے گذرا جن کی نظیر اپنے تجربے کی دولت کے لحاظ سے دنیا میں نہیں ملتی۔ کیونکہ کوئی بھی ملک ان پندرہ سال کے دوران ایسے بڑے انقلابی تجربے کے قریب تک نہیں پہنچا ، تحریک کی ایسی مختلف شکلوں — قانونی اور

غیرقانونی ، پرامن اور طوفانی ، پوشیدہ اور علانیہ ، مقامی حلقوں اور عوامی تحریکوں ، پارلیمانی اور دہشت انگیز شکلوں کے تیز اور نوع بنوع سلسلے سے نہیں گذرا ۔ کسی دوسرے ملک میں ایسے مختصر وقت میں جدید سوسائٹی کے تمام طبقوں کی جدوجہد کی شکلوں ، رنگوں اور طریقوں کا ایسا ذخیرہ نہیں اکٹھا ہوا تھا ، ایسی جدوجہد جو ملک کی پسماندگی اور زارشاہی کے جوئے کی سختی کی وجہ سے غیرمعمولی تیزی کے ساتھ پختہ ہوئی اور جس نے امریکہ اور یورپ کے سیاسی تجربے کے معقول " آخری لفظ " کو بڑے شوق اور کامیابی کے ساتھ اپنے میں ضم کیا ۔

(۳)

## بالشویزم کی تاریخ کی خاص منزلیں

انقلاب کی تیاری کے سال (۱۹۰۳—۰۵ء) ۔ ہر جگہ یہ محسوس کیا گیا کہ ایک بڑا طوفان قریب آ رہا ہے ۔ تمام طبقوں میں ابال اور تیاری کی حالت تھی ۔ بیرون ملک تارکین وطن کا پریس انقلاب کے سارے بنیادی مسائل پر نظریاتی بحث کر رہا تھا ۔ تین بنیادی طبقوں ، تین اہم سیاسی رجحانات کے نمائندوں — اعتدال پرست بورژوا ، پیٹی بورژوا ڈیموکریٹک (" سوشل ڈیموکریٹک " اور " سوشل انقلابی " رجحانات کے لیبل سے ڈھکا ہوا) (۳) اور پرولتاری انقلابی — ان نمائندوں نے لائحہ عمل اور طریقۂ کار کے متعلق انتہائی سخت جدوجہد کرتے ہوئے اس علانیہ طبقاتی جدوجہد کی پیش بینی اور تیاری کی جو آنے والی تھی۔ ان تمام مسائل کا جائزہ جن کے لئے عوام نے ۱۹۰۵—۷ء میں اور ۱۹۱۷—۲۰ء میں مسلح جدوجہد کی، ان کی ابتدائی شکل میں، اس وقت کے پریس کے ذریعہ لیا جا سکتا ہے (اور لینا چاہئے) ۔ ان تین خاص رجحانات کے درمیان ، درحقیقت ، بہت سی درمیانی ، عبوری اور نیم یقینی شکلیں تھیں ۔ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ پریس کے ترجمانوں، پارٹیوں ، جتھوں اور گروہوں کی جدوجہد میں ان سیاسی اور نظریاتی رجحانات نے جو واقعی طبقاتی نوعیت رکھتے تھے معین شکل اختیار کر لی تھی ، طبقات آنے والی لڑائیوں کے لئے اپنے کو نظریاتی سیاسی اسلحہ سے لیس کر رہے تھے ۔

انقلاب کے سال (۱۹۰۵ — ۷ ء)۔ سارے طبقے کھل کر میدان میں آ گئے۔ لائحہ عمل اور طریقۂ کار کے متعلق سارے خیالات کو عوام کے اقدام سے آزمایا گیا۔ ہڑتالوں کی جدوجہد اپنی شدت اور وسعت کے لحاظ سے دنیا میں بےنظیر تھی۔ معاشی ہڑتال نے سیاسی ہڑتال کی شکل اختیار کی اور سیاسی ہڑتال نے مسلح بغاوت کی۔ رہنما پرولتاریہ اور مذبذب اور متزلزل پیچھے چلنےوالے کسانوں کے درمیان تعلقات کی عملی طور پر آزمائش ہوئی۔ جدوجہد کے ہنگامی ارتقا کے دوران تنظیم کی سوویت شکل (۴) پیدا ہوئی۔ سوویتوں کی اہمیت کے بارے میں اس زمانے کے بحث‌مباحثوں نے ۱۹۱۷ — ۲۰ ء کے برسوں کی عظیم جدوجہد کی پیش‌بینی کی۔ جدوجہد کی پارلیمانی اور غیرپارلیمانی شکلوں میں، پارلیمنٹ کے بائیکاٹ کی جگہ پارلیمنٹ میں حصہ لینے کے طریقۂ کار، اور جدوجہد کی قانونی اورغیرقانونی شکلوں میں ادل بدل اور ساتھ ھی ان کے باھمی تعلقات اور روابط — یہ سب اپنے مواد کی حیرت‌انگیز دولت کی وجہ سے نمایاں تھا۔ اس دور کا ھر مہینہ سیاسی سائنس کی بنیادوں کی تعلیم کے لحاظ سے، عوام اور لیڈروں، طبقوں اور پارٹیوں کے لئے ''پرامن،، اور ''آئینی،، ارتقا کے ایک پورے سال کے برابر تھا۔ ۱۹۰۵ ء کے ''عام ریہرسل،، کے بغیر ۱۹۱۷ ء کے اکتوبر انقلاب کی فتح ممکن نہ ھوتی۔

رجعت‌پرستی کے سال (۱۹۰۷ — ۱۰ ء)۔ زارشاھی کی فتح ھوئی۔ ساری انقلابی اور مخالف پارٹیاں توڑپھوڑ ڈالی گئیں۔ یاس، بددلی، پھوٹ، تفرقہ، غداری اور فحش‌نگاری نے سیاست کی جگہ لے لی۔ فلسفیانہ عینیت‌پسندی کی طرف کشش زیادہ بڑھ گئی، تصوف (mysticism) انقلاب‌دشمن جذبات کا پردہ بن گئی۔ لیکن اسی وقت اس زبردست شکست نے ھی انقلابی پارٹیوں اور انقلابی طبقے کو سچا اور کارآمد سبق دیا، تاریخی جدلیات کا سبق، سیاسی جدوجہد کو سمجھنے اور اس کو ماھرانہ اور فن‌کارانہ طور سے کرنے کا سبق۔ دوستوں کی پہچان مصیبت میں ھوتی ھے۔ شکست‌خوردہ فوجیں اچھا سبق حاصل کرتی ھیں۔

فتح‌یاب زارشاھی کو مجبور ھونا پڑا کہ وہ روس میں بورژوا دور سے قبل‌والی اور سرقبیلی زندگی کی باقیات کا جلدازجلد خاتمہ کر دے۔ روس کا بورژوا ارتقا لاجواب تیزی کے ساتھ ھو رھا ھے۔ طبقات سے علحدہ اور طبقات سے بالا جو واھمے تھے، سرمایہ‌دار نظام سے گریز کے امکانات

کے جو واہمے تھے وہ خاک میں مل گئے ۔ طبقاتی جدوجہد بالکل نئے اور زیادہ واضح روپ میں آئی ۔

انقلابی پارٹیوں کو اپنی تعلیم مکمل کرنا چاہئے ۔ انہوں نے حملہ کرنا سیکھا ۔ اب یہ سمجھنا پڑا کہ اس علم میں ایسے علم کا اضافہ کرنا چاہئے کہ کیسے صحیح طور پر پیچھے ہٹنا چاہئے ۔ یہ سمجھنا پڑا اور انقلابی طبقے نے اپنے تلخ تجربے سے یہ سمجھنا سیکھا کہ صحیح طور پر حملہ کرنا اور صحیح طور پر پیچھے ہٹنا سیکھے بغیر فتح حاصل کرنا ممکن نہیں ہے ۔ تمام ٹوٹی پھوٹی مخالف اور انقلابی پارٹیوں میں بالشویک سب سے زیادہ نظم سے ، اپنی '' فوج ،، کے سب سے کم نقصان کے ساتھ ، اس کے قلب کو سب سے زیادہ محفوظ رکھ کر ، سب سے کم ( گہرائی اور ناقابل علاج ہونے کے لحاظ سے ) تفرقوں کے ساتھ ، سب سے کم پست ہمت ہو کر زیادہ سے زیادہ وسیع ، صحیح اور زوردار طور پر اپنے کام کی تجدید کی انتہائی صلاحیت کے ساتھ پیچھے ہٹے ۔ اور بالشویکوں نے اس کو صرف اس لئے حاصل کیا کہ انہوں نے بے حد سختی سے انقلابی لفاظوں کا پردہ چاک کیا اور ان کو نکال باہر کیا جو یہ سمجھنا نہیں چاہتے تھے کہ پیچھے ہٹنے کی ضرورت ہے ، کہ پیچھے ہٹنے کی مہارت کی ضرورت ہے ، کہ انتہائی رجعت پرست پارلیمنٹوں میں ، انتہائی رجعت پرست ٹریڈیونینوں ، کوآپریٹیو اور بیمے وغیرہ کی تنظیموں میں قانونی کام کرنا سیکھنے کی قطعی ضرورت ہے ۔

ابھار کے سال ( ۱۹۱۰ — ۱۴ ء ) ۔ ابتدا میں ترقی ناقابل یقین طور پر سست رفتار تھی ، پھر ۱۹۱۲ ء کے دریائے لینا کے واقعہ ( ۵ ) کے بعد کچھ زیادہ تیز ہو گئی ۔ بے نظیر مشکلات پر قابو حاصل کر کے بالشویکوں نے منشویکوں کو پیچھے ڈھکیلا جن کا رول مزدور تحریک میں بورژوا ایجنٹوں کی حیثیت سے ۱۹۰۵ ء کے بعد ساری بورژوازی نے خوب سمجھ لیا تھا اور اسی لئے ساری بورژوازی نے بالشویکوں کے خلاف ہزاروں طرح سے ان کی حمایت کی ۔ لیکن بالشویک ایسا کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہوتے اگر وہ غیرقانونی کام کے ساتھ ساتھ '' قانونی امکانات ،، کو لازمی طور پر استعمال کرنے کے صحیح طریقۂ کار کو نہ اپناتے ۔ انتہائی رجعت پرست دوما میں ( ۶ ) بالشویکوں نے سارے مزدور گروپ کو جیت لیا ۔

پہلی عالمی سامراجی جنگ (۱۷ — ۱۹۱۴ ء) - قانونی پارلیمانیت نے انتہائی رجعت‌پرست '' پارلیمنٹ '' کے حالات میں ، انقلابی پرولتاریہ کی پارٹی ، بالشویکوں کی انتہائی کارآمد خدمت کی - بالشویک ممبروں کو سائبیریا بھیج دیا گیا ( ۷ ) - سوشل سامراجیت ، سوشل شاونزم ، سوشل حب‌وطنی ، بااصول اور بےاصول بین‌اقوامیت ، امن‌پرستی ( pacifism ) اور امن‌پرستوں کے واہموں کی انقلابی تردید کے خیالات کے تمام رنگوں کو تارکین‌وطن کے پریس میں پوری طرح پیش کیا گیا - دوسری انٹرنیشنل کے پڑھے لکھے احمق اور بوڑھی عورتیں جنھوں نے حقارت اور غرور سے روسی سوشلسٹ تحریک میں '' گروہوں '' کی افراط اور ان کے درمیان شدید جدوجہد پر ناکیں سکوڑی تھیں جب جنگ نے تمام ترقی‌یافتہ ملکوں میں ان کی ڈینگ‌بھری '' قانون‌پرستی '' سے محروم کر دیا تو وہ ایسے آزاد ( غیرقانونی ) تبادلہ‌ٔخیال اور صحیح خیالات کی ایسی آزاد ( غیرقانونی ) نشوونما کے قریب تک بھی نہ پہنچ سکے جیسا کہ روسی انقلابیوں نے سوئٹزرلینڈ اور متعدد دوسرے ملکوں میں کیا تھا - اسی لئے تمام ملکوں کے کھلے ہوئے سوشل حب‌وطن اور '' کاؤتسکی کے حامی '' بھی پرولتاریہ کے انتہائی زبردست غدار ثابت ہوئے - اور اگر ۲۰ — ۱۹۱۷ ء کے برسوں میں بالشویکوں کی فتح ہوئی تو اس فتح کا ایک بنیادی سبب یہ تھا کہ بالشویکوں نے ۱۹۱۴ ء کے آخر میں ھی سوشل شاونزم اور '' کاؤتسکی‌ازم '' ( جن سے فرانس میں لونگے‌ازم ( ۸ ) ، انگلستان میں انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی ( ۹ ) اور فیبئین لوگوں ( ۱۰ ) کے لیڈروں کے خیالات اور اٹلی میں توراتی وغیرہ وغیرہ کے خیالات مطابقت رکھتے ھیں ) کی گندگی ، ذلالت اور خباثت کا پردہ انتہائی سختی کے ساتھ چاک کرنا شروع کر دیا تھا اور بعد میں عوام کو خود اپنے تجربے سے بالشویک خیالات کے صحیح ہونے کا زیادہ سے زیادہ یقین ھوتا گیا -

روس میں دوسرا انقلاب ( فروری سے اکتوبر ۱۹۱۷ ء تک ) - زارشاھی کی ناقابل‌یقین کہنگی اور فرسودگی نے ( مصیبت بھری جنگ کی ضربوں اور صعوبتوں کی مدد سے ) اس کے خلاف ناقابل یقین بربادی کی طاقت پیدا کر دی - چند دنوں کے اندر روس بورژوا جمہوری ریپبلک میں تبدیل ھو گیا جو ، جنگ کی حالت میں ، دنیا کے ھر ملک سے زیادہ آزاد تھی - حزب مخالف اور انقلابی پارٹیوں کے لیڈر حکومت منظم کرنے لگے جیسا

کہ انتہائی '' صحیح معنوں میں پارلیمانی ،، ریپبلکوں میں ہوتا ہے ۔ اس واقعہ نے کہ کوئی پارلیمنٹ میں حزب مخالف کا لیڈر رہا ہے ، چاہے پارلیمنٹ انتہائی رجعت پرست ہو ، انقلاب میں اس لیڈر کے آئندہ رول کو آسان بنا دیا ۔

منشویکوں اور '' سوشلسٹ انقلابیوں ،، نے چند ہفتوں میں دوسری انٹرنیشنل کے یورپی ہیروؤں ، وزارت کے حامیوں ( ۱۱ ) اور دوسرے ایسے ویسے موقع پرستوں کے طور طریقوں ، دلیلوں اور دھوکے کی باتوں کو لاجواب طور پر اپنا لیا ۔ اب ہم جو کچھ شیڈمانوں اور نوسکے ، کاؤتسکی اور ہلفرڈنگ کے بارے میں ، رینیر اور اوسٹیرلتز ، اوٹو باؤیر اور فریتس ادلیر ، توراتی اور لونگے کے بارے میں ، فیبئنوں اور برطانیہ کی انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی کے لیڈروں کے بارے میں پڑھتے ہیں ، وہ سب ہم کو اکتا دینے والی تکرار اور جانے پہچانے ، پرانے موضوع کا اعادہ معلوم ہوتا ہے ( اور واقعی ہے بھی ) ۔ ہم یہ سب منشویکوں میں دیکھ چکے ہیں ۔ تاریخ نے مذاق کیا کہ پسماندہ ملک کے موقع پرستوں کو کئی ترقی یافتہ ملکوں کے موقع پرستوں کا پیش رو بنا دیا ۔

اگر دوسری انٹرنیشنل کے سارے ہیرو دیوالئے ہو گئے ہیں اور سوویتوں اور سوویت اقتدار کی اہمیت اور رول کے بارے میں اپنے کو رسوا کر چکے ہیں ، اگر اس مسئلے میں تین بہت اہم پارٹیوں کے لیڈروں نے جو اب دوسری انٹرنیشنل کو چھوڑ چکی ہیں ( یعنی جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ( ۱۲ ) ، فرانسیسی لونگے کے حامی اور برطانوی انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی ) خاصکر '' نمایاں ،، طور سے بدنامی مول لی ہے اور گمراہی اختیار کی ہے ، اگر ان سب نے اپنے کو پیٹی بورژوا ڈیموکریسی کے تعصبات کا غلام ثابت کیا ہے ( بالکل ۱۸۴۸ ء کے پیٹی بورژوا لوگوں کے جذبے میں جو اپنے کو '' سوشل ڈیموکریٹ ،، کہتے تھے ) ، تو ہم یہ سب منشویکوں کی مثال سے دیکھ چکے ہیں ۔ تاریخ نے یہ مذاق کیا کہ روس میں ۱۹۰۵ ء میں سوویتوں کا جنم ہوا ، فروری سے اکتوبر تک ۱۹۱۷ ء میں منشویکوں نے سوویتوں کے رول اور اہمیت کو نہ سمجھ کر اپنے دیوالیہ پن کا اظہار کیا اور سوویتوں کا غلط استعمال کیا ، اب سوویت اقتدار کا خیال ساری دنیا میں ابھرا ہے اور سارے ملکوں کے پرولتاریہ کے درمیان بے نظیر تیزی سے پھیل رہا ہے اور دوسری انٹرنیشنل کے پرانے ہیرو سوویتوں کے رول

اور اهمیت کو سمجھنے کی عدم صلاحیت کی وجه سے بھی همارے منشویکوں کی طرح هر طرف دیوالیه هو گئے هیں۔ تجربے نے ثابت کیا ہے که پرولتاری انقلاب کے بعض اهم سوالوں کے بارے میں سارے ملکوں کو ناگزیر طور پر وهی کرنا هوگا جو روس نے کیا ہے۔

ان خیالات کے باوجود جو آجکل یورپ اور امریکه میں اکثر پائے جاتے هیں، بالشویکوں نے پارلیمانی اور (درحقیقت) بورژوا ریپلک کے خلاف اور منشویکوں کے خلاف اپنی فاتحانه جدوجهد بہت هوشیاری سے شروع کی اور اس کی تیاری کوئی آسان کام نه تھا۔ مذکوره دور کی ابتدا میں هم نے حکومت کا تخته الٹنے کی اپیل نہیں کی بلکه سوویتوں کی ساخت و بناوٹ اور مزاج میں تبدیلی کے بغیر اس طرح تخته الٹنے کے غیرممکن هونے کی وضاحت کی۔ هم نے بورژوا پارلیمنٹ، آئین‌ساز اسمبلی کے بائیکاٹ کا اعلان نہیں کیا بلکه کہا — اور هماری پارٹی کی اپریل (۱۹۱۷ء) کانفرنس کے بعد سرکاری طور پر پارٹی کی طرف سے کہا — که آئین‌ساز اسمبلی رکھنےوالی بورژوا ریپلک بہتر ہے آئین‌ساز اسمبلی نه رکھنےوالی بورژوا ریپلک سے، لیکن "مزدوروں اور کسانوں کی ریپلک"، سوویت ریپلک کسی بھی بورژوا ڈیموکریٹک، پارلیمانی ریپلک سے بہتر هوگی۔ بغیر ایسی محتاط، همه گیر، هوشیارانه اور طویل تیاری کے هم نے نه تو اکتوبر ۱۹۱۷ء میں فتح حاصل کی هوتی اور نه اس فتح کو استوار کر سکتے۔

(۴)

## مزدور تحریک کے اندر کس طرح کے دشمنوں کے خلاف جدوجهد میں بالشویزم پروان چڑھا، تپا اور پخته هوا؟

سب سے پہلے اور زیاده اس موقع پرستی کے خلاف جدوجهد میں جو ۱۹۱۴ء میں قطعی طور پر سوشل شاونزم میں تبدیل هو گئی اور جس نے قطعی طور پر پرولتاریه کے خلاف بورژوازی کی طرفداری کی۔ قدرتی طور پر، مزدور طبقے کی تحریک کے اندر بالشویزم کی یہی خاص دشمن تھی۔ یه اب بھی بین‌اقوامی پیمانے پر خاص دشمن ہے۔ بالشویک اس دشمن کی طرف بڑی توجه دیتے رہے تھے اور اب بھی دے رہے هیں۔ بالشویکوں کی سرگرمی کا یه پہلو اب غیرملکوں میں بھی کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔

مزدور تحریک میں بالشویزم کے دوسرے دشمن کی بات اور ہے۔ دوسرے ملکوں میں اس کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں کہ بالشویزم اس پیٹی بورژوا انقلابیت کے خلاف جدوجہد کے طویل برسوں میں پروان چڑھا، مضبوط ہوا اور پختہ بنا جس میں نراجیت کی بو ہوتی ہے یا جو اس سے کچھ نہ کچھ مستعار لیتی ہے اور ثابت‌قدم پرولتاری طبقاتی جدوجہد کے شرائط اور تقاضوں پر بنیادی مسائل کے سلسلے میں پوری نہیں اترتی ہے۔ مارکسسٹوں کے لئے نظریاتی طور پر یہ پوری طرح ثابت ہو گیا ہے اور یورپ کے تمام انقلابوں اور انقلابی تحریکوں کے تجربے نے اس کی پوری تصدیق کی ہے کہ چھوٹا صاحب جائداد، چھوٹا مالک (ایک سماجی ٹائپ جو بہت سے یورپی ملکوں میں کافی وسیع اور کثیر تعداد میں موجود ہے) جو سرمایہ‌دار نظام میں مستقل جبروتشدد کا اور اکثر حالات زندگی میں انتہائی شدید اور تیز ابتری و بربادی کا شکار رہتا ہے، آسانی سے انقلابی انتہاپسندی تک پہنچ سکتا ہے، لیکن تحمل، تنظیم، ضابطے اور استقلال کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ سرمایہ‌داری کی دہشتوں سے "بدحواس" پیٹی بورژوا ایسا معاشرتی مظہر ہے جو نراجیت کی طرح سارے سرمایہ‌دار ملکوں کی خصوصیت ہے۔ ایسی انقلابیت کی ناپائداری اور اس کا بانجھپن، تابعداری، بددلی، توہم اور حتی کہ کسی نہ کسی بورژوا "فیشن‌ایبل" رجحان کی طرف "جنون‌آمیز" کشش میں تیزی سے اس کی تبدیلی کی صلاحیت — یہ ساری باتیں عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ لیکن ان حقائق کا نظریاتی یا تجریدی اعتراف انقلابی پارٹیوں کو پرانی غلطیوں سے بری نہیں کر دیتا جو ہمیشہ غیرمتوقع مواقع پر نمودار ہوتی ہیں، کچھ نئی شکل میں، ایسے بھیس یا ماحول میں جو پہلے نہیں دیکھا گیا تھا، انوکھی، کم‌وبیش انوکھی صورت‌حال میں۔

نراجیت اکثر مزدور تحریک کے موقع‌پرست گناہوں کی ایک طرح کی سزا تھی۔ دونوں نقائص میں تال‌میل تھا۔ اور اگر روس میں، بمقابلہ یورپی ملکوں کے اس کی آبادی کی زیادہ پیٹی بورژوا تشکیل کے باوجود، نراجیت کا اثر دو انقلابوں (۱۹۰۵ء اور ۱۹۱۷ء) اور ان کی تیاری کے دوران بہت ہی کم تھا تو اس کے لئے بلاشبہ بالشویزم ایک حد تک قابل تعریف تھا جس نے موقع‌پرستی کے خلاف ہمیشہ انتہائی اور غیر مصالحانہ جدوجہد کی۔ میں "ایک حد تک" کہتا ہوں کیونکہ روس

میں نراجیت کو کمزور کرنے کے کام میں اور زیادہ اہم رول اس بات نے ادا کیا کہ ماضی میں (۱۹ ویں صدی کی آٹھویں دہائی میں) نراجیت نے غیرمعمولی طور پر ترقی کی اور آخری حد تک اپنی غلطیوں کو، انقلابی طبقے کے لئے رہنما نظرئے کی حیثیت سے اپنی نامعقولیت کو آشکار کر دیا۔

۱۹۰۳ء میں جب بالشویزم نمودار ہوا تو اس نے پیٹی بورژوازی، نیم نراجی (یا اتائی نراجی) انقلابیت کے خلاف شدید جدوجہد کی روایت کو اپنایا، ایسی روایت کو جو ہمیشہ سے انقلابی سوشل ڈیموکریسی میں موجود تھی اور ۳ — ۱۹۰۰ء کے دوران ہمارے ملک میں خاص طور سے مضبوط ہو گئی تھی جبکہ روس میں انقلابی پرولتاریہ کی ایک عوامی پارٹی کی بنیادیں ڈالی جا رہی تھیں۔ بالشویزم نے اس پارٹی کے خلاف جدوجہد کو سنبھالا اور جاری رکھا جو سب سے زیادہ پیٹی بورژوا انقلابیت کے رجحانات کا اظہار کرتی تھی یعنی ''سوشلسٹ انقلابیوں،، کی پارٹی کے خلاف۔ یہ جدوجہد تین اہم مسائل پر ہوئی۔ اول، اس پارٹی نے جو مارکس‌ازم کو مسترد کرتی تھی، کوئی سیاسی اقدام کرنے سے پہلے طبقاتی طاقتوں اور ان کے باہمی توازن کے سخت معروضی جائزے کی ضرورت کو سمجھنے سے بضد انکار کیا (یہ کہنا زیادہ ٹھیک ہوگا کہ نہیں سمجھ سکتی تھی)۔ دوسرے، یہ پارٹی اپنی خاص '' انقلابیت،، یا '' بایاں‌پن ،، انفرادی دہشت پرستی اور قاتلانہ اقدامات کو تسلیم کرنے میں سمجھتی تھی جنھیں ہم مارکسیسٹ قطعی طور پر مسترد کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ہم نے انفرادی دہشت‌پرستی کو صرف مصلحتاً مسترد کیا جبکہ وہ لوگ جنھوں نے ''اصولی طور پر عظیم فرانسیسی انقلاب کی دہشت کی یا عام طور پر، ساری دنیا کی بورژوازی سے گھری ہوئی فتحیاب انقلابی پارٹی کی دہشت کی مذمت کی ان کا مذاق و مضحکہ پلیخانوف نے ۳ — ۱۹۰۰ء میں ھی اڑایا تھا جب وہ مارکسیسٹ اور انقلابی تھا۔ تیسرے، ''سوشلسٹ انقلابی،، جرمن سوشلسٹ ڈیموکریٹک پارٹی کی نسبتاً غیراھم موقع‌پرست خامیوں پر ھنسنے کو '' بایاں‌پن،، سمجھتے تھے جبکہ وہ اس پارٹی کے شدید موقع‌پرستوں کی خود نقل کرتے تھے مثلاً زرعی مسئلے میں یا پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے مسئلے میں۔

برسبیل تذکرہ، تاریخ نے اب وسیع اور عالمی پیمانے پر اس رائے کی

تصدیق کر دی ہے جس کی وکالت ہم نے ہمیشہ کی یعنی یہ کہ انقلابی جرمن سوشل ڈیموکریسی (غور کیجئے کہ ۱۹۰۰-۳ ء میں ہی پلیخانوف نے برنشٹائن کو پارٹی سے نکالنے کا مطالبہ کیا تھا اور ۱۹۱۳ ء میں بالشویکوں نے اس روایت کو جاری رکھتے ہوئے لیگین (۱۳) کی ساری ذلالت، کمینگی اور غداری کا پردہ چاک کیا) ایسی پارٹی سے بالکل قریب ہو گئی تھی جو انقلابی پرولتاریہ کو فتح حاصل کرنے کے لئے چاہئے تھی۔ اب ۱۹۲۰ ء میں، جنگ کے دور اور جنگ کے بعد کے پہلے برسوں کی تمام شرمناک تباہیوں اور بحرانوں کے بعد یہ بات صاف دکھائی دیتی ہے کہ تمام مغربی پارٹیوں میں سے جرمن انقلابی سوشل ڈیموکریسی نے ہی زیادہ اچھے لیڈر دئے اور دوسروں کے مقابلے میں جلدی سنبھالالیا، صحت‌مند بنی اور دوبارہ مضبوط ہو گئی۔ یہ اسپارٹاک‌والوں (۱۴) کی پارٹی اور "جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی" کے بائیں پرولتاری بازو میں دیکھا جا سکتا ہے جو کاؤتسکیوں، ہلفرڈنگوں، لیڈیبوروں اور کریسپینوں کی موقع‌پرستی اور بے کرداری کے خلاف اٹل جدوجہد کر رہی ہے۔ اگر ایک مکمل تاریخی دور پر نظر ڈالی جائے یعنی پیرس کمیون (۱۵) سے پہلی سوشلسٹ سوویت ریپبلک تک تو نراجیت کی طرف مارکس‌ازم کا عام رویہ قطعی واضح اور مسلمہ ہو جاتا ہے۔ آخرکار مارکس‌ازم صحیح ثابت ہوا اور اگر نراجیوں نے زیادہ‌تر سوشلسٹ پارٹیوں کے درمیان ریاست کے بارے میں پھیلے ہوئے موقع‌پرست نظریات کو بجا طور پر آشکار کیا تو اول، اس موقع‌پرستی کا تعلق ریاست کے بارے میں مارکس کے خیالات مسخ کرنے اور حتی کہ ان کو چھپانے سے تھا (میں نے اپنی کتاب "ریاست اور انقلاب" میں یہ بتایا ہے کہ بیبل نے اینگلس کا ایک خط (۱۶) ۳۶ سال تک ۱۸۷۵ ء سے ۱۹۱۱ ء تک چھپائے رکھا جس میں ریاست کے بارے میں رائج سوشل ڈیموکریٹک خیالات کی موقع‌پرستی کا خاص وضاحت، شدت، صفائی اور صراحت کے ساتھ پردہ چاک کیا گیا تھا) دوسرے، ان موقع‌پرست خیالات کی تصحیح اور سوویت اقتدار اور بورژوا پارلیمانی جمہوریت پر اس کی برتری کا اعتراف سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر اور تیزی سے یورپی اور امریکی سوشلسٹ پارٹیوں کے ان رجحانات کے اندر ہوا جو سب سے زیادہ مارکسی تھے۔

بالشویزم نے خود اپنی پارٹی کے اندر "بائیں" انحرافات کے خلاف

جو جدوجہد چلائی اس نے دو موقعوں پر خاص طور سے وسیع صورت اختیار کر لی : ۱۹۰۸ء میں اس سوال پر کہ آیا انتہائی رجعت‌پرست "پارلیمنٹ" اور مزدوروں کی ان قانونی انجمنوں میں شرکت کی جائے یا نہیں جن پر انتہائی رجعت‌پرست قوانین کے ذریعہ پابندیاں عائد کی جا رہی تھیں اور پھر ۱۹۱۸ء میں (بریست کا معاہدہ (۱۷)) اس سوال پر کہ کون‌سا "سمجھوتہ" ٹھیک ہوگا۔

۱۹۰۸ء میں "بائیں بازو" کے بالشویکوں کو ہماری پارٹی سے نکال دیا گیا کیونکہ انھوں نے انتہائی رجعت‌پرست "پارلیمنٹ" میں شریک ہونے کی ضرورت کو ضد کے ساتھ سمجھنے سے انکار کر دیا (۱۸)۔ "بائیں بازو" والوں نے جن میں بہت سے شاندار انقلابی بھی تھے جو بعد کو کمیونسٹ پارٹی کے قابل‌تعریف ممبر ہوئے (اور اب بھی ہیں) ۱۹۰۵ء کے بائیکاٹ کے کامیاب تجربے کو خاص طور سے اپنی بنیاد بنایا۔ جب اگست ۱۹۰۵ء میں زار نے ایک مشاورتی "پارلیمنٹ" (۱۹) کے انعقاد کا اعلان کیا تو بالشویکوں نے تمام مخالف پارٹیوں اور منشویکوں کی شدید مخالفت کی حالت میں اس کے بائیکاٹ کی اپیل کی اور ۱۹۰۵ء کے اکتوبر انقلاب نے (۲۰) واقعی اس "پارلیمنٹ" کا صفایا کر دیا۔ اس وقت بائیکاٹ صحیح ثابت ہوا، اس وجہ سے نہیں کہ رجعت‌پرست پارلیمنٹوں میں عدم شرکت عام طور پر صحیح ہے بلکہ اس وجہ سے کہ ہم نے معروضی حالت کا صحیح اندازہ لگایا جو تیزی کے ساتھ عوامی ہڑتال کو پہلے سیاسی ہڑتال اور پھر انقلابی ہڑتال میں اور آخرکار اس کو بغاوت میں تبدیل کر رہی تھی۔ علاوہ بریں اس وقت جدوجہد اس سوال پر مرکوز تھی کہ آیا پہلی نمائندہ اسمبلی کا انعقاد زار پر چھوڑ دیا جائے یا پرانی حکومت سے اس کے انعقاد کو چھین لینے کی کوشش کی جائے۔ جب اس بات کا یقین قطعی نہیں رہا اور نہ ہو سکتا تھا کہ معروضی حالت اسی طرح کی ہوگی اور اس حالت کے ارتقا کا اسی سمت میں اور اسی رفتار سے قطعی یقین بھی نہ رہا تو اب بائیکاٹ ٹھیک نہیں تھا۔

۱۹۰۵ء میں "پارلیمنٹ" کے بالشویک بائیکاٹ نے انقلابی پرولتاریہ کو بیش‌بہا سیاسی تجربے سے مالامال کیا اور دکھایا کہ جب جدوجہد کی قانونی اور غیرقانونی، پارلیمانی اور غیرپارلیمانی شکلیں مخلوط کر دی جاتی ہیں تو کبھی کبھی پارلیمانی شکلوں کو مسترد کرنا کارآمد

حتی کہ ضروری ہوتا ہے ۔ بہرحال اس تجربے کو اندھوں کی طرح ، نقل کر کے اور بلا سمجھے بوجھے دوسرے حالات اور دوسرے مواقع پر استعمال کرنا بہت بڑی غلطی ہوگی ۔ ۱۹۰۶ء میں ”دوما“ کا بالشویک بائیکاٹ غلطی تھی، اگرچہ ایک چھوٹی اور آسانی سے ٹھیک کی جانے والی غلطی* ۔ ۱۹۰۷ء ، ۱۹۰۸ء اور بعد کے برسوں میں ”دوما“ کا بائیکاٹ ایک انتہائی سنگین غلطی تھی جس کو ٹھیک کرنا مشکل تھا کیونکہ اس وقت ایک طرف انقلابی لہر کے تیزی سے اٹھنے اور اس کے بغاوت میں تبدیل ہونے کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی اور دوسری طرف بورژوا شاہی کی تجدید سے تعلق رکھنے والی ساری تاریخی صورت حال کا تقاضہ یہ تھا کہ قانونی اور غیرقانونی سرگرمیوں کو متحد کر دیا جائے ۔ آج ، جب ہم اس مکمل تاریخی دور پر نظر ڈالتے ہیں ، جس کا تعلق بعد کے ادوار سے بالکل واضح ہو گیا ہے ، یہ بات انتہائی صاف ہو جاتی ہے کہ ۱۹۰۸ — ۱۴ء میں بالشویک پرولتاریہ کی انقلابی پارٹی کا قلب نہیں برقرار رکھ سکتے تھے (اس کو مضبوط کرنے اور فروغ دینے کی بات تو جانے دیجئے) اگر انھوں نے انتہائی شدید جدوجہد میں یہ نقطۂ نظر نہ اختیار کیا ہوتا کہ جدوجہد کی قانونی اور غیرقانونی شکلوں کو متحد کرنا لازمی ہے اور انتہائی رجعت‌پرست پارلیمنٹ اور متعدد دوسرے اداروں میں (بیماروں کی سہولتوں کی انجمنوں وغیرہ) جو رجعت‌پرست قوانین تک محدود تھے شرکت کرنا لازمی ہے ۔

۱۹۱۸ء میں حالات پھوٹ تک نہیں پہنچے تھے ۔ اس وقت ”بائیں بازو“ کے کمیونسٹوں (۲۱) نے ہماری پارٹی کے اندر صرف ایک علحدہ گروہ یا ”جتھہ“ بنا لیا تھا اور وہ بھی بہت دنوں کے لئے نہیں ۔ اسی سال ، ۱۹۱۸ء میں ”بائیں بازو کی کمیونزم“ کے انتہائی نمایاں نمائندوں مثلاً کامریڈ رادیک اور بوخارین نے کھلم کھلا اپنی غلطی کا اعتراف کیا ۔ ان کو معلوم ہوا کہ بریست کا معاہدہ سامراجیوں سے

---

* جس بات کا اطلاق افراد پر ہوتا ہے اس کا اطلاق ، ضروری تبدیلیوں کے ساتھ ، سیاست اور پارٹیوں پر بھی ہوتا ہے ۔ سمجھدار وہی نہیں ہوتا جو غلطی نہ کرے ۔ نہ تو ایسے لوگ ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں ۔ سمجھدار وہ ہے جس کی غلطیاں بہت سنگین نہیں ہوتیں اور جو ان کو آسانی اور تیزی کے ساتھ ٹھیک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔

سمجھوتہ تھا جو اصولی طور پر ناقابل‌معافی اور انقلابی پرولتاریہ کی پارٹی کے لئے نقصان‌دہ تھا۔ یہ واقعی سامراجیوں سے سمجھوتہ تھا۔ لیکن یہ ایسا سمجھوتہ تھا جس کو ان حالات میں کرنا ہی تھا۔

آج، جب بریست کے معاهدے پر دستخط کرنے کے بارے میں اپنے طریقۂ‌کار پر مثال کے لئے ''سوشلسٹ انقلابیوں،، کے حملے کے بارے میں سنتا ہوں یا جب میں کامریڈ لینسبیری کو اپنے ساتھ ایک گفتگو میں یہ کہتے سنتا ہوں ''ہمارے برطانوی ٹریڈیونین لیڈر کہتے ہیں کہ اگر بالشویکوں کے لئے سمجھوتہ کرنا جائز تھا تو ان کے لئے بھی سمجھوتہ کرنا جائز ہے،،، میں عام طور پر اس کا جواب سب سے پہلے اس سادہ اور ''مقبول عام،، مثال سے دیتا ہوں:

تصور کیجئے کہ آپ کی موٹرکار مسلح ڈاکوؤں نے روک لی۔ آپ نے ان کو اپنے پیسے، پاسپورٹ، ریوالور اور کار حوالے کر دی۔ اس کے بدلے میں آپ کو ڈاکوؤں کی خوشگوار صحبت سے چھٹکارا مل گیا۔ یہ بلاشبہ سمجھوتہ ہے۔ «Do ut des» (میں تم کو اپنے پیسے، اسلحہ اور کار ''دیتا،، ہوں تاکہ تم مجھ کو اپنے پاس سے صحیح سلامت نکل جانے کا موقع ''دو،،)۔ بہرحال کوئی ایسا سمجھدار آدمی پانا مشکل ہوگا جو ایسے سمجھوتے کو ''اصولی طور پر ناقابل‌قبول،، قرار دے یا جو سمجھوتہ کرنےوالے کو ڈاکوؤں کا معاون کہے (چاہے ڈاکو کار اور اسلحہ کو مزید ڈکیتیوں کے لئے کیوں نہ استعمال کریں)۔ جرمن سامراج کے ڈاکوؤں سے ہمارا سمجھوتہ بھی ٹھیک اسی قسم کا سمجھوتہ تھا۔

لیکن جب ۱۹۱۴—۱۸ء میں اور پھر ۱۹۱۸—۲۰ء میں، روس میں منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے اور جرمنی میں شیڈمان والوں (اور بڑی حد تک کاؤتسکی کے حامیوں) نے، آسٹریا میں اوٹو باؤیر اور فریڈرک ادلیر نے (رینیر اینڈ کمپنی کا تو کوئی ذکر نہیں)، فرانس میں ریناڈیل اور لونگے اینڈ کمپنی نے، برطانیہ میں فیبئنوں، ''انڈیپنڈنٹ،، اور ''ترودوویک،، (''لیبرسٹ،، (۲۲)) نے اپنی بورژوازی اور کبھی کبھی ''اتحادی،، بورژوازی کے ساتھ اپنے ملکوں کے انقلابی پرولتاریہ کے خلاف سمجھوتے کئے تو یہ سب حضرات واقعی ڈاکوؤں کے معاونوں کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

نتیجہ صاف ہے: سمجھوتوں کو ''اصولی طور پر،، مسترد کرنا،

عام طور پر سمجھوتوں کے جواز کو مسترد کرنا وہ چاہے جس طرح کے ہوں ایسی طفلانہ بات ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنا بھی مشکل ہے۔ ایک ایسے سیاسی لیڈر کو جو انقلابی پرولتاریہ کے لئے کارآمد بننا چاہتا ہے ایسے ہی سمجھوتوں کے ٹھوس معاملات میں امتیاز کرنا چاہئے جو ناقابل معافی اور موقع پرستی اور دغابازی کا اظہار ہیں۔ اس کو چاہئے کہ ان ٹھوس سمجھوتوں کے خلاف نکتہ‌چینی کی ساری طاقت، بے دریغ بھانڈا پھوٹنے اور ان‌تھک جدوجہد کا سارا زور لگا دے اور تجربہ‌کار ''کاروباری'' سوشلسٹوں اور پارلیمانی یسوعیوں کو ''عام طور پر سمجھوتوں'' کے بارے میں مباحثوں کے ذریعہ اپنی ذمہ‌داری سے نکل بھاگنے اور چرکا دینے کی اجازت نہ دے۔ اسی طریقے سے برطانوی ٹریڈیونینوں کے '' لیڈر '' صاحبان اور فیبئن سوسائٹی اور '' انڈپنڈنٹ '' لیبر پارٹی کے بھی اس غداری کی ذمےداری سے اپنا پیچھا چھڑاتے ہیں جس کے وہ مرتکب ہوئے ہیں کیونکہ انھوں نے ایسا سمجھوتہ کیا ہے جو واقعی بدترین قسم کی موقع‌پرستی، دغابازی اور غداری کے برابر ہے۔

سمجھوتوں کی مختلف قسمیں ہیں۔ ہر سمجھوتے یا سمجھوتے کی ہر قسم کی صورت‌حال اور ٹھوس حالات کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت رکھنا چاہئے۔ آدمی کو اس شخص میں جس نے اپنے پیسے اور اسلحہ ڈاکوؤں کے حوالے کردئے ہیں تاکہ وہ ان کی بری حرکتوں کو کم کر سکے اور ان کو پکڑنے اور گولی مارنے میں سہولت پیدا کر سکے اور اس شخص کے درمیان امتیاز کرنا چاہئے جو اپنا پیسہ اور اسلحہ ڈاکوؤں کو اس لئے دیتا ہے کہ ان کی لوٹ‌مار میں شریک‌دار بن سکے۔ سیاست میں یہ کسی طرح ہمیشہ ایسی سیدھی سادی بات نہیں ہوتی جیسی کہ طفلانہ طور پر سادہ مثال میں۔ بہرحال جو شخص بھی مزدوروں کے لئے کوئی اس قسم کا نسخہ سوچنا چاہتا ہے جو ان کو تمام صورتوں کے لئے بالکل بنے بنائے تیار حل مہیا کرے یا یہ وعدہ کرتا ہے کہ انقلابی پرولتاریہ کی پالیسی کو کبھی مشکل یا پیچیدہ صورت‌حال کا سامنا نہیں کرنا پڑیگا وہ شخص محض جعل‌ساز ہے۔

غلط ترجمانی کی کوئی گنجائش نہ چھوڑنے کے لئے میں ٹھوس سمجھوتوں کے تجزئے کے لئے کئی بنیادی قواعد کا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرونگا چاہے وہ بہت ہی مختصر کیوں نہ ہو۔

جس پارٹی نے بریست کے معاہدے پر دستخط کرکے جرمن

سامراجیوں کے ساتھ سمجھوتہ کیا وہ ۱۹۱۴ء کے آخر سے ہی عملی طور پر اپنی بین‌اقوامیت کو پروان چڑھا رہی تھی - وہ زارشاہی کی شکست کی اپیل کرنے اور دو سامراجی لٹیروں کے درمیان جنگ میں " ملک کے دفاع " کی مذمت کرنے سے نہیں ڈرتی تھی - اس پارٹی کے پارلیمانی نمائندے بورژوا حکومت کے وزارتی عہدوں کی طرف جانے والے راستے کو اختیار کرنے کے مقابلے میں سائبیریا میں جلاوطنی کو ترجیح دیتے تھے - زارشاہی کا تختہ الٹنے اور جمہوری ریپلک قائم کرنے والے انقلاب نے اس پارٹی کے لئے ایک نئی اور زبردست آزمائش پیش کی - اس نے " اپنے " سامراجیوں کے ساتھ کوئی سمجھوتے نہیں کئے بلکہ تیاری کرکے ان کا تختہ الٹ دیا - جب اس نے سیاسی اقتدار پایا تو اس نے نہ تو جاگیرداروں کی اور نہ سرمایہ‌داروں کی ملکیت کا کوئی نشان باقی چھوڑا - سامراجیوں کے خفیہ معاهدوں کا کھلا اعلان کرکے اور ان کو رد کرکے اس پارٹی نے تمام قوموں کے سامنے امن کی تجویز پیش کی (۲۳) اور بریست کے لٹیروں کے دباؤ کو صرف اس وقت مانا جب برطانوی فرانسیسی سامراجیوں نے صلح کو ناکام بنا دیا اور بالشویک، جرمنی اور دوسرے ملکوں میں جلد انقلاب لانے کے لئے امکانی طور پر جو کچھ کر سکتے تھے کر چکے - اس سمجھوتے کا قطعی صحیح ہونا جو ایسی پارٹی نے ایسی صورت‌حال میں کیا تھا روزبروز زیادہ صاف اور واضح ہوتا جا رہا ہے -

روس میں منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں نے (۱۹۱۴ — ۲۰ء میں ساری دنیا میں دوسری انٹرنیشنل کے لیڈروں کی طرح) غداری سے ابتدا کی - براہ راست یا بالواسطہ " ملک کے دفاع " یعنی خود اپنی لٹیری بورژوازی کے دفاع کو بجا قرار دیکر انہوں نے خود اپنے ملک کی بورژوازی کے ساتھ ایتلاف کرکے اور خود اپنی بورژوازی کے ساتھ ملکر خود اپنے ملک کے انقلابی پرولتاریہ کے خلاف لڑتے ہوئے غداری جاری رکھی - ان کے بلاک کا مقصد پہلے روس میں کیرینسکی اور کیڈیٹوں (۲۴) کے ساتھ اور پھر کولچاک اور دنیکن کے ساتھ، بیرون ملک ان کے هم‌خیالوں کے اپنے اپنے ملکوں کی بورژوازی کے بلاک کی طرح، درحقیقت پرولتاریہ کے خلاف دغا دیکر بورژوازی کی طرف بھاگ جانا تھا - ابتدا سے لے کر آخر تک سامراج کے لٹیروں سے ان کے سمجھوتہ کرنے کا مطلب سامراجی لوٹ میں شریک‌کار ہونا تھا -

## جرمنی میں " بائیں بازو " کا کمیونزم -
## لیڈر، پارٹی ، طبقہ اور عوام

جن جرمن کمیونسٹوں کا ہم اب ذکر کر رہے ہیں وہ اپنے کو " بائیں بازو " کا نہیں کہتے بلکہ ، میں غلطی پر نہیں ہوں ، تو " اصولی طور پر حزب مخالف " (۲۵) کہتے ہیں - بہرحال جو کچھ ذیل میں دیا جائے گا اس سے دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ " بائیں بازو کی طفلانہ بیماری " کی ساری علامتیں ظاہر کرتے ہیں -

" فرینک‌فورٹ بر مائن کے مقامی گروپ " کا شائع کیا ہوا ایک پمفلٹ جو اس حزب مخالف کے نقطہ نظر کی عکسی کرتا ہے اور جس کا عنوان ہے " جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی (اسپارٹاکس لیگ) میں پھوٹ " ، اس حزب‌مخالف کے خیالات کے نچوڑ کو انتہائی نمایاں طور پر اور بہت ہی صفائی اور اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہے - چند حوالے قاری کو اس نچوڑ سے متعارف کرانے کے لئے کافی ہوں گے :

" کمیونسٹ پارٹی انتہائی باعزم طبقاتی جدوجہد کی پارٹی ہے ... "

" ... سیاسی طور پر یہ عبوری دور " (سرمایہ‌داری اور سوشلزم کے درمیان) " پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کا ہے ... "

" ... سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ ڈکٹیٹرشپ کون بروئے کار لائے گا - کمیونسٹ پارٹی یا پرولتاری طبقہ ؟.. اصولی طورپر کیا ہمیں کمیونسٹ پارٹی کی ڈکٹیٹرشپ کی کوشش کرنی چاہئے یا پرولتاری طبقے کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے ؟.. "

(تمام خط کشیدہ الفاظ اصل کے مطابق ہیں -)

پھر پمفلٹ کا مصنف جرمن کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی پر جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے ساتھ ایتلاف کے راستے تلاش کرنے اور جدوجہد کے "تمام سیاسی ذرائع کو " ، جن میں پارلیمانیت بھی شامل ہے " اصولی طور پر تسلیم کرنے کے سوال کو " اٹھانے کا الزام لگاتا ہے ، جس کا محض مقصد انڈپنڈنٹوں کے ساتھ ایتلاف

کی واقعی اور خاص کوششوں کو چھپانا ہے۔ آگے چلکر پمفلٹ کہتا ہے :

” حزب مخالف نے دوسرا راستہ اختیار کیا ہے۔ اس کی رائے ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کی حکمرانی اور پارٹی کی ڈکٹیٹرشپ کا سوال محض طریقۂ کار کا سوال ہے۔ بہر صورت کمیونسٹ پارٹی کی حکمرانی پارٹی کی ہر حکمرانی کی آخری صورت ہے۔ اصولی طور پر ہمیں پرولتاری طبقے کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اور پارٹی کے تمام اقدامات ، اس کی تنظیموں ، جدوجہد کے طریقوں ، حکمت عملی اور طریقۂ کار کا رخ اسی مقصد کی طرف ہونا چاہئے۔ اس کے مطابق ، دوسری پارٹیوں سے ہر طرح کے سمجھوتے ، جدوجہد کی پارلیمانی شکلوں کی طرف ساری واپسی جو تاریخی اور سیاسی لحاظ سے فرسودہ ہو چکی ہیں اور پینترےبازی اور صلح جوئی کی ہر پالیسی کو پورے عزم کے ساتھ مسترد کر دینا چاہئے ،،۔ ” انقلابی جدوجہد کے مخصوص پرولتاری طریقوں پر زور دینا چاہئے۔ وسیع ترین بنیادوں پر اور وسیع ترین گنجائش کے ساتھ تنظیم کی نئی صورتیں پیدا کرنا چاہئے تاکہ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں انتہائی وسیع پرولتاری حلقے اور پرت انقلابی جدوجہد میں شرکت کر سکیں۔ فیکٹری تنظیموں پر مبنی مزدوروں کی یونین کو تمام انقلابی عناصر مجتمع کرنے کی جگہ ہونا چاہئے۔ اس میں ان تمام مزدوروں کو متحد کرنا چاہئے جو اس نعرے کی پیروی کرتے ہیں کہ ” ٹریڈیونینوں سے نکل آؤ ! ،، یہیں پر مجاہد پرولتاریہ اپنی وسیع مجاہدانہ صفوں کو لڑائی کے لئے منظم کرتی ہے۔ طبقاتی جدوجہد ، سوویت نظام اور ڈکٹیٹرشپ کو تسلیم کرنا ہی داخلے کے لئے کافی ہونا چاہئے۔ اس کے بعد مجاہد عوام کی ساری سیاسی تعلیم اور جدوجہد میں ان کی سیاسی رہنمائی کمیونسٹ پارٹی کا فریضہ ہے جو مزدور یونین کے باہر رہتی ہے ... ،،

” ... نتیجے میں دو کمیونسٹ پارٹیاں اب ایک دوسرے کے خلاف کھڑی ہیں :

” ایک لیڈروں کی پارٹی ہے جو انقلابی جدوجہد کو منظم

کرکے اوپر سے اس کی رہنمائی کرنا چاہتی ہے، سمجھوتوں اور پارلیمانیت کو مانتی ہے تاکہ ایسی صورتحال پیدا کر سکے جس میں وہ ڈکٹیٹرشپ پر عمل کرنےوالی مخلوط حکومت میں شامل ہو سکے۔

”دوسری کثیر تعداد عوام کی پارٹی ہے جو نیچے سے انقلابی سیلاب کی توقع رکھتی ہے، جو جانتی ہے اور اس جدوجہد میں واحد طریقہ استعمال کرتی ہے — ایسا طریقہ جو صاف طور پر منزل کی طرف لے جاتا ہے، اور سارے پارلیمانی اور موقع‌پرست طریقوں کو مسترد کرتی ہے۔ یہ واحد طریقہ غیرمشروط طور پر بورژوازی کا تختہ الٹنا ہے تاکہ اس کے بعد سوشلزم کی تکمیل کے لئے پرولتاری طبقاتی ڈکٹیٹرشپ قائم کی جائے ...“

”... وہاں — لیڈروں کی ڈکٹیٹرشپ ہے، یہاں — کثیر تعداد عوام کی ڈکٹیٹرشپ! یہی ہمارا نعرہ ہے“۔

یہ ہیں موٹی موٹی خصوصیات جو جرمن کمیونسٹ پارٹی میں حزب مخالف کے خیالات کی کردارنگاری کرتی ہیں۔

کوئی ایسا بالشویک جس نے شعوری طور پر بالشویزم کو ترقی دینے میں ۱۹۰۳ء سے حصہ لیا ہے یا اس ترقی کا قریب سے مشاہدہ کیا ہے ان دلیلوں کو پڑھنے کے بعد فوراً کہے گا ”کیسی پرانی اور جانی پہچانی بکواس ہے! کیا ”بائیں بازو“ کا بچپن ہے!“

لیکن ہم ان دلیلوں کا جائزہ ذرا زیادہ غور سے لیں گے۔

”پارٹی کی ڈکٹیٹرشپ یا طبقے کی ڈکٹیٹرشپ؟ لیڈروں کی ڈکٹیٹرشپ (پارٹی) یا عوام کی ڈکٹیٹرشپ (پارٹی)؟“ کے سوال کو محض پیش کرنا انتہائی ناقابل یقین اور بہت ہی گڈمڈ سوچ بچار کا ثبوت ہے۔ یہ لوگ بالکل کوئی انوکھی بات گڑھنا چاہتے ہیں اور ہوشیار بننے کی کوشش میں اپنے کو مضحکہ انگیز بنا دیتے ہیں۔ یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ عوام طبقات میں تقسیم ہیں، کہ طبقوں سے عوام کا مقابلہ محض اس وقت ممکن ہے جب عام طور پر وسیع اکثریت کا مقابلہ، جو پیداوار کے سماجی سسٹم میں اپنی پوزیشن کے لحاظ سے تقسیم نہیں کی گئی ہے، ان پرتوں سے کیا جاتا ہے جن کی پیداوار کے سماجی سسٹم میں خاص پوزیشن ہے، کہ قاعدے کے مطابق زیادہ‌تر

صورتوں میں ، کم از کم آجکل کے مہذب ملکوں میں ، طبقات کی رہنمائی سیاسی پارٹیاں کرتی ہیں ، کہ سیاسی پارٹیوں کو عام طور پر کم‌وبیش ایسے مستقل مزاج گروہ چلاتے ہیں جو انتہائی مستند ، بااثر اور تجربے‌کار لوگوں پر مشتمل ہوتے ہیں جن کو انتہائی ذمے‌دار منصوبوں کے لئے منتخب کیا جاتا ہے اور جو لیڈر کہلاتے ہیں - یہ سب ابتدائی باتیں ہیں - یہ سب صاف اور سادہ ہیں - اس کی جگہ پر گڑبڑ باتیں کیوں لائی جائیں - ایک طرف تو معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ذہن الجھ گئے جب انہوں نے اپنے کو بیڈھب صورت‌حال میں پایا ، جب پارٹی کے قانونی سے اچانک غیرقانونی صورت میں تبدیل ہونے سے لیڈروں ، پارٹیوں اور طبقوں کے درمیان مروجہ ، عام اور معمولی تعلقات میں گڑبڑ ہو گئی - جرمنی میں ، دوسرے یورپی ملکوں کی طرح لوگ قانونیت کے ، باقاعدہ پارٹی کانگرسوں میں ”لیڈروں“ کے آزاد اور صحیح انتخاب کے عادی ہیں ، پارلیمانی انتخابوں ، عام جلسوں اور پریس کے ذریعہ ، ٹریڈ یونینوں اور دوسری انجمنوں وغیرہ کے جذبات کے ذریعہ پارٹی کی طبقاتی تشکیل کو آزمانے کے موزوں طریقے کے بے‌حد عادی بن گئے ہیں - جب ان مروجہ کارروائیوں کے بجائے انقلاب کے طوفانی ارتقا اور خانہ‌جنگی میں اضافے کی وجہ سے تیزی کے ساتھ قانونیت سے غیرقانونیت کی طرف جانا ، دونوں کو متحد کرنا اور ”لیڈروں کے گروہوں“ کو منتخب کرنے یا ان کی تشکیل کرنے یا ان کو قائم رکھنے کے ”غیرمناسب“ اور ”غیرجمہوری“ طریقوں کو اختیار کرنا ضروری ہو گیا تو لوگ اپنے حواس کھو بیٹھے اور بالکل خرافات بات سوچنے لگے - غالباً ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے بعض ممبر (جو بدقسمتی سے ایسے چھوٹے ملک میں پیدا ہوئے تھے جو اعلی خصوصی مراعات اور اعلی پائداری والی قانونیت کی روایات اور حالات رکھتا تھا ، جنھوں نے قانونیت سے غیرقانونیت میں تبدیلی کبھی نہیں دیکھی تھی) انتشار میں مبتلا ہو گئے ، اپنے حواس کھو بیٹھے اور ان فضول اختراعات کی تخلیق میں معاون ہوئے -

دوسری طرف ، ”عوام“ اور ”لیڈروں“ کے الفاظ کا محض بے سوچا سمجھا اور بےرابطہ استعمال ہے جو ہمارے زمانے میں ”فیشن‌ایبل“ ہو گئے ہیں - لوگوں نے ان ”لیڈروں“ پر حملوں کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے اور اچھی طرح جان لیا ہے جن کو

"عوام"، کے مقابلے میں رکھا گیا ہے۔ پھر بھی وہ کوئی ایسی بات نہیں سوچ سکے جس سے معاملہ ان کے لئے صاف ہو جاتا۔

"لیڈروں"، اور "عوام"، کے درمیان اختلاف کو خاص صفائی اور شدت کے ساتھ تمام ملکوں میں سامراجی جنگ کے آخر میں اور اس کے بعد لایا گیا۔ اس کے بنیادی سبب کی مارکس اور اینگلس نے ۱۸۵۲ء — ۱۸۹۲ء کے دوران برطانیہ کی مثالوں سے بہت بار وضاحت کی۔ برطانیہ کی اجارے دارانہ پوزیشن نے "عوام"، میں سے نیم پیٹی بورژوا اور موقع پرست "مزدور اشرافیہ"، کی تخلیق کی۔ اس مزدور اشرافیہ کے لیڈر متواتر بورژوازی کا ساتھ دیتے رہے اور براہ‌راست یا بالواسطہ اس کی کفالت میں رہے۔ مارکس نے اپنے لئے ان بدمعاشوں کی نفرت کی عزت حاصل کی کیونکہ انھوں نے کھلم کھلا ان کو غدار قرار دیا۔ جدید ترین (بیسویں صدی کے) سامراج نے چند ترقی‌یافتہ ملکوں کو غیرمعمولی امتیازی پوزیشن دی جس کی بنیاد پر دوسری انٹرنیشنل میں ہر جگہ غدار قسم کے لیڈر پیدا ہو گئے — موقع پرست، سوشل شاونسٹ، جو اپنی حرفت کے، اپنی مزدور اشرافیہ کے پرت کے مفادات کے علمبردار ہیں۔ "عوام"، سے یعنی محنت کشوں کے وسیع‌ترین پرتوں، ان کی اکثریت، سب سے کم اجرت پانےوالے مزدوروں سے موقع پرست پارٹیاں کٹ گئیں۔ اس شر سے جدوجہد کئے بغیر، موقع پرست، سوشل غدار لیڈروں کو بےنقاب، بدنام اور راندہ کئے بغیر انقلابی پرولتاریہ کی‌جیت نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ پالیسی ہے جس کا تیسری انٹرنیشنل (۳۶) نے بیڑہ اٹھایا ہے۔

اس سلسلے میں عام طور پر عوام کی ڈکٹیٹرشپ کا مقابلہ لیڈروں کی ڈکٹیٹرشپ سے کرنے تک جانا مضحکہ انگیز بیہودگی اور حماقت ہے۔ خاص طور سے دلچسپ بات تو یہ ہے کہ پرانے لیڈروں کے بجائے، جو معمولی باتوں کے بارے میں عام طور پر مسلمہ خیالات رکھتے ہیں، نئے لیڈر ("لیڈر مردہ‌باد"، کے نعرے کی آڑ میں) لائے جا رہے ہیں جو واہیات اور فضول بکواس کیا کرتے ہیں۔ جرمنی میں لاؤفینبرگ، وولفگیئم، هورنر، کارل شریدر، فریڈرک وینڈیل اور

کارل یرلیر * ایسے ہی لوگ ہیں۔ مؤخرالذکر کے سوال کو " گہرا " کرنے کی کوشش اور سیاسی پارٹیوں کے غیرضروری اور " بورژوا ہونے " کا اعلان اتنی بکواس کے ہرقلیسی ستون (۲۷) ہیں کہ آدمی صرف ان پر کاندھے جھٹک سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک چھوٹی سی غلطی بہت بڑی بن سکتی ہے۔ اگر اس غلطی پر ضد کی جائے، اگر اس کو گہرائی سے ثابت کیا جائے اور اسکو " آخر تک چلایا جائے "۔

پارٹی کے اصولوں اور پارٹی کے ڈسپلن سے انکار — حزب مخالف میں یہ نوبت پہنچ گئی ہے۔ یہ بورژوازی کے حق میں پرولتاریہ کی انتہائی کمزوری کے مترادف ہے۔ یہ مترادف ہے پیٹی بورژوا کے انتشار، عدم استحکام اور استقلال، اتحاد اور ٹھوس عمل کی عدم صلاحیت کے جن کی اگر ہمت‌افزائی کی گئی تو ناگزیر طور پر ہر پرولتاری انقلاب تباہ ہو جائےگا۔ کمیونزم کے نقطۂ نظر سے پارٹی کے اصولوں سے انکار کا مطلب یہ ہے کہ سامراج کی عین تباہی کے دور سے (جرمنی میں) کمیونزم کی نچلی یا وسطی منزل کی طرف نہیں بلکہ اونچی منزل کی طرف چھلانگ لگائی جائے۔ ہم روس میں (بورژوازی کا تختہ الٹنے کے بعد

---

* کارل یرلیر کے مضمون " پارٹی کو توڑ دینا "، (" کمیونسٹ مزدور اخبار "، ہیمبرگ، ۷ فروری ۱۹۲۰ء، شمارہ ۳۲) میں کہا گیا ہے: " مزدور طبقہ بورژوا جمہوریت کو تباہ کئے بغیر بورژوا ریاست کو تباہ نہیں کر سکتا اور وہ بورژوا جمہوریت کو پارٹیوں کے تباہ کئے بغیر تباہ نہیں کر سکتا۔ "

لاطینی ملکوں کے بہت زیادہ سرپھرے سینڈیکیٹ‌والے اور نراجی اس واقعہ سے " اطمینان " حاصل کرسکتے ہیں کہ وہ ٹھوس جرمن جو بظاہر اپنے کو مارکسیسٹ سمجھتے ہیں (مندرجہ بالا اخبار میں اپنے مضامین کے ذریعہ ک۔ یرلیر اور ک۔ ہورنر نے صاف طور پر دکھایا ہے کہ وہ اپنے کو ٹھوس مارکسیسٹ سمجھتے ہیں۔ لیکن انتہائی مضحکہ‌انگیز طریقے سے ناقابل یقین بکواس کرتے ہیں اور یہ ظاہر کر دیتے ہیں کہ وہ مارکس‌ازم کی الف بے بھی نہیں جانتے) وہ انتہائی نامعقول بیانات دیتے ہیں۔ صرف مارکس‌ازم کو مان لینے ہی سے کوئی غلطیوں سے بری نہیں ہو جاتا۔ روسی اس کو بخوبی جانتے ہیں کیونکہ ہمارے یہاں مارکس‌ازم اکثر " فیشن ایبل " رہا ہے۔

تیسرے سال) سرمایہ‌داری سے سوشلزم کی طرف یا کمیونزم کی بالکل نچلی منزل کی طرف عبور کے پہلے قدم اٹھا رہے ہیں۔ پرولتاریہ کی فتح کے بعد طبقات باقی ہیں اور ہر جگہ برسوں تک باقی رہیں گے۔ ممکن ہے کہ برطانیہ میں جہاں کسان نہیں ہیں (لیکن بہرحال چھوٹے چھوٹے مالک ہیں) اس کی مدت کم ہو۔ طبقات کے خاتمے کا مطلب محض زمین‌داروں اور سرمایہ‌داروں کو نکال پھینکنا نہیں ہے۔ اس کو ہم نے مقابلتاً آسانی سے کر لیا۔ اس کا مطلب چھوٹے اشیائے تجارت کی پیداوار کرنے‌والوں کا خاتمہ بھی ہے اور انکو نکالنا ممکن نہیں، ان کو کچلنا ممکن نہیں، ہمیں ان کے ساتھ رہنا سہنا چاہئے، ان کو صرف بہت ہی طویل، سست رفتار اور محتاط تنظیمی کام کے ذریعہ بدلا جا سکتا ہے (اور بدلنا چاہئے) اور پھر سے تربیت دی جا سکتی ہے۔ وہ پرولتاریہ کو ہر طرف سے پیٹی بورژوا فضا سے گھیرے ہوئے ہیں جو پرولتاریہ کے اندر جذب ہوکر اس کو خراب کرتی ہے۔ وہ پرولتاریہ کو بار بار پیٹی‌بورژوا بے کرداری، تفریق، انفرادیت اور ولولہ‌انگیزی سے یاس تک پہنچنے کے جذبات میں مبتلا کرتے ہیں۔ پرولتاریہ کی سیاسی پارٹی کے اندر انتہائی سخت مرکزیت اور ضابطے کی ضرورت ہے تاکہ اس کا مقابلہ کیا جاسکے، تاکہ پرولتاریہ کا تنظیمی رول (اور یہی اس کا خاص رول ہے) صحیح، کامیاب اور فاتحانہ طور پر ادا کیا جا سکے۔ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ پرانے سماج کی طاقتوں اور روایات کے خلاف ایک ثابت قدم جدوجہد ہے — خون آشام اور بےخون بہائے، تشددآمیز اور پرامن، فوجی اور معاشی، تعلیمی اور انتظامی جدوجہد۔ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کی عادت کی طاقت سب سے زبردست طاقت ہوتی ہے۔ جدوجہد میں فولاد کی طرح پختہ بنی ہوئی پارٹی کے بغیر، زیر غور طبقے کے سارے ایماندار لوگوں کا اعتماد رکھنے‌والی پارٹی کے بغیر، اس پارٹی کے بغیر جو عوام کی مزاجی کیفیت کا مطالعہ کر سکتی ہو اور اس پر اثر انداز ہو سکتی ہو، ایسی جدوجہد کامیابی سے چلانا ممکن نہیں ہے۔ بڑی مرکوز بورژوازی پر فتح حاصل کر لینا ہزار بار آسان ہے بمقابلہ لاکھوں کروڑوں چھوٹی ملکیت رکھنے‌والوں پر ''فتح'' حاصل کرنے کے۔ وہ اپنی معمولی، روزمرہ کی، نظر نہ آنے‌والی، ناقابل گرفت اور انتشار آمیز

سرگرمیوں سے وہی نتائج پیدا کرتے ہیں جنکی بورژوازی کو ضرورت ہے ، جو بورژوازی کو بحال کرتی ہیں - جو بھی پرولتاری پارٹی کے فولادی ضابطے کو ذرا بھی کمزور کرتا ہے (خاص طور سے اس کی ڈکٹیٹرشپ کے زمانے میں) وہ پرولتاریہ کے خلاف واقعی بورژوازی کی مدد کرتا ہے -

لیڈروں — پارٹی — طبقے — عوام کے بارے میں سوال کے ساتھ ساتھ "رجعت پرست"، ٹریڈیونینوں کا سوال بھی اٹھانا چاہئے - لیکن پہلے میں اپنی پارٹی کے تجربے کی بنا پر چند آخری باتیں کہنا چاہتا ہوں - ہماری پارٹی میں "لیڈروں کی ڈکٹیٹرشپ"، پر ہمیشہ حملے کئے گئے ہیں - مجھے یاد ہے کہ پہلی بار اس طرح کا حملہ ۱۸۹۵ء میں کیا گیا تھا جبکہ باقاعدہ طور پر پارٹی نہیں تھی لیکن پیٹرسبرگ میں مرکزی گروپ کی تشکیل ہو رہی تھی جس کو اضلاعی گروپوں کی قیادت سنبھالنی تھی (۲۸) - ہماری پارٹی کی نویں کانگرس (اپریل ۱۹۲۰ء) میں ایک چھوٹا سا حزب مخالف تھا - اس نے بھی "لیڈروں کی ڈکٹیٹرشپ"، اور "اولیگارشی"، وغیرہ کی مخالفت کی - اس لئے جرمنوں کے درمیان "بائیں بازو کے کمیونزم"، کی "طفلانہ بیماری"، میں کوئی حیرت انگیز ، نئی اور خوفناک بات نہیں ہے - یہ بیماری بے خطر گذر جائےگی اور اس کے بعد جسمانی نظام اور بھی مضبوط ہو جائےگا - دوسری طرف ، قانونی اور غیرقانونی کام کے تیزرفتار تبادلے نے ، جسکا تعلق خاص عملے ہی کو ، یعنی لیڈروں ہی کو خاص طور سے چھپانے ، خاص طور سے راز میں رکھنے کی ضرورت سے تھا ، ہمارے لئے کبھی کبھی بہت ہی خطرناک نتائج پیدا کر دئے - سب سے بری بات یہ ہوئی کہ ۱۹۱۲ء میں بالشویکوں کی مرکزی کمیٹی میں مالینوفسکی جیسا جاسوس گھس آیا - اس نے دسیوں بہت اچھے اور انتہائی وفادار رفیقوں کے ساتھ دغا کی ، ان کو عمر قید کی سخت سزا تک پہنچایا اور ان میں بہتوں کو موت کے گھات تک پہنچانے میں جلدی کرائی - اگر وہ اور زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکا تو اس کی وجہ یہی تھی کہ ہمارے قانونی اور غیرقانونی کام کے درمیان صحیح توازن رکھا گیا تھا - پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور دوما کے ممبر کی حیثیت سے ہمارا اعتماد حاصل کرنے کی غرض سے اس کے لئے مجبور ہونا پڑا کہ وہ ہمیں قانونی روزانہ اخبار قائم کرنے میں مدد دے جو زارشاہی میں

بھی منشویکوں کی موقع پرستی کے خلاف جدوجہد کر سکے اور مناسب خفیہ صورت میں بالشویزم کے بنیادی اصولوں کو پھیلا سکے ۔ ایک ہاتھ سے بالشویزم کے دسیوں بہترین کارکنوں کو عمرقید اور سزائے موت دلوانے کے ساتھ مالینوفسکی مجبور تھا کہ وہ دوسرے ہاتھ سے ہزاروں نئے بالشویکوں کی تربیت میں قانونی پریس کے ذریعہ مدد دے ۔ وہ جرمن کامریڈ ( اور انگریز ، امریکی ، فرانسیسی اور اطالوی بھی ) جو رجعت‌پرست ٹریڈیونینوں کے اندر انقلابی کام کرنے کے فریضے سے دو چار ہیں ، اس سے سبق حاصل کر سکتے ہیں * ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے ملکوں میں ، جن میں انتہائی ترقی‌یافتہ ممالک بھی ہیں ، بورژوازی آج بھی کمیونسٹ پارٹیوں کے اندر جاسوس بھیج رہی ہے اور بھیجتی رہےگی۔ اس خطرے کے خلاف لڑنے کا ایک طریقہ قانونی اور غیرقانونی کام کا مہارت کے ساتھہ تال میل ہے ۔

## ( ٦ )

## کیا انقلابیوں کو رجعت‌پرست ٹریڈیونینوں میں کام کرنا چاہئے ؟

جرمن '' بائیں بازو ،، والے سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے اس سوال کا جواب قطعی طور پر نفی میں ہے ۔ ان کے خیال میں '' رجعت‌پرست ،،

---

* مالینوفسکی جرمنی میں جنگی قیدی تھا ۔ روس کو واپسی پر ، جبکہ بالشویک برسراقتدار تھے ، اس پر ہمارے مزدوروں نے مقدمہ چلایا اور اس کے گولی ماری ۔ منشویکوں نے ہماری اس غلطی پر شدید نکتہ‌چینی کی کہ ایک جاسوس ہماری مرکزی کمیٹی کا ممبر تھا ۔ لیکن جب کیرینسکی کے زمانے میں ہم نے دوما کے صدر رودزیانکو کی گرفتاری اور اس پر مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا تھا کیونکہ وہ جنگ سے پہلے بھی جانتا تھا کہ مالینوفسکی جاسوس ہے اور اس نے ترودوویکوں ( ۲۹ ) اور دوما کے اندر مزدوروں کو اس کی اطلاع نہیں دی تو کیرینسکی کی حکومت میں نہ تو منشویکوں اور نہ سوشلسٹ انقلابیوں نے ہمارے مطالبے کی حمایت کی اور رودزیانکو آزاد رہا اور بے روک دنیکن کے ساتھ جا ملا ۔

اور '' انقلاب کی مخالف ،، ٹریڈیونینوں کے خلاف جوشیلی تقریریں اور ان پر غصے میں برسنا ہی کافی ہے (جیسا کہ ک۔ ہورنر نے خاص کر بڑی ہی '' سنجیدگی ،، سے اور خاص کر بڑے ہی احمقانہ طریقے سے کیا ہے) یہ '' ثابت ،، کرنے کے لئے کہ انقلابیوں کو اور کمیونسٹوں کو زرد، سوشل شاونسٹ، مالکوں سے سمجھوتہ کرنے والی، انقلاب مخالف اور لیگین کی ٹریڈیونینوں میں کام کرنا غیرضروری ہی نہیں بلکہ ممنوع ہے۔

'' بائیں بازو ،، والے جرمن چاہے کتنے ہی زوروں میں اپنے اس طریقۂ کار کی انقلابیت پر اعتقاد رکھتے ہوں لیکن واقعہ یہ ہے کہ بنیادی طور پر یہ طریقۂ کار غلط ہے اور خالی لفاظی کے سوا کچھ نہیں۔

اس بات کو صاف کرنے کے لئے ، میں ہمارے تجربے سے شروع کرتا ہوں ، موجودہ پمفلٹ کے عام منصوبے کی حد میں رہ کر، جس کا مقصد یہ ہے کہ بالشویزم کی تاریخ اور اس کے موجودہ طریقۂ کار میں جو بات عالمگیر طور پر قابل عمل ، اہم اور موزوں ہے ، اسے مغربی یورپ پر صادق کرکے دکھایا جائے۔

لیڈروں — پارٹی — طبقے — عوام کا جو باہمی تعلق ہے ، اور اسی کے ساتھ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ اور اس کی پارٹی کا ٹریڈیونینوں سے جو تعلق ہے ، روس میں ان کی ٹھوس شکل یہ ہے : ڈکٹیٹرشپ پرولتاریہ کے ہاتھ میں ہے جو سوویتوں کی شکل میں منظم ہے ، پرولتاریہ کی رہنمائی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کرتی ہے ، پارٹی کی پچھلی کانگرس کے حساب سے اس وقت (اپریل ۱۹۲۰ء میں) اس کے ممبروں کی تعداد ۶ لاکھ گیارہ ہزار ہے۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے انقلاب سے پہلے اور اس کے بعد بھی کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کی تعداد میں بڑی کمی بیشی ہوئی ہے۔ پہلے کافی کم ممبر تھے۔ ۱۹۱۸ء اور ۱۹۱۹ء میں (۳۰) بھی کم ہی تھے۔ ہم اس سے ڈرتے ہیں کہ پارٹی کی ممبری حد سے زیادہ بڑھ جائے ، کیونکہ جاہ‌طلب اور ڈھونگیے ، جو صرف اس قابل ہیں کہ گولی سے اڑا دئے جائیں ، حکمراں پارٹی میں گھسنے کی ضرور کوشش کرتے ہیں۔ آخری بار جب ہم نے پارٹی کے دروازے صرف مزدوروں اور کسانوں کے لئے کھولے تو یہ وہ زمانہ تھا (۱۹۱۹ء کی سردیوں کا) جب یودینچ کی فوج پیٹروگراد سے چند کوس رہ گئی تھی اور دنیکن اوریل تک آپہنچا تھا (ماسکو سے تقریباً ساڑھے

تین سو کوس کے فاصلے پر ) یعنی ایسے وقت جب سوویت ریپلک کے سر پر جان لیوا خطرہ منڈلا رہا تھا اور حالات ایسے نازک تھے کہ غرض کے بندے ، قسمت آزمائیاں کرنےوالے ، ڈھونگیے اور ناقابل اعتبار لوگ یہ امید نہیں لگا سکتے تھے کہ کمیونسٹ پارٹی میں ( ۳۱ ) گھس کر کوئی فائدہ حاصل کر لیں گے ( بلکہ زیادہ خطرہ اس بات کا تھا کہ انہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے ، سزائیں ملیں ) - کمیونسٹ پارٹی سالانہ اپنی کانگرس کرتی ہے ( پچھلی کانگرس میں شرکت کے لئے ہزار ممبروں پر ایک ڈیلی گیٹ چنا گیا تھا ) اور پارٹی کی رہنمائی مرکزی کمیٹی کے ہاتھ میں ہے جس میں انیس ممبر ہیں اور ان ممبروں کا چناؤ پارٹی کی کانگرس میں ہوتا ہے - روزمرہ کا کام ماسکو میں اس سے بھی کم تعداد کے ممبروں کی کمیٹیاں چلاتی ہیں ، یعنی ایک '' اورگ بیورو '' ( انتظامی بیورو ) ہے اور دوسری '' پولیٹ بیورو '' ( پولیٹکل بیورو ) - ان کمیٹیوں کو مرکزی کمیٹی کے عام جلسوں میں چنا جاتا ہے اور ہر کمیٹی میں مرکزی کمیٹی کے پانچ ممبر رکھے جاتے ہیں - یہ قطعی '' اولیگارشی '' معلوم ہوتی ہے - سیاست یا تنظیم کے معاملات میں ایک بھی اہم سوال ایسا نہیں ہوتا جسے ہماری ریپلک میں کوئی بھی ریاستی ادارہ کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی ہدایات لئے بغیر اپنے آپ سے طے کردے -

پارٹی اپنے کام میں ٹریڈیونینوں پر براہ‌راست انحصار کرتی ہے - اب ٹریڈیونینوں کی ممبری پچھلی کانگرس (اپریل ۱۹۲۰ء) کے حساب سے چالیس لاکھ سے اوپر ہے ، اور یہ ضابطے کی رو سے کسی پارٹی کے ممبر نہیں ہیں - اصل میں ، ٹریڈیونینوں کی بہت بڑی اکثریت کے سب ہدایت کار ادارے اور سب سے پہلے مختلف پیشوں کی ٹریڈیونینوں کے کل روس مرکز یا بیورو کا ہدایت‌کار ادارہ ( جو ٹریڈیونینوں کی کل‌روس مرکزی کونسل کہلاتا ہے ) کمیونسٹوں پر مشتمل ہیں اور کمیونسٹ پارٹی کی تمام ہدایات پر عمل کرتے ہیں - اس طرح سے مجموعی طور پر ہمارے یہاں ایسا ڈھانچہ موجود ہے جو باضابطہ کمیونسٹ نہیں ہے - اس میں لوچ اور لچک رکھی گئی ہے ، وہ نسبتاً وسیع اور بہت زبردست پرولتاری ڈھانچہ ہے ، جس کے ذریعے کمیونسٹ پارٹی طبقے اور عام لوگوں سے گہرا رشتہ رکھتی ہے اور اسی کے ذریعے پارٹی کی رہنمائی میں طبقاتی ڈکٹیٹرشپ عمل میں لائی جاتی ہے -

ٹریڈیونینوں سے نزدیکی تعلق رکھے بغیر ، ان کی سرگرم تائید اور سرفروشانہ خدمت کے بغیر ، نہ صرف معاشی زندگی میں بلکہ فوجی معاملات میں بھی ہمارے لئے ہرگز یہ ممکن نہیں تھا کہ ڈھائی سال کا تو ذکر کیا ، ڈھائی مہینے بھی ملک کی حکومت چلا سکیں اور ڈکٹیٹرشپ قائم رکھ سکیں ۔ قدرتی بات ہے کہ عمل میں اس نزدیکی تعلق کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بہت ہی پیچیدہ اور مختلف قسموں کا کام کیا جائے جس کی شکلیں یہ ہیں کہ پروپیگنڈا اور ایجی ٹیشن چلتا رہے ، وقت ضرورت اور اکثروبیشتر کانفرنسیں ہوتی رہیں ، ان میں ٹریڈیونینوں کے نمایاں کارکن ہی نہیں بلکہ عام طور سے ان کے بااثر کارکن شریک ہوں ۔ اس نزدیکی تعلق کا مطلب یہ بھی ہے کہ منشویکوں کے خلاف ڈٹ کر جدوجہد کی جائے ، جن کو اب بھی کچھ لوگ ، اگرچہ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے ، مانتے ہیں اور منشویک اپنے معتقدوں کو ہر قسم کی انقلاب مخالف چالیں سکھاتے ہیں ، ایسی چالیں ، جن میں ( بورژوا ) جمہوریت کی نظریاتی مدافعت اور ٹریڈیونینوں کی '' آزادی ،، ( مطلب ہے پرولتاری اقتدار سے آزادی ! ) کی تبلیغ سے لے کر پرولتاری ضابطے کو اندر سے توڑنا وغیرہ تک شامل ہے ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ '' عوام ،، سے ٹریڈیونینوں کے ذریعے رابطہ قائم رکھنا کافی نہیں ہے ۔ انقلاب کے دوران عملی سرگرمیوں نے ہمارے یہاں بےپارٹی مزدوروں اور کسانوں کی کانفرنسوں کو جنم دیا ، اور ہم پوری طرح ان کے حق میں ہیں ، انہیں بڑھانا اور پھیلانا چاہتے ہیں ، تاکہ عام لوگوں کا مزاج جان سکیں ، ان کے قریب آسکیں ، ان کی مانگوں کو پورا کر سکیں اور ان میں سب سے اچھے کارکنوں کو سرکاری عہدوں پر بٹھا سکیں وغیرہ ۔ حال میں ہی ایک سرکاری فیصلے کے تحت جب سرکاری کنٹرول کی عوامی کمیساریت کو بدل کر '' مزدوروں اور کسانوں کا نگرانی محکمہ ،، بنایا گیا ہے ، اس قسم کی بےپارٹی کانفرنسوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ مختلف طرح کی تحقیقات اور تفتیش وغیرہ کے لئے سرکاری کنٹرول کے ممبر چنیں ۔

اس کے علاوہ ، ظاہر ہے کہ پارٹی کا سارا کام سوویتوں کے ذریعے ہو رہا ہے جن میں بلا لحاظ پیشہ محنت کش لوگ ہیں ۔ ضلع کی سوویتوں کی کانگرسیں اس قسم کے جمہوری ادارے ہیں جن کا جواب بورژوا دنیا کی بہترین جمہوری رپبلکوں تک نے کبھی پیش نہیں کیا ۔ ان

کانگرسوں کے ذریعے (جن کی کارروائیوں پر کمیونسٹ پارٹی خاص دھیان رکھتی ہے) اور ان کے علاوہ طبقاتی شعور رکھنےوالے مزدوروں کو دیہات کے علاقوں میں ہر طرح کے عہدوں پر لگاتار مقرر کرکے پرولتاری طبقہ کسانوں کے رہنما کی حیثیت سے اپنی ذمہ‌داری انجام دیتا ہے، شہری پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ عمل میں لاتا ہے، دیہات کے مالداروں، بورژوازی، استحصال کرنےوالوں اور نفع‌خوروں وغیرہ کے خلاف باقاعدہ جدوجہد کرتا ہے۔

تو یہ ہیں پرولتاری سرکاری اقتدار کے کل پرزے، اگر انہیں ''اوپر سے،، دیکھا جائے پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے عملی حصول کے نقطہ‌نظر سے۔ امید کی جا سکتی ہے کہ پڑھنےوالا سمجھ جائےگا کہ روسی بالشویک، جسے اس مشینری سے واقفیت ہے اور جس نے پچیس سال کے دوران اس کو چھوٹے چھوٹے، خلاف قانون اور خفیہ حلقوں سے ابھرتے ہوئے دیکھا ہے، وہ ''اوپر سے،، یا ''نیچے سے،، اور لیڈروں کی ڈکٹیٹرشپ یا عوام کی ڈکٹیٹرشپ وغیرہ کے بارے میں ساری خواہ مخواہ باتوں کو مضحکہ خیز اور طفلانہ خرافات کے سوا اور کچھ کیوں نہیں سمجھتا، اس کے نزدیک یہ بحثابحثی ایسی ہے جیسے کہ یہ بحث کہ آدمی کی بائیں ٹانگ زیادہ کارآمد ہے یا دایاں بازو۔

بالکل اسی طرح ہم کو جرمن بائیں بازووالوں کا بڑا شاندار، نہایت عالمانہ اور خوفناک حد تک یہ انقلابی ارشاد مضحکہ خیز اور طفلانہ خرافات معلوم ہوتا ہے کہ کمیونسٹوں کو رجعت‌پرست ٹریڈیونینوں میں نہ تو کام کرنا چاہئے، نہ وہ ان میں کام کر سکتے ہیں، اس کام سے منہ پھیر لینا بالکل جائز ہے، ان ٹریڈیونینوں کو چھوڑ دینا لازم ہے اور اپنی ایک بالکل نئی، صاف ستھری، بڑے پیارے (اور غالباً زیادہ تر بالکل ہی نوجوان) کمیونسٹوں کی خود کی سوچی ہوئی ''مزدور یونین،، تیار کرنا قطعی ضروری ہے، وغیرہ وغیرہ۔

سرمایہ‌داری لازمی طور پر سوشلزم کے لئے وراثت چھوڑتی ہے۔ ایک طرف تو یہ وراثت مزدوروں کے درمیان پیشوں اور ہنروں کے پرانے امتیازات، صدیوں کے پیدا ہونے والے امتیازات ہوتے ہیں اور دوسری طرف ٹریڈیونینیں ہوتی ہیں جو بہت ہی سست رفتار سے، سالہاسال کے دوران، ایسی وسیع‌تر صنعتی یونینوں میں تبدیل ہوکر ترقی کر سکتی ہیں اور کرینگی جن میں حرفتی یونینوں جیسی کم بات ہوگی (وہ صرف

حرفتوں ، کاروباروں اور پیشوں کو نہیں بلکہ ساری صنعتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لینگی) - اور بعد کو ان صنعتی یونینوں کے ذریعہ آگے قدم بڑھانا چاھئے لوگوں میں محنت کی تقسیم مٹا دینے کی جانب، انھیں تعلیم دینے ، ان کی تربیت کرنے کی طرف ، ایسے لوگ تیار کرنے کی طرف جو ہر ایک پہلو سے ترقی‌یافتہ ہوں ، سب پہلوؤں سے تربیت یافتہ ہوں ، ایسے لوگ جنھیں ہر کام کرنا آتا ہو ۔ کمیونزم اسی منزل کی جانب بڑھ رہا ہے اور اسے بڑھنا چاھئے ، وہ اس منزل تک ضرور پہنچیگا ، لیکن اس میں بہت سال لگیں گے۔ ایک پوری طرح ترقی‌یافتہ ، پوری طرح پائدار اور خوب نکھرے ہوئے ، بھرپور اور پختہ کمیونزم کے مستقبل نتائج کو آج ہی عمل میں لانے کی کوشش ایسی ہی بات ہے جیسے چار برس کے بچے کو اعلے علم ریاضی پڑھانے کی کوشش۔

ہم سوشلزم کی تعمیر شروع کر سکتے ھیں ( اور کرنی بھی چاھئے) مگر یہ تعمیر نہ خیالی انسانی مسالے سے ہوگی اور نہ ھمارے تیار کئے ہوئے خاص الخاص انسانی‌مسالے سے ، بلکہ اس میں وھی انسانی مسالہ لگے گا جو سرمایہ‌داری نے ھمارے پاس چھوڑا ہے۔ بے شک، اس کام میں "مشکلات" بہت ھیں لیکن اس کے علاوہ کوئی اور تدبیر ایسی نہیں جس کے متعلق گفتگو بھی کی جا سکے ۔

سرمایہ‌دارانہ ارتقا کے ابتدائی زمانے میں ٹریڈیونینیں مزدور طبقے کے لئے زبردست ترقی کا نشان تھیں کیوں کہ اس کا مطلب یہ تھا کہ انتشار اور بےبسی کی حالت سے نکل کر مزدوروں نے طبقاتی تنظیم کی ابتدا کی طرف رجوع کیا ۔ جب پرولتاریہ کی طبقاتی تنظیم کی سب سے اعلا شکل ابھرنی شروع ہوئی ، یعنی پرولتاریہ کی انقلابی پارٹی ظہور میں آئی ( یہ نام تب تک اسے زیب نہیں دیتا جب تک وہ لیڈروں کو طبقے اور عوام سے اس طرح جوڑنا نہ سیکھ لے کہ وہ جدا نہ ہو سکیں ) اس وقت ٹریڈیونینیں لازمی طور پر کچھ ایسے پہلو ظاہر کرنے لگیں جو رجعت‌پرست تھے ، ان میں کچھ پیشہ‌ورانہ تنگ‌نظری ، کچھ غیرسیاسی رہنے کا رجحان ، کچھ جمود کے آثار وغیرہ نمودار ہونے لگے - لیکن پرولتاریہ کی ترقی دنیا میں کہیں بھی اس کے سوا کسی اور راہ سے نہیں ہوئی تھی اور نہ ہو سکتی تھی کہ اس کی ٹریڈیونینیں ہوں ، ٹریڈیونینوں اور مزدور طبقے کی پارٹی کے درمیان باھمی عملی تعاون ہو - پرولتاریہ نے بڑھ کر سیاسی طاقت چھین لی ، یہ ایک طبقے کی حیثیت سے

آگے کی طرف پرولتاریہ کے لئے زبردست قدم ہے اور پارٹی کو پہلے سے کہیں زیادہ ، صرف پرانے طریقے سے نہیں بلکہ نئے طریقے سے ٹریڈیونینوں کی تعلیم و تربیت کرنی چاہئے ، ان کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ٹریڈیونینیں ''کمیونزم کی ضروری تعلیم گاہ،، ہیں اور ابھی ایک زمانے تک رہیں گی ، وہ تیاری کا ایسا اسکول ہیں جو پرولتاریہ کو اپنی ڈکٹیٹرشپ چلانے کی تربیت دیتا ہے ، مزدوروں کی ایسی ناگزیر انجمنیں ہیں جو ملک کی پوری معاشی زندگی کے انتظامات کو رفتہ رفتہ مزدور طبقے کے ہاتھوں میں منتقل کر دیں گی ( الگ الگ پیشوں کے ہاتھ میں نہیں ) اور بعد میں تمام محنت کرنےوالوں کے ہاتھ میں اس کی باگ ڈور پہنچ جائے گی۔

ٹریڈیونینوں کے اندر ''رجعت‌پرستی،، کا کچھ نہ کچھ عنصر ، مذکورہ معنی میں ، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے ہوتے باقی رہ جانا ناگزیر بات ہے۔ اس نکتے کو نہ سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ سرمایہ‌داری سے اشتراکیت تک عبور کی بنیادی شرائط کو نہیں سمجھا گیا۔ اس ''رجعت‌پرستی،، سے ڈرنا ، اس سے بچ کر نکلنے کی کوشش کرنا ، اس پر سے پھلانگ جانا بڑی حماقت ہوگی کیوں کہ اس کا مطلب پرولتاری ہراول دستے کا اس ذمہ‌داری سے جان چرانا ہوگا جو مزدور طبقے اور کسانوں میں سب سے پچھڑے ہوئے لوگوں اور بالکل عام لوگوں کو تعلیم دینے ، سدھارنے ، شعور پیدا کرنے اور انھیں نئی زندگی کی طرف کھینچ لینے کی ذمہ‌داری ہے۔ دوسری طرف یہ اور بھی سخت غلطی ہوگی کہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی حاصلات کو اس وقت تک التوا میں رکھا جائے جب تک کہ آخری مزدور میں بھی پیشہ‌ورانہ تنگ نظری یا اپنے ہنر اور اپنے کھاتے کی یونین والا تنگ رجحان باقی نہ رہے۔ سیاستدان کا فن ( اور کمیونسٹ کی صحیح فرض شناسی ) اس میں ہے کہ ان حالات اور اس وقت کا بالکل ٹھیک اندازہ لگایا جائے جب پرولتاریہ کا ہراول بڑھ کر کامیابی کے ساتھ طاقت ہاتھ میں لے سکے ، جب وہ اس قابل ہو کہ اقتدار حاصل کرنے کے دنوں میں اور اس کے بعد بھی مزدور طبقے کی اور ان محنت کرنےوالوں کی بھی کافی بڑی تعداد سے اچھی خاصی حمایت حاصل کر سکے جو پرولتاری نہیں ہیں ، اور بعد میں جب وہ اس قابل ہو کہ محنت کرنےوالوں کی بڑی تعداد کو

سکھا کر، سدھا کر اور انھیں اپنی طرف کھینچ کر اپنی حکمرانی کو قائم بھی رکھ سکے، پائدار بھی بنا سکے اور اسے پھیلا بھی سکے۔

مزید۔ ان ملکوں میں جو روس سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں، ٹریڈیونینوں کے اندر ایک خاص رجعت پرستی ہمارے ملک سے کافی زیادہ زوروں میں ظاہر ہوتی رہی ہے اور یہ ہونا ہی ہے۔ ہمارے یہاں کے منشویکوں کو ٹریڈیونینوں کی پشت پناہی حاصل تھی (اور اب تک بعض بعض ٹریڈیونینوں میں حاصل ہے) خاص کر اس وجہ سے کہ مزدوروں میں اپنے اپنے پیشے کی تنگ نظری، حرفتی خودی اور موقع پرستی موجود تھی۔ مغرب کے منشویکوں کے قدم ٹریڈیونینوں میں اور بھی مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ وہاں پر ہمارے یہاں کے مقابلے میں پیشہ ورانہ گروہ بندی، تنگ نظری، خودغرضی، بےحسی، مطلب پرستی کی شکار، ٹٹ پونجیا، سامراجی ذہنیت رکھنے والی اور سامراج کی ٹکڑ گدا، سامراج کی بگاڑی ہوئی "مزدور اشرافیہ"، کہیں زیادہ جاندار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ مغربی یورپ میں گومپرس، مسٹر ژوؤ، ہنڈرسن، میرھیم، لیگین اینڈ کمپنی جیسے لوگوں کے مقابلے میں لڑنا اس سے کہیں زیادہ مشکل ہے جتنا ہمارے ملک میں ان منشویکوں سے ٹکر لینا جو قطعی یکساں سماجی اور سیاسی نمونے ہیں۔ اس جدوجہد میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھنا چاہئے اور اسے ہر حال میں، ہماری طرح، اس نوبت تک پہنچا دینا چاہئے کہ موقع پرستی اور سوشل شاونزم کے وہ رہنما، جن کی اصلاح ممکن نہیں ہے، بالکل بےآبرو ہو جائیں اور ٹریڈیونینوں سے نکال باہر کئے جائیں۔ سیاسی طاقت پر اس وقت تک قبضہ نہیں کیا جا سکتا (اور قبضہ کرنے کی کوشش بھی نہیں کرنی چاہئے) جب تک کہ یہ جدوجہد ایک خاص منزل تک نہ پہنچ چکی ہو۔ یہ "خاص منزل"، مختلف ملکوں اور مختلف حالات میں ایک دوسرے سے مختلف ہوگی، اس کا بالکل صحیح اندازہ ہر ایک ملک میں خوب غوروفکر کرنے والے، تجربہ کار اور باخبر پرولتاریہ کے سیاسی رہنما ہی کر سکتے ہیں۔ (روس میں اس جدوجہد کی کامیابی کی ایک کسوٹی وہ الکشن تھا جو ۱۹۱۷ء کے نومبر میں آئین ساز اسمبلی کے لئے کیا گیا تھا (۳۲)، ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے پرولتاری انقلاب کے چند روز بعد اس چناؤ میں منشویکوں کو شکست فاش ہوئی تھی۔ انھیں صرف ۷

لاکھ ووٹ ملے اور اگر قفقاز پار کے ووٹ بھی ملالئے جائیں تو کل چودہ لاکھ ، اور ان کے مقابلے میں بالشویکوں نے نوے لاکھ ووٹ پائے۔ میرا مضمون ملاحظہ ہو '' آئین ساز اسمبلی کے الکشن اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ '' ، جو '' کمیونسٹ انٹرنیشنل '' رسالے کے ساتویں اور آٹھویں شماروں میں شائع ہو چکا ہے۔)

لیکن ہم اس '' مزدور اشرافیہ '' کے خلاف جدوجہد عام مزدوروں کی طرف سے کرتے ہیں تاکہ انھیں اپنی طرف کھینچ لیں۔ ہم موقع پرستی اور سوشل شاونزم کے لیڈروں کے خلاف بھی جدوجہد کرتے ہیں تاکہ مزدور طبقے کو اپنی طرف کھینچ لیں۔ یہ ایسا ابتدائی اصول ہے اور اتنی صاف حقیقت ہے کہ اسے بھولنا حماقت ہوگی۔ اور ٹھیک یہی حماقت جرمنی کے '' بائیں بازو '' کے کمیونسٹ کر رہے ہیں جب ٹریڈیونینوں کے سب سے اوپر کے لیڈروں کے رجعت‌پرستانہ اور انقلاب مخالف مزاج کو دیکھ کر وہ یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ ان ٹریڈیونینوں کو ہی چھوڑو !! ان میں کام کرنے کو لات مارو !! اپنی نئی اور مصنوعی قسم کی مزدور تنظیمیں بناؤ !! یہ ایسی ناقابل معافی حماقت ہے کہ اسے کمیونسٹوں کی طرف سے بورژوازی کی سب سے بڑی خدمت کے برابر سمجھنا چاہئے ، کیوں کہ ہمارے منشویک ، ٹریڈیونینوں کے تمام موقع‌پرست ، سوشل شاونسٹ اور کاؤتسکی‌والے لیڈروں کی طرح بس '' مزدور تحریک کے اندر بورژوازی کے ایجنٹ '' ہیں ( جیسا کہ ہم منشویکوں کے خلاف ہمیشہ کہتے آئے ہیں ) یا پھر یہ لوگ امریکہ کے دانیل ڈی لیون کے ماننے‌والوں کے اس لاجواب اور بالکل سچے قول کے مطابق '' سرمایہ‌دار طبقے کے مزدور جی‌حضورئے '' ہیں (labour lieutenants of the capitalist class)۔ رجعت‌پرست ٹریڈیونینوں کے اندر کام نہ کرنے کے معنی ہیں کہ ناپختہ‌کار یا پسماندہ مزدوروں کو رجعت‌پرست لیڈروں ، بورژوازی کے ایجنٹوں ، مزدور اشرافیہ یا '' بورژوا رنگ کے مزدوروں '' کے حوالے کر دیا جائے ، ان کے اثر میں چھوڑ دیا جائے ( ملاحظہ ہو اینگلس کا خط مارکس کے نام ۱۸۵۸ء کا لکھا ہوا ، برطانوی مزدوروں کے متعلق (۳۳))۔

یہ مضحکہ‌خیز '' نظریہ '' کہ کمیونسٹوں کو رجعت‌پرست ٹریڈیونینوں میں شامل نہیں ہونا چاہئے ، بہت صاف طور سے ثابت کرتا ہے کہ '' بائیں بازو '' کے کمیونسٹ '' عوام '' پر اثر ڈالنے کے سوال

کو کس قدر سبکسری سے دیکھتے ہیں اور " عوام " کے بارے میں بلند بانگ نعروں کا کس قدر غلط استعمال کرتے ہیں ۔ اگر آپ " عوام " کے کام آنا چاہتے ہیں ، اگر آپ " عوام " کی ہمدردی اور حمایت چاہتے ہیں تو پھر مشکلات سے ، " لیڈروں " کے کچوکوں ، حیلوں ، اذیت رسانی سے نہیں ڈرنا چاہئے ( جو موقع پرست اور سوشل شاونسٹ ہونے کی بدولت اکثر حالتوں میں یا تو براہ‌راست ، ورنہ بالواسطہ بورژوازی اور پولیس‌والوں سے ملے رہتے ہیں ) بلکہ لازمی طور پر جہاں بھی عوام موجود ہوں ، وہاں کام کرنا چاہئے ۔ آپ کو ہر ایک قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے ، بڑی سے بڑی رکاوٹوں پر قابو پانے کے قابل ہونا چاہئے تاکہ باقاعدہ ، جم کر اور صبروضبط کے ساتھ خاص کر ان اداروں میں ، ان انجمنوں اور سوسائٹیوں میں ، چاہے وہ بڑی ہی رجعت‌پرست ہوں ایجی‌ٹیشن اور پروپیگنڈا کریں جہاں پرولتاری یا نیم پرولتاری لوگ ہوں ۔ خاص کر ٹریڈیونینیں اور مزدوروں کی کوآپریٹیو انجمنیں ( کوآپریٹیو انجمنیں کم‌ازکم بعض اوقات ) ایسی جگہیں ہیں جہاں عوام موجود ہیں ۔ سویڈن کے اخبار «Folkets Dagblad Politiken» کے ۱۰ مارچ ۱۹۲۰ء کے شمارے میں جو اعدادوشمار نکلے ہیں ان کے مطابق برطانیہ میں ٹریڈیونینوں کی ممبری ۱۹۱۷ء کے آخر میں ۵۵ لاکھ تھی اور ۱۹۱۸ء کے آخر میں بڑھ کر ۶۶ لاکھ ہو گئی ، یعنی ۱۹ فیصدی بڑھی ۔ اور ۱۹۱۹ء ختم ہوتے ہوتے ممبروں کی تعداد ۷۵ لاکھ ہو گئی ہے ۔ فرانس اور جرمنی میں ٹریڈیونینوں کی تعداد میرے پاس موجود نہیں ہے لیکن ان ملکوں میں بھی ممبروں کی تعداد تیزی سے بڑھنے کے بارے میں ایسے حقائق موجود ہیں جو قطعی ناقابل تردید ہیں اور ہر شخص ان کو جانتا ہے ۔

یہ واقعات بہت ہی روشن طریقے سے وہ حقیقت جتاتے ہیں جس کی تصدیق دوسری ہزاروں علامتوں سے بھی ہو رہی ہے یعنی یہ کہ طبقاتی شعور اور صف‌بندی کرنے کی امنگ خاص کر پرولتاری عوام میں ، " عام لوگوں کی صفوں میں " اور پچھڑے ہوئے لوگوں میں بڑھتی جا رہی ہے ۔ برطانیہ ، فرانس اور جرمنی کے کروڑوں مزدور پہلی بار بالکل بےتنظیمی کے اندھیرے سے نکل کر تنظیم کی سب سے ابتدائی ، سب سے نیچے کی ، بہت سادہ اور ان کے لئے جو ابھی تک بورژوا ڈیموکریٹک وہموں میں ڈوبے ہوئے ہیں ، ایسی شکل اختیار کر

رہے ہیں جس میں نہایت آسانی سے شامل ہوا جا سکتا ہے ، یعنی ٹریڈیونین میں — اور انقلابی ، مگر ناسمجھ بائیں بازو کے کمیونسٹ پاس کھڑے ہوئے پکار رہے ہیں '' عوام ، عوام ،، ! لیکن ٹریڈیونینوں میں کام کرنے سے انھیں انکار ہے !! انکار کا بہانہ یہ ہے کہ یہ ٹریڈیونینیں '' رجعت پرست ،، ہیں !! اب وہ ان کی جگہ بالکل نئی نویلی، صاف ستھری ایسی پاک صاف '' مزدور یونین ،، بنانے چلے ہیں جس پر بورژوا ڈیموکریٹک وہموں کا داغ نہ لگا ہو ، جو پیشہ ورانہ اور الگ الگ کھاتے کی تنگ نظری کی قصوروار نہ ہو ، اور جو بقول ان کے بہت وسیع تنظیم ہوگی ( ہوگی ! ) اور اس کا ممبر بننے کی صرف ( صرف ! ) ایک شرط رکھی جائے گی کہ '' سوویت نظام اور ڈکٹیٹرشپ کو تسلیم کیا جائے ،، ( مذکورہ بالا حوالہ پڑھئے ) !!

اس سے بڑھ کر بےوقوفی اور انقلاب کو اس سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والی بات کا تصور نہیں کیا جا سکتا جو یہ '' بائیں بازو ،، والے انقلابی کر رہے ہیں - ہاں ، اگر آج ہم روس میں ، روسی بورژوازی اور اتحادثلاثہ ( ۳۴ ) کی طاقتوں کے مقابلے میں ڈھائی سال تک بے مثال فتوحات پانے کے بعد بھی ٹریڈیونین کی ممبری کے لئے یہ شرط لگائیں کہ آدمی '' ڈکٹیٹرشپ پر ایمان لائے ،، تو یہ ہماری بےوقوفی ہوگی ، اس طرح ہم عوام میں اپنے اثر کو نقصان اور منشویکوں کو طاقت پہنچائیں گے - کیوں کہ کمیونسٹوں کی تمام تر ذمہ داری یہ ہے کہ وہ پچھڑے ہوئے لوگوں کو قائل کر سکیں ، ان کے درمیان کام کریں اور من گھڑت یا بچکانہ '' بائیں بازو ،، والے نعرے لگا کر اپنے اور ان کے درمیان دیوار کھڑی نہ کرلیں -

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گومپرس ، ہنڈرسن ، ژوؤ اور لیگین صاحبان ان '' بائیں بازو ،، کے انقلابیوں کے بڑے شکرگزار ہوں گے جنھوں نے '' بااصول ،، جرمن مخالفین کی طرح ( خدا بچائے اس '' اصول پرستی ،، سے ! ) یا پھر امریکہ میں '' دنیا کے صنعتی مزدور ،، ( ۳۵ ) کے بعض انقلابیوں کی طرح اس کا پرچار شروع کردیا کہ رجعت پرست ٹریڈیونینوں کو چھوڑا جائے اور ان میں کام کرنے سے انکار کر دیا جائے - اس میں شبہ نہیں کہ یہ صاحبان جو موقع پرستی کے '' لیڈر ،، ہیں ، بورژوا سیاست دانی کی ساری چالیں چلیں گے ، بورژوا حکومتوں ،

پادریوں ، پولیس‌والوں اور عدالتوں کا سہارا لیں گے تاکہ کمیونسٹوں کو ٹریڈیونینوں میں گھسنے سے روکا جائے ، ہر ترکیب سے ان کو باہر رکھا جائے ، اور ٹریڈیونینوں میں ان کے کام کو جتنا ہو سکے ناپسندیدہ بنایا جائے ، ان کی تذلیل کی جائے ، تنگ کیا جائے اور ان کا پیچھا کیا جائے ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان تمام حرکتوں کا مقابلہ کر سکیں ، ہرقسم کی قربانی دینے پر تیار ہوں اور پھر اگر ضرورت پڑے تو ہر قسم کی چال ، ہوشیاری اور غیرقانونی طریقوں سے کام لے کر ، ہونٹ سی کر ، سچائی چھپاکر بھی اس پر جمے رہیں تاکہ ہر قیمت پر ٹریڈیونین کے اندر گھس جائیں ، وہیں جمے رہیں اور اپنا کمیونسٹ پروپیگنڈا کرتے رہیں ۔ زارشاہی کے زمانے میں ہم کو کسی قسم کی بھی ”قانونی سہولتیں،، ۱۹۰۵ء تک حاصل نہیں تھیں لیکن پھر بھی جب زوباتوف نام کے خفیہ پولیس‌والے نے ”سیاہ‌صد،، مزدوروں کے جلسے اور محنت‌کش لوگوں کی سوسائٹیاں بنانی شروع کیں تاکہ انقلابیوں کو پھانسا جائے اور ان سے مقابلہ کیا جائے تو ہم نے اپنی پارٹی کے ممبروں کو ان جلسوں اور سوسائٹیوں میں بھرتی کرایا ( مجھے خود ان میں سے ایک شخص کامریڈ بابوشکن یاد ہے ، یہ سینٹ‌پیٹرسبرگ کا ایک نمایاں مزدور تھا جسے زار کے جنرلوں نے ۱۹۰۶ء میں گولی ماردی ) ۔ ان لوگوں نے عوام سے رابطہ رکھا ، اپنا ایجی‌ٹیشن جاری رکھنے کی ترکیبیں نکال لیں اور مزدوروں کو زوباتوف کے آدمیوں کے اثر سے نکال لینے میں کامیاب ہوئے * ۔ البتہ یہ ہے کہ مغربی یورپ میں جہاں قانونی جواز رکھنےوالے ، آئینی بورژوا ڈیموکریٹک تعصبات خاص کر گہری جڑیں رکھتے ہیں ، زیادہ جمے ہوئے ہیں ، وہاں یہ کام زیادہ مشکل ہے ۔ تاہم یہ کیا جا سکتا ہے اور کیا جانا چاہئے اور ایک ضابطے اور قاعدے کے ساتھ کیا جانا چاہئے ۔

تیسری انٹرنیشنل کی انتظامیہ کمیٹی کو ، میری ذاتی رائے میں ، رجعت‌پرست ٹریڈیونینوں میں شرکت سے انکار کی پالیسی کی قطعی مذمت

---

* گومپرس ، ہنڈرسن ، ژوؤ اور لیگین قسم کے لوگ بالکل ہمارے یہاں کے زوباتوف ہیں ، فرق اتنا ہے کہ ان لوگوں کا لباس یورپی ہے ، مہارت کی پالش ہے ، سلیقہ اور تمیز ہے اور اپنی گندی پالیسی کو بنا سجا کر باریکی سے چلانے کا ڈیموکریٹک ہنر آتا ہے ۔

کرنی چاهئے اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی اگلی کانگرس سے کہنا چاهئے کہ وہ اس پالیسی کی عام طور سے مذمت کرے ( وضاحت کے ساتھ بتایا جائے کہ یہ انکار کیوں ناسمجھی کی حرکت ہے اور پرولتاری انقلاب کے کام کو اس سے کتنا انتہا درجے کا نقصان ہے ) اور خاص کر ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے بعض ممبروں کے طریقہ کار کی مذمت کرے، جنھوں نے براہ‌راست یا بالواسطہ ، کھلے عام یا ڈھکے چھپے، پوری طرح یا جزوی طور پر ( اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ) اس غلط پالیسی کی تائید کی۔ تیسری انٹرنیشنل کو دوسری انٹرنیشنل کے طریقہ ہائے کار بالکل ترک کر دینا چاهئے ، نازک سوالوں کو ٹال جانے یا ان سے کترا جانے کی نہیں بلکہ انہیں دو ٹوک طریقے سے سامنے لانے کی پالیسی اختیار کرنی چاهئے ۔ جو سچائی تھی وہ پوری کی پوری ان لوگوں کے سامنے رکھ دی گئی جو " انڈپنڈنٹ" تھے ( یعنی جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ) ، اب اسی طرح " بائیں بازو " کے کمیونسٹوں سے بھی حق بات صاف صاف کہہ دینی چاهئے ۔

## ( ۷ )

## کیا ہمیں بورژوا پارلیمنٹوں میں شریک ہونا چاهئے ؟

" بائیں بازو " کے جرمن کمیونسٹ انتہائی حقارت اور انتہائی لاپروائی سے اس سوال کا جواب نفی میں دیتے ہیں ۔ ان کی دلیلیں ؟ ہم اوپر کے حوالے میں ان کو دیکھ چکے ہیں :

> " ... پارلیمانیت کی جدوجہد کی تاریخی اور سیاسی لحاظ سے فرسودہ صورتوں کی طرف ہر طرح کی واپسی کو قطعی طور پر مسترد کر دینا چاهئے ... "

پارلیمانیت کی طرف " واپسی " ! یہ مضحکہ‌خیز بناوٹ کے ساتھ کہا گیا ہے اور صاف طور سے غلط ہے ۔ ممکن ہے کہ جرمنی میں سوویت ریپبلک کا اس وقت وجود ہو ؟ بہرحال ایسا نہیں ہے ! پھر " واپسی " کی بات کیسے کی جاسکتی ہے ؟ کیا یہ خالی خولی بات نہیں ہے ؟

پارلیمانیت کی '' تاریخی لحاظ سے فرسودگی ''۔ یہ پروپیگنڈے کے
لحاظ سے صحیح ہے۔ لیکن ہر ایک جانتا ہے کہ اسمیں اور عملی طور
سے اس پر قابو پانے میں بڑا فاصلہ ہے۔ سرمایہ‌دار نظام کو دسیوں
سال پہلے بالکل بجا طور پر '' تاریخی لحاظ سے فرسودہ '' کہنا ممکن
تھا لیکن اس سے سرمایہ‌دار نظام کی بنیاد پر انتہائی طویل اور متواتر
جدوجہد کی ضرورت نہیں ختم ہو جاتی۔ عالمی تاریخ کے نقطۂ‌نظر سے
پارلیمانیت '' تاریخی لحاظ سے فرسودہ '' ہے یعنی بورژوا پارلیمانیت کا
دور ختم ہوچکا ہے اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کا دور شروع ہوا ہے۔
یہ بات مسلمہ ہے۔ لیکن عالمی تاریخ کا پیمانہ دہائی برسوں میں ہوتا
ہے۔ دس بیس سال پہلے یا بعد، یہ عالمی تاریخ کے پیمانے کے لحاظ
سے کوئی فرق نہیں رکھتے، یہ عالمی تاریخ کے نقطۂ‌نظر سے بہت
معمولی بات ہے جس کا ذرا بھی لحاظ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اسی
سبب سے ہی عملی سیاست کے سوال کو عالمی تاریخ کے پیمانے سے
ناپنا بالکل صریحی غلطی ہوگی۔

کیا پارلیمانیت ''سیاسی لحاظ سے فرسودہ '' ہے؟ یہ بالکل دوسری
بات ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو '' بائیں‌بازو '' کی پوزیشن
مضبوط ہوتی۔ لیکن اس کو بہت ہی سنجیدہ تجزئے کے ذریعہ ثابت
کرنے کی ضرورت ہے اور ''بائیں بازووالوں '' کو یہ تک پتہ نہیں کہ
اس کو کیا کس طرح جائے۔ '' پارلیمانیت کے بارے میں مقالے ''
میں جو تجزیہ ہے وہ بھی، جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، بہت ہی بیکار
ہے۔ یہ مقالہ '' کمیونسٹ انٹرنیشنل کے عارضی ایمسٹرڈم بیورو کے
بلیٹین '' نمبر ۱ «Bulletin of the Provisional Bureau in Amsterdam of the Communist International», February 1920) میں شایع ہوا ہے اور صاف
طور پر ہالینڈ کے بائیں بازو یا بائیں بازو کے ہالینڈوالوں کی خواہشوں
کا اظہار کرتا ہے۔

اول تو، روزا لکسمبرگ اور کارل لیبکنیخت (۳۶) جیسے ممتاز
سیاسی لیڈروں کی رائے کے برعکس، جرمن ''بائیں بازووالے ''، جیسا کہ
ہم جانتے ہیں، پارلیمانیت کو جنوری ۱۹۱۹ء میں بھی '' سیاسی لحاظ
سے فرسودہ '' سمجھتے تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ '' بائیں بازووالے '' غلطی
پر تھے۔ یہ واحد واقعہ فوراً اور جڑ سے اس دعوے کو ختم کر
دیتا ہے کہ پارلیمانیت ''سیاسی لحاظ سے فرسودہ '' ہے۔ '' بائیں

بازووالوں ،، پر یہ ثابت کرنے کی ذمےداری آتی ہے کہ ان کی اس وقت کی مسلمہ غلطی اب غلطی کیوں نہیں رہی ہے ؟ وہ ذرہ برابر بھی ثبوت نہیں دیتے ہیں اور نہ دے سکتے ہیں ۔ کسی سیاسی پارٹی کا اپنی غلطیوں کی طرف رویہ اس بات کا اندازہ لگانے کا ایک انتہائی اہم اور معتبر معیار ہے کہ پارٹی کتنی سنجیدہ ہے اور وہ اپنے طبقے اور محنت کش عوام کے لئے اپنی ذمےداری کو عملی طور پر کیسے پورا کرتی ہے ۔ غلطی کو علانیہ تسلیم کرنا ، اس کے اسباب معلوم کرنا ، اس صورتحال کا تجزیہ کرنا جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے اور غلطی کو ٹھیک کرنے کے طریقوں پر توجہ کے ساتھ بحث‌مباحثہ کرنا — یہ ہے سنجیدہ پارٹی کی علامت ، یہ ہے اس کی اپنی ذمےداری کی تکمیل ، یہ ہے طبقے کی اور پھر عوام کی تربیت وتعلیم ۔ اپنی اس ذمےداری کو نہ پورا کرکے ، اپنی بین غلطی کو سمجھنے کے لئے غیرمعمولی توجہ ، ہوشمندی اور احتیاط سے کام نہ لیکر جرمنی میں ( اور ہالینڈ میں بھی ) ” بائیں بازووالے ،، اس سے بالکل یہی ثابت کرتے ہیں کہ وہ کسی طبقے کی پارٹی نہیں ہیں ، عوام کی پارٹی نہیں ہیں بلکہ دانش‌ور لوگوں اور چند ایسے مزدوروں کا گروہ ہیں جو دانش‌وری کے انتہائی برے پہلوؤں کی نقل کرتے ہیں ۔

دوسرے ، فرینک‌فورٹ کے ” بائیں بازووالوں ،، کے گروہ کے اسی پمفلٹ میں ، جس سے ہم نے اوپر تفصیلی حوالے دئے ہیں ، ہم پڑھتے ہیں :

> ” ... لکھوکہا مزدور جو مرکز ،، ( کیتھولک ” سنٹر ،، پارٹی ) ”کی پیروی کرتے ہیں انقلاب دشمن ہیں ۔ دیہی پرولتاریہ انقلاب دشمن فوج کے لئے کثیرتعداد دستے فراہم کرتا ہے ،، ( مندرجہ بالا پمفلٹ کا تیسرا صفحہ ) ۔

یہ ہر طرح ظاہر ہے کہ اس کو بہت بڑھا چڑھا کر اور مبالغے کے ساتھ کہا گیا ہے ۔ لیکن بنیادی بات جو یہاں دی گئی ہے مسلمہ ہے اور اس کا ”بائیں بازووالوں ،، کا اعتراف ان کی غلطی کا خاص طور سے واضح ثبوت ہے ۔ یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ” پارلیمانیت سیاسی لحاظ سے فرسودہ ،، ہو چکی ہے اگر ” لکھوکہا ،، پرولتاریہ اور ان

کے ''دستے،، نہ صرف عام طور پر پارلیمانیت کے حق میں ہیں بلکہ براہ‌راست ''انقلاب دشمن،، ہیں !؟ یہ بات صاف ہے کہ جرمنی میں پارلیمانیت سیاسی لحاظ سے ابھی فرسودہ نہیں ہوئی ہے۔ یہ بات صاف ہے کہ جرمنی میں ''بائیں بازووالوں،، نے اپنی خواہشات کو، اپنے نظریاتی سیاسی رویے کو معروضی حقیقت سمجھ لیا ہے۔ انقلابیوں کے لئے یہ انتہائی خطرناک غلطی ہے۔ روس میں جہاں خاص طور سے ایک طویل مدت تک اور مخصوص نوع بنوع صورتوں میں، زارشاہی کے وحشیانہ جوے نے طرح طرح کے انقلابیوں کو پیدا کیا، ایسے انقلابی جو لاجواب ایثار، ولولے، بہادری اور قوت‌ارادی کے مالک تھے، روس میں ہم نے انقلابیوں کی اس غلطی کا خاص طور سے قریبی مشاہدہ کیا، بڑی توجہ کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا، خاص طور سے اچھی طرح اس کو جانتے ہیں اور اسی لئے ہم کو یہ غلطی دوسروں میں زیادہ صاف نظر آتی ہے۔ کمیونسٹوں کے لئے جرمنی میں پارلیمانیت درحقیقت ''سیاسی لحاظ سے فرسودہ،، ہو چکی ہے، لیکن معاملہ بالکل یہ ہے کہ جو ہمارے لئے فرسودہ ہے اس کو ہمیں طبقے کے لئے، عوام کے لئے فرسودہ نہ سمجھنا چاہئے۔ ہم یہاں بھی دیکھتے ہیں کہ ''بائیں‌بازووالے،، بحث نہیں کر سکتے، وہ طبقے کی پارٹی کی طرح، عوام کی پارٹی کی طرح کام نہیں کرسکتے۔ آپ کو عوام کی سطح تک، طبقے کے پسماندہ پرتوں کی سطح تک نہیں گرنا چاہئے۔ یہ مسلمہ ہے۔ آپ کو تلخ سچائی ان سے کہہ دینا چاہئے۔ آپ کو چاہئے کہ ان کے بورژوا جمہوری اور پارلیمانی تعصبات کو تعصبات کہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کی یہ ذمےداری ہے کہ ہوشمندی کے ساتھ آپ پورے طبقے (نہ صرف اس کے کمیونسٹ ہراول کے) اور سارے محنت‌کش عوام (نہ صرف اس‌کے اگواکار لوگوں) کے طبقاتی شعور اور تیاری کی واقعی حالت کی نگرانی کریں۔

اگر صرف ''لکھوکہا،، اور ''دستے،، نہیں بلکہ صنعتی مزدوروں کی کافی بڑی اقلیت کیتھولک پادریوں کی (اور زرعی مزدور زمینداروں اور امیر کسانوں (Grossbauern) کی) پیروی کرتی ہے تو اس سے بلاشبہ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جرمنی میں پارلیمانیت سیاسی لحاظ سے ابھی فرسودہ نہیں ہوئی ہے، پارلیمانی انتخابات اور پارلیمانی پلیٹ‌فارم کی جدوجہد

میں شرکت انقلابی پرولتاریہ کی پارٹی کے لئے لازمی ہے خصوصاً اس کے اپنے طبقے کی پسماندہ پرتوں کی تربیت کے لئے، ٹھیک اس مقصد کے لئے کہ غیر ترقی یافتہ، کچلے ہوئے اور جاہل دیہی عوام کو بیدار کیا جائے اور روشن خیال بنایا جائے۔ جب تک آپ میں بورژوا پارلیمنٹ اور ہر دوسرے قسم کے رجعت پرست اداروں کو ختم کرنے کی طاقت نہیں ہے، آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ ان کے اندر محض اس وجہ سے کام کریں کہ وہاں ابھی مزدور ہیں جن کو پادریوں اور دیہاتی پسماندگی نے بیوقوف بنا رکھا ہے، ورنہ آپ محض بکواسی بننے کا خطرہ مول لینگے۔

تیسرے، ''بائیں بازو،، کے کمیونسٹ ہم بالشویکوں کے بارے میں بہت سی اچھی باتیں کہتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ تو دل چاہتا ہے کہ وہ ہماری تعریف کم کرتے اور بالشویکوں کے طریقہ کار کو زیادہ سمجھنے کی کوشش کرتے، اس سے زیادہ واقفیت حاصل کرتے! ہم نے روسی بورژوا پارلیمنٹ، آئین ساز اسمبلی کے انتخابات میں ستمبر — نومبر ۱۹۱۷ء میں حصہ لیا۔ ہمارا طریقہ کار ٹھیک تھا یا نہیں؟ اگر نہیں، تو اس کو صاف طور سے کہنے اور ثابت کرنے کی ضرورت ہے، یہ بین اقوامی کمیونزم کے صحیح طریقہ کار کو مرتب کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اگر ٹھیک ہے تو اس سے کچھ نتائج بھی اخذ کرنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ روس کے حالات کا مقابلہ مغربی یورپ سے کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ لیکن خاص طور سے اس سوال کے بارے میں کہ ''پارلیمانیت کے سیاسی لحاظ سے فرسودہ،، ہونے کا نظریہ کیا ہے، ہمارے تجربے پر ضرور ٹھیک سے توجہ دینا چاہئے کیونکہ جب تک ٹھوس تجربے کو پیش نظر نہ رکھا جائے ایسے نظریات بہت آسانی سے خالی بکواس بن جاتے ہیں۔ کیا ہم روسی بالشویکوں کو ستمبر — نومبر ۱۹۱۷ء میں بمقابلہ دوسرے مغربی کمیونسٹوں کے یہ سمجھنے کا زیادہ حق نہیں تھا کہ روس میں پارلیمانیت سیاسی لحاظ سے فرسودہ ہو چکی تھی؟ ہاں تھا، کیونکہ سوال یہ نہیں تھا کہ آیا بورژوا پارلیمنٹوں کا وجود بہت زمانے سے ہے یا کم زمانے سے بلکہ یہ کہ محنت کش عوام سوویت نظام کو (نظریاتی، سیاسی اور عملی طور پر) قبول کرنے اور بورژوا جمہوری پارلیمنٹ کو ختم کرنے (یا ختم ہونے دینے) پر کس حد تک تیار ہیں۔ یہ بالکل مسلمہ اور پوری

طرح پایہ ثبوت کو پہنچا ہوا تاریخی واقعہ ہے کہ ستمبر — نومبر ۱۹۱۷ء میں شہری مزدور طبقہ اور روس کے سپاہی اور کسان، کچھ مخصوص حالات کیوجہ سے، سوویت نظام کو قبول کرنے اور انتہائی جمہوری بورژوا پارلیمنٹ کو ختم کرنے کے لئے غیرمعمولی طور پر تیار تھے۔ بہر حال بالشویکوں نے آئین‌ساز اسمبلی کا بائیکاٹ نہیں کیا بلکہ پرولتاریہ کے سیاسی اقتدار حاصل کرنے سے پہلے اور بعد میں انتخابات میں حصہ لیا۔ ان انتخابات نے بہت ہی قیمتی (اور پرولتاریہ کے لئے بہت ہی کارآمد) سیاسی نتائج دئے اور میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس کو میں نے متذکرہ بالا مضمون میں ثابت کر دیا ہے جسمیں روس میں آئین‌ساز اسمبلی کے انتخاب کے بارے میں تفصیلی تجزیہ کیا گیا ہے۔

اس سے جو نتیجہ اخذ ہوتا ہے وہ قطعی مسلمہ ہے۔ یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ سوویت ریبلک کی فتح سے چند ہفتے پہلے، بلکہ اسکی اس فتح کے بعد بھی، بورژوا جمہوری پارلیمنٹ میں شرکت انقلابی پرولتاریہ کو ہرگز نقصان نہیں پہنچاتی بلکہ اسکو پسماندہ عوام پر یہ ثابت کرنے میں مدد دیتی ہے کہ ایسی پارلیمنٹوں کا خاتمہ کیوں کر دینا چاہئے، وہ ان کے کامیاب خاتمے کے لئے زمین ہموار کرتی ہے، بورژوا پارلیمانیت کو "سیاسی لحاظ سے فرسودہ بنانے" میں معاون ہوتی ہے۔ اس تجربے کو نظرانداز کرنے اور ساتھ ہی کمیونسٹ انٹرنیشنل سے الحاق کا دعوی کرنے کا مطلب جس کو اپنا طریقہ کار بین‌اقوامی طور پر مرتب کرنا چاہئے (محدود یا یک‌رخا قومی نہیں بلکہ بین‌اقوامی طریقہ کار) سخت غلطی ہے اور درحقیقت بین‌اقوامیت کو عمل میں ترک کرنا اور زبانی ماننا ہے۔

اب ہم پارلیمنٹوں میں شرکت کرنے کے خلاف "ہالینڈ کے بائیں‌بازو" کی دلیلوں کا جائزہ لیں‌گے۔ یہ متذکرہ بالا "ہالینڈوالے" مقالوں میں سب سے اہم (انگریزی سے ترجمہ) چوتھا مقالہ ہے:

"جب پیداوار کا سرمایہ‌دار نظام ٹوٹ جاتاہے اور سماج انقلاب کی حالت میں ہوتا ہے تو خود عوام کی سرگرمی کے مقابلہ میں پارلیمانی کارکردگی کی اہمیت رفتہ رفتہ ختم ہوتی جاتی ہے۔ جب ان حالات میں پارلیمنٹ انقلاب دشمنی کا مرکز اور آلہ

بن جاتی ھے ، جبکه دوسری طرف مزدور طبقه اپنے اقتدار کا آله سوویتوں کی صورت میں تیار کرتا ھے ، تو ممکن ھے که پارلیمانی کارکردگی میں سب اور ھر طرح کی شرکت سے پرھیز ضروری ھو جائے - ،،

پہلا جمله صاف طور پر غلط ھے کیونکه عوام کی سرگرمی - مثلاً زبردست هڑتال - همیشه پارلیمانی کارکردگی سے زیادہ اھم ھوتی ھے ، نه که صرف انقلاب کے دوران یا انقلابی صورت‌حال میں - یه صاف طور پر کمزور اور تاریخی و سیاسی لحاظ سے غلط دلیل خاص وضاحت کے ساتھ صرف یه دکھاتی ھے که اس کے پیش کرنےوالے قانونی اور غیرقانونی جدوجہد کو متحد کرنے کے عام یورپی تجربے (۱۸۴۸ء اور ۱۸۷۰ء کے انقلابوں سے پہلے کے فرانسیسی تجربے ، ۱۸۷۸ء — ۹۰ کے جرمن تجربے وغیرہ) اور متذکرہ‌بالا روسی تجربے دونوں کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے ھیں - یه سوال عام اور خاص لحاظ سے زبردست اھمیت رکھتا ھے کیونکه تمام مہذب اور ترقی‌یافته ملکوں میں وہ وقت تیزی سے قریب آ رھا ھے جب یه اتحاد انقلابی پرولتاریه کی پارٹی کےلئے زیادہ سے زیادہ لازمی ھوتا جاتا ھے (اور کچھ حد تک ھو گیا ھے) کیونکه پرولتاریه اور بورژوازی کے درمیان خانه‌جنگی پخته اور قریب ھوتی جا رھی ھے ، کیونکه ریپبلکن اور عام طور پر بورژوا حکومتیں ھر طرح کی قانون شکنی کی حد تک جاکر کمیونسٹوں پر وحشیانه مظالم کرتی ھیں (اس کی ایک مثال امریکه ھے) وغیرہ وغیرہ - یه اھم سوال ھالینڈوالوں اورعام طور پر بائیں بازووالوں کے بالکل سمجھ میں نہیں آیا ھے -

دوسرا جمله ، اول تو تاریخی لحاظ سے غلط ھے - ھم بالشویکوں نے انتہائی انقلاب‌دشمن پارلیمنٹوں میں شرکت کی اور تجربے نے دکھایا که ایسی شرکت نه صرف کارآمد تھی بلکه انقلابی پرولتاریه کی پارٹی کےلئے ضروری تھی روس میں پہلے بورژوا انقلاب (۱۹۰۵ء) کے فوراً بعد دوسرے بورژوا انقلاب (فروری ۱۹۱۷ء) اور پھر سوشلسٹ انقلاب (اکتوبر ۱۹۱۷ء) کی تیاری کےلئے - دوسرے یه جمله بالکل غیرمنطقی ھے - اگر کوئی پارلیمنٹ انقلاب‌دشمنی کا آله اور ”مرکز،، بن جاتی ھے (حقیقت میں وہ کبھی ”مرکز،، نہیں رھی ھے اور نہیں ھوسکتی ھے

لیکن یہ تو برسبیل تذکرہ ہے) جبکہ مزدور اپنے اقتدار کا آلہ سوویتوں کی صورت میں تیار کر رہے ہوں تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مزدوروں کو تیاری کرنا چاہئے (نظریاتی، سیاسی اور ٹکنیکی لحاظ سے تیاری کرنا چاہئے) پارلیمنٹ کے خلاف سوویتوں کی جدوجہد کے لئے، سوویتوں کے ذریعہ پارلیمنٹ کو برخاست کرنے کے لئے - لیکن اس سے یہ نتیجہ بالکل نہیں نکلتا کہ اس برخاستگی میں انقلاب دشمن پارلیمنٹ کے اندر سوویت حزب مخالف کی موجودگی سے رکاوٹ پڑتی ہے یا آسانی نہیں ہوتی - دنیکن اور کولچاک کے خلاف اپنی فاتحانہ جدوجہد میں ہم نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ ان کے کیمپ میں کسی سوویت یا پرولتاری حزب مخالف کا وجود ہماری فتوحات کے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتا ہو۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو آئین ساز اسمبلی کی برخاستگی میں اس بات سے رکاوٹ نہیں بلکہ آسانی ہوئی کہ اس انقلاب دشمن آئین ساز اسمبلی میں جو برخاست کی جانے والی تھی ایک بااستقلال بالشویکوں اور بے استقلال بائیں بازو والے سوشلسٹ انقلابیوں کا سوویت حزب مخالف تھا۔ مقالے کو پیش کرنے والے بالکل الجھ گئے ہیں اور انہوں نے اگر سب کا نہیں تو متعدد انقلابوں کا تجربہ بھلا دیا ہے جو یہ دکھاتا ہے کہ انقلابوں کے دوران رجعت پرست پارلیمنٹ کے باہر عوام کی سرگرمی کو اس پارلیمنٹ کے اندر انقلاب سے ہمدردانہ جذبات رکھنے والے (یا اس سے بہتر یہ کہ براہ راست انقلاب کی حمایت کرنے والے) حزب مخالف کے ساتھ متحد کرنا خاص طور سے کتنا کارآمد ہوتا ہے۔ ہالینڈ والے اور عام طور سے "بائیں بازو والے" اس سلسلے میں انقلاب کے ایسے عقیدہ پرست کی طرح دلیلیں پیش کرتے ہیں جنھوں نے کبھی کسی اصلی انقلاب میں حصہ نہیں لیا ہے یا کبھی انقلابوں کی تاریخ کے بارے میں پوری طرح نہیں سوچا ہے یا بھولے پن سے کسی رجعت پرست ادارے کے داخلی "رد" کو متعدد معروضی عناصر کے متحدہ عمال کی بنا پر اس کی واقعی بربادی سمجھ لیا ہے۔ کسی نئے سیاسی (اور صرف سیاسی ہی نہیں) خیال کو بدنام کرنے اور نقصان پہنچانے کا انتہائی قابل بھروسہ طریقہ یہ ہے کہ اس کی حمایت کرنے کے نام سے اس کو حماقت کی حد تک گرا دیا جائے۔ کیونکہ اگر کسی سچائی کو "حد سے متجاوز" کر دیا جائے (جیسا کہ سینیر دتسگین نے کہا ہے)، اگر اس میں مبالغہ کیا جائے یا اگر اس کو

حقیقی استعمال کی حد کے باہر کیا جائے تو سچائی حماقت تک گرسکتی ہے اور وہ ناگزیر طور پر ، ان حالات میں ، حماقت بن سکتی ہے۔ ہالینڈ اور جرمنی کے بائیں بازو والے اسی قسم کی بدسلوکی بورژوا جمہوری پارلیمنٹوں سے برتر سوویت شکل کی حکومت کی نئی سچائی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی اس پرانے نقطۂ نظر کی بات کرے اور عام طور پر کہے کہ بورژوا پارلیمنٹوں میں شرکت سے انکار کرنا کسی حالت میں بھی قابل قبول نہیں ہے تو وہ غلطی پر ہوگا۔ میں یہاں وہ ڈھلی ڈھلائی شرائط پیش کرنے کی کوشش نہیں کرونگا جن میں بائیکاٹ مفید ہوگا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ اس مضمون کا مقصد کہیں زیادہ محدود ہے یعنی بین‌اقوامی کمیونسٹ طریقۂ کار کے بعض فوری اہم سوالوں کے تعلق سے روسی تجربے کا مطالعہ کرنا۔ روسی تجربے نے بالشویکوں کے بائیکاٹ کے استعمال کی ایک کامیاب اور صحیح مثال (۱۹۰۵ء) اور دوسری جو غلط تھی (۱۹۰۶ء) ہمیں فراہم کی ہے۔ پہلی صورت کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک رجعت‌پرست حکومت کو ایک رجعت‌پرست پارلیمنٹ منعقد کرنے سے روکنے میں ہم ایسی صورت‌حال میں کامیاب ہوئے جبکہ غیرپارلیمانی انقلابی عوامی اقدام (خصوصاً ہڑتالیں) غیرمعمولی تیزرفتاری سے بڑھ رہا تھا، جبکہ پرولتاریہ اور کسانوں کا کوئی بھی پرت رجعت‌پرست حکومت کو ذرا بھی مدد نہیں دے سکتا تھا ، جبکہ انقلابی پرولتاریہ پسماندہ عوام پر ہڑتالی جدوجہد اور زرعی تحریک کے ذریعہ اثرانداز ہو رہا تھا۔ یہ بات بالکل صاف ہے کہ یہ تجربہ آج کے یورپ کے حالات پر منطبق نہیں ہوسکتا۔ مندرجہ بالا دلیلوں کی بنا پر یہ بھی صاف ہے کہ ہالینڈوالے اور دوسرے "بائیں بازووالے"، پارلیمنٹوں میں عدم‌شرکت کی جو وکالت کرتے ہیں ، خواہ وہ مشروط ہو ، بنیادی طور پر غلط اور انقلابی پرولتاریہ کے مقصد کےلئے مضرت‌رساں ہے۔

مغربی یورپ اور امریکہ میں پارلیمنٹ مزدور طبقے کے اگواکار انقلابیوں کےلئے خاص طور سے قابل نفرت ہوگئی ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بالکل سمجھ میں آتا ہے کیونکہ جنگ کے دوران اور اس کے بعد پارلیمنٹ میں سوشلسٹ اور سوشل ڈیموکریٹ ممبران کی زبردست اکثریت نے جو رویہ اختیار کیا اس سے زیادہ ملعون ، ذلیل

اور غدارانہ اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال، یہ طے کرتے وقت کہ اس عام طور پر مسلمہ برائی کے خلاف کیسے لڑا جائے، اس کیفیت سے ہار مان لینا نہ صرف ناسعقول بلکہ قطعی مجرمانہ ہوگا۔ مغربی یورپ کے بہت سے ملکوں میں انقلابی کیفیت، ہم کہہ سکتے ہیں، فی الوقت ایک ''انوکھی''، یا ''کمیاب''، چیز ہے جس کا مدتوں سے بیکار اور بےچینی سے انتظار تھا۔ غالباً لوگ اسی لئے اس کیفیت کو آسانی سے قبول کر لیتے ہیں۔ واقعی عوام میں بلا انقلابی کیفیت کے اور بغیر ان حالات کے جو اس کیفیت میں افزائش کی سہولتیں پیدا کرتے ہیں انقلابی طریقۂ کار کبھی عمل کی صورت نہیں اختیار کرسکتا۔ لیکن ہم نے روس میں طویل، تکلیف‌دہ اور خون‌آشام تجربے سے اس حقیقت کی تصدیق کی ہے کہ محض انقلابی کیفیت پر ہی انقلابی طریقۂ کار کو نہیں بنانا چاہئے۔ طریقۂ کار کو مخصوص ریاست (اوراس کے اطراف کی ریاستوں اور عالمی پیمانے پر تمام ریاستوں) کی ساری طبقاتی طاقتوں کے سنجیدہ اور سخت معروضی تخمینے اور اسی طرح انقلابی تحریک کے تجربے کے تخمینے پر مبنی ہونا چاہئے۔ پارلیمانی موقع‌پرستی کو محض گالیاں دیکر، پارلیمنٹوں میں شرکت سے محض انکار کرکے اپنی ''انقلابیت''، کا اظہار کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن محض اس کے آسان ہونے سے ایک انتہائی مشکل فریضہ نہیں حل ہو جاتا۔ یورپ کی پارلیمنٹوں میں واقعی انقلابی پارلیمانی گروپ بنانا بمقابلہ روس کے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ یہ بات قابل فہم ہے۔ لیکن یہ تو اس عام حقیقت کا محض ایک خاص اظہار ہے کہ روس میں ۱۹۱۷ء کی ٹھوس، تاریخی طور پر غیرمعمولی انوکھی صورت‌حال میں سوشلسٹ انقلاب شروع کرنا آسان تھا، جبکہ اس کو جاری رکھنا اور انجام تک پہنچانا یورپی ملکوں کے مقابلے میں روس کےلئے زیادہ مشکل ہوگا۔ میں نے ۱۹۱۸ء کی ابتدا میں ہی اس صورت‌حال کی طرف توجہ دلائی تھی اور اس کے بعد دوسال کے تجربے نے اس خیال کے ٹھیک ہونے کی پوری طرح تصدیق کردی۔ ایسے مخصوص حالات جیسے (۱) سوویت انقلاب کو (اس کی وجہ سے) سامراجی جنگ کے خاتمے سے مربوط کرنے کا امکان جس نے مزدوروں اور کسانوں کو ناقابل یقین حد تک ھلکان کر دیا ہے، (۲) سامراجی درندوں کے دو عالمی طاقت‌ور گروھوں کے درمیان، جو اپنے سوویت دشمن کے خلاف متحد نہیں ہو سکے، تباہ کن جنگ سے

عارضی طور پر فائدہ اٹھانے کا امکان ، ( ۳ ) نسبتاً طویل خانہ‌جنگی کو برداشت کرنے کا امکان جس کی وجہ کچھ حد تک ملک کی زبردست وسعت اور ذرائع رسل و رسائل کی کمی ہے ، ( ۴ ) کسانوں میں ایسی گہری بورژوا جمہوری انقلابی تحریک کی موجودگی کہ پرولتاریہ کی پارٹی نے کسانوں کی پارٹی ( سوشلسٹ انقلابی پارٹی جس کی اکثریت بالشویزم کے سخت خلاف تھی ) کے انقلابی مطالبات کو اپنا لیا اور پرولتاریہ کے سیاسی اقتدار کے حصول کی وجہ سے فوراً ان کو عملی جامہ پہنایا (۳۷) - اس طرح کے مخصوص حالات اس وقت مغربی یورپ میں نہیں ہیں اور ایسے یا ان سے ملتے جلتے حالات کا اعادہ بہت آسان نہیں ہے - اسی لئے ، ضمناً ، متعدد دوسرے اسباب کے علاوہ ، ہمارے مقابلے میں مغربی یورپ میں سوشلسٹ انقلاب شروع کرنا زیادہ مشکل ہے - رجعت‌پرست پارلیمنٹوں کو انقلابی مقاصد کےلئے استعمال کرنے کے مشکل کام پر سے ”چھلانگ“ لگا کر اس مشکل سے ”کترانے“ کی کوشش بالکل بچپن ہے - آپ نیا سماج قائم کرنا چاہتے ہیں ؟ اور رجعت‌پرست پارلیمنٹ میں بایقین ، پرخلوص اور باہمت کمیونسٹوں پر مشتمل اچھا پارلیمانی گروہ بنانے کی مشکل سے ڈرتے ہیں ! کیا یہ بچپن نہیں ہے ؟ اگر کارل لیبکنیخت جرمنی میں اور ہیوگ‌لینڈ سویڈن میں نیچے سے کثیر تعداد عوام کی حمایت کے بغیر رجعت‌پرست پارلیمنٹوں کو حقیقی انقلابی طور سے استعمال کرنے کی مثال قائم کرسکے تو تیزی کے ساتھ بڑھتی ہوئی انقلابی پارٹی ، جنگ کے بعد کی ناامیدیوں اور تلخیوں کے ماحول میں ، بری سے بری پارلیمنٹوں میں کمیونسٹ گروپ کیسے نہیں بنا سکتی ؟! مغربی یورپ میں کثیر تعداد پسماندہ مزدور اور اس سے زیادہ چھوٹے کسان بمقابلہ روس کے بورژوا جمہوری اور پارلیمانی تعصبات سے کہیں زیادہ متاثر ہیں - اسی وجہ سے بورژوا پارلیمنٹ جیسے اداروں میں صرف اندر سے ہی کمیونسٹ ہر مشکل میں اٹل رہ کر ان تعصبات کو بےنقاب اور دور کرنے ، ان پر غلبہ پانے کےلئے طویل اور متواتر جدوجہد کر سکتے ہیں ( اور کرنا چاہئے ) -

جرمنی کے ”بائیں بازووالے“ اپنی پارٹی کے خراب ”لیڈروں“ کی شکایت کرتے ہیں اور ناامید ہوکر ”لیڈروں“ کی ”نفی“ کے مضحکہ‌خیز نتیجے پر پہنچے ہیں - لیکن ایسے حالات میں ، جن میں اکثر ”لیڈروں“ کو پوشیدہ ہونا پڑتا ہے ، اچھے ، معتبر ، آزمودہ‌کار

اور مستند ''لیڈروں'' کا تیار کرنا خاص طور سے مشکل بات ہے اور اس مشکل کو کامیابی کے ساتھ دور کرنا قانونی اور غیرقانونی کام کو متحد کئے بغیر، ''لیڈروں'' کو دوسرے طریقوں کے علاوہ پارلیمانی میدان میں آزمائے بغیر ناممکن ہے۔ نکتہ‌چینی — انتہائی تیز، بےرحمانہ اور اٹل نکتہ‌چینی پارلیمانیت یا پارلیمانی سرگرمی کے خلاف نہ کرنا چاہئے بلکہ ان لیڈروں کے خلاف ہونا چاہئے جو پارلیمانی پلیٹ‌فارم کو انقلابی اور کمیونسٹ طور سے استعمال کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور ان لیڈروں کے خلاف اور زیادہ نکتہ‌چینی ہونا چاہئے جو استعمال کرنا ہی نہیں چاہتے۔ صرف ایسی نکتہ‌چینی، نالائق لیڈروں کو نکال باہر کرنے اور انکی جگہ پر لائق لیڈروں کو لانے کے ساتھ ایسا کارآمد اور مفید انقلابی کام ہوگی جو بیک‌وقت ''لیڈروں'' کو مزدور طبقے اور محنت‌کش عوام کے شایاں شان بننے کی تربیت دیگا اور عوام کو اس کی تربیت دیگا کہ وہ سیاسی حالت اور ان پیچیدہ فریضوں کو سمجھ سکیں جو اس حالت سے پیدا ہوتے ہیں۔ *

---

* مجھے اٹلی میں ''بائیں بازو'' کے کمیونزم سے واقفیت حاصل کرنے کا بہت کم امکان ملا ہے۔ کامریڈ بوردیگا اور انکا ''بائیکاٹ کرنے والے کمیونسٹوں'' کا گروپ (Comunista astensionista) پارلیمنٹ میں عدم‌شرکت کی وکالت کرنے میں بلاشبہ غلطی پر ہیں۔ لیکن کامریڈ بوردیگا کی ایک بات مجھے ٹھیک معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ ان کے رسالے ''سوویت'' کے دو شماروں (''Il Soviet''، نمبر ۳ و ۴، ۱۸ جنوری و یکم فروری ۱۹۲۰ء) سے، کامریڈ سیراتی کے عمدہ رسالے ''کمیونزم'' کے چار کتابچوں (''Comunismo''، شمارہ ۱—۴، یکم اکتوبر — ۳۰ نومبر ۱۹۱۹ء) سے اور اطالوی بورژوا اخباروں کے الگ الگ شماروں سے جو میں نے دیکھے ہیں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کامریڈ بوردیگا اور ان کا گروپ توراتی اور اس کے ہم خیالوں پر حملہ کرنے میں بجا ہیں جو سوویت اقتدار اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو تسلیم کرنے‌والی پارٹی میں ہیں اور پھر بھی پارلیمنٹ کے ممبران کی حیثیت سے اپنی مضرت‌رساں اور موقع‌پرست پالیسی پہلے کی طرح جاری رکھتے ہیں۔ واقعی اسکو برداشت کرنے میں کامریڈ سیراتی اور پوری اطالوی سوشلسٹ پارٹی (۳۸) غلطی کر رہے ہیں جو اتنی ہی

## کوئی سمجھوتے نہیں؟

فرینکفورٹ پمفلٹ کے حوالے میں ہم نے دیکھا کہ ''بائیں بازووالے،، کس قطعیت کے ساتھ اس نعرے کو پیش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دیکھ کر افسوس ہوتا ہے جو بلاشبہ اپنے کو مارکسی سمجھتے ہیں اور مارکسی بننے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن مارکس‌ازم کی بنیادی صداقتوں کو بھول گئے ہیں۔ ۳۳ بلانکیسٹ کمیوناروں (۴۰) کے مینی‌فسٹو کے خلاف ۱۸۷۴ء میں اینگلس نے یہ لکھا ہے جو مارکس کی طرح ایسے نایاب مصنفوں میں سے تھے جن کی ہر زبردست تصنیف کا ہر جملہ لاجواب اور گہرے خیالات سے بھرپور ہے:

'' '' ... ہم کمیونسٹ ہیں،، (بلانکیسٹ کمیوناروں نے اپنے مینی‌فسٹو میں لکھا) '' کیونکہ ہم درمیانی اسٹیشنوں پر رکے بغیر اپنی منزل مقصد تک پہنچنا چاہتے ہیں، بغیر کسی طرح کے سمجھوتوں کے جو محض یوم فتح کو ملتوی کرتے ہیں اور غلامی کے دور کو طول دیتے ہیں۔،،

جرمن کمیونسٹ اس لئے کمیونسٹ ہیں کہ وہ ان تمام درمیانی اسٹیشنوں اور سمجھوتوں کے پار، جو ان کی تخلیق نہیں ہیں بلکہ

---

مضرت‌رساں ہو سکتی ہے اور اتنے ہی خطرے پیدا کر سکتی ہے جتنا کہ اس نے ہنگری میں کیا ہے جہاں ہنگریائی توراتیوں نے پارٹی اور سوویت حکومت (۳۹) دونوں میں اندر سے توڑ پھوڑ کی۔ پارلیمنٹ کے موقع‌پرست ممبروں کی طرف ایسا غلط، بےاصول اور بے کردار رویہ، ایک طرف ''بائیں بازو،، کے کمیونزم کو جنم دیتا ہے اور دوسری طرف کافی حد تک اس کے وجود کو بجا قرار دیتا ہے۔ کامریڈ سیراتی جب ممبر پارلیمنٹ توراتی کو ''بےاصول،، ہونے کا ملزم ٹھہراتے ہیں (''Comunismo،، نمبر ۳) تو وہ صرف غلطی کرتے ہیں۔ اطالوی سوشلسٹ پارٹی ہی بےاصول ہے کیونکہ وہ توراتی اینڈ کمپنی جیسے موقع‌پرست ممبران پارلیمنٹ کو برداشت کرتی ہے۔

تاریخی ارتقا نے پیدا کئے ہیں ، اپنے مختتم مقصد کو صاف طور سے دیکھتے ہیں اور مستقل طور سے اس کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی طبقات کا خاتمہ کرنا اور ایسے سماج کی تخلیق جس میں زمین اور تمام ذرائع پیداوار کی ذاتی ملکیت نہ رہے گی۔ ۳۳ بلانکیسٹ اس لئے کمیونسٹ ہیں کیونکہ وہ تصور کرتے ہیں کہ اگر وہ درمیانی اسٹیشنوں اور سمجھوتوں پر سے چھلانگ لگاکر گزرنا چاہتے تو معاملہ طے ہو جاتا ہے ، اور اگر وہ چند دن میں " شروع ہوتا ہے "، جس کا ان کو قطعی یقین ہے اور اقتدار ان کے ہاتھ میں آجاتا ہے تو پرسوں ہی " کمیونزم رائج کر دیا جائے گا "۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ اگر اس کو ابھی کرنا ممکن نہیں ہے تو وہ کمیونسٹ نہیں ہیں۔

" یہ کیا طفلانہ معصومیت ہے کہ اپنی ذاتی بےصبری کو نظریاتی دلیل کی حیثیت سے پیش کیا جائے ! " ( فریڈرک اینگلس۔ "بلانکیسٹ کمیوناروں کا پروگرام " جرمن سوشل ڈیموکریٹک اخبار " Volksstaat " ، ۱۸۷۴ء ، شمارہ ۷۳ ، " ۱۸۷۱ — ۷۵ء کے مضامین " کے مجموعے میں - روسی ترجمہ ، پیٹروگراد ، ۱۹۱۹ء ، صفحات ۵۲ — ۵۳ )۔

اسی مضمون میں اینگلس نے والیان کے لئے بڑی عزت کا اظہار کیا ہے اور والیان ( جو گید کی طرح اگست ۱۹۱۴ء تک ، سوشلزم سے ان کی غداری سے پہلے ، بین‌اقوامی سوشلزم کے بڑے لیڈروں میں سے تھا ) کی " مسلمہ خدمات " کا ذکر کیا ہے - لیکن اینگلس نے بین غلطی کو تفصیلی تجزئے کے بغیر نہیں چھوڑا - واقعی ، بہت نوجوان اور ناتجربےکار انقلابیوں کو اور پیٹی بورژوا انقلابیوں حتی کہ معزز عمر اور بہت تجربہ رکھنےوالوں کو بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ "سمجھوتوں کی اجازت دینا " بہت ہی " خطرناک " ، ناقابل‌فہم اور غلط ہے - بہت سے سوفسطائی ( جو غیرمعمولی یا حد سے زیادہ " تجربہ‌کار " سیاست‌داں ہوتے ہوئے ) ٹھیک اسی طرح دلائل پیش کرتے ہیں جیسے موقع‌پرستی کے برطانوی لیڈر جن کا ذکر کامریڈ لینسبیری نے کیا ہے : " اگر بالشویکوں کو کسی سمجھوتے کی اجازت ہے تو ہم کو ہر قسم کے سمجھوتے کی اجازت کیوں نہیں ؟ " لیکن بہت سی ہڑتالوں کا تربیت‌یافتہ پرولتاریہ ( طبقاتی جدوجہد کا صرف تنہا یہ اظہار لیتے ہوئے ) اس بڑی گہری ( فلسفیانہ ، تاریخی ، سیاسی ،

نفسیاتی) صداقت کو عام طور سے بڑی خوبی سے جذب کر لیتا ہے جو اینگلس نے پیش کی ہے ۔ ہر پرولتاری ہڑتال سے گذرا ہے ، نفرت‌انگیز ظلم و استحصال کرنے والوں کے ساتھ ''سمجھوتوں،، سے گذرا ہے جبکہ مزدوروں کو یا تو کچھ حاصل کئے بغیر یا ان کے مطالبات کے جزوی طور پر مانے جانے کے بعد کام پر واپس جانا پڑا ہے ۔ ہر پرولتاری، عوامی جدوجہد کی حالت اور طبقاتی تضادات میں جن کے درمیان وہ رہتا ہے سخت شدت پیدا ہو جانے کی وجہ سے وہ فرق دیکھتا ہے جو معروضی حالات سے مجبور ہو کر کئے ہوئے سمجھوتے ( مثلاً ہڑتالی فنڈ کی کمی ، باہر سے مدد نہ ملنا ، ناممکن حدتک بھوک اور تھکن ) ، مزدوروں کی انقلابی وفاداری اور جدوجہد جاری رکھنے کی تیاری کو حقیر نہ قرار دینے والے سمجھوتے اور غداروں کے سمجھوتے کے درمیان ہے جو اپنے خودغرضانہ مفادات ( ہڑتال توڑنے والے بھی ''سمجھوتے،، کرتے ہیں ! ) ، اپنی بزدلی، سرمایہ‌داروں کی خدمتگذاری کرنے کی خواہش، سرمایہ‌داروں کی دھمکیوں ، کبھی ترغیب ، کبھی بخشش اور کبھی خوشامد کے سامنے جھکنے کو معروضی حالات سے منسوب کرتے ہیں ( برطانوی مزدور تحریک کی تاریخ اس طرح کے بہت سے سمجھوتوں کی مثالیں پیش کرتی ہے جو برطانوی ٹریڈیونین لیڈروں نے کئے ہیں ، لیکن کسی نہ کسی شکل میں تمام ملکوں کے تقریباً سارے مزدوروں نے بھی اس طرح کے مظہر کا مشاہدہ کیا ہے ) ۔

ظاہر ہے کہ غیرمعمولی مشکلات اور پیچیدگی کے معاملات بھی ہوتے ہیں جب کہ کسی نہ کسی ''سمجھوتے،، کی اصلی نوعیت کے صحیح اندازے کےلئے زیادہ سے زیادہ کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے ، اسی طرح جیسے قتل کے کیسوں میں جبکہ یہ طے کرنا آسان نہیں ہوتا کہ آیا قتل بجا اور ضروری تھا ( مثلاً بچاؤ کےلئے ) یا ناقابل معافی لاپروائی کی وجہ سے ہوا یا کسی شاطر کی مکارانہ چال کا نتیجہ تھا ۔ ظاہر ہے کہ سیاست میں جہاں طبقات اور پارٹیوں کے درمیان تعلقات — قومی اور بین‌اقوامی — کبھی کبھی انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں ، بہت سے ایسے معاملات اٹھیں گے جو ہڑتال میں جائز ''سمجھوتے،، یا کسی ہڑتال توڑنے والے ، غدار لیڈر کے غدارانہ ''سمجھوتے،، وغیرہ کے سوال سے زیادہ مشکل ہوں گے ۔ کوئی ایسا نسخہ یا عام اصول تیار کر لینا ، ( '' کوئی سمجھوتہ نہیں ،، ! ) جو تمام معاملات کےلئے

موزوں ہو ، حماقت ہوگی ۔ آدمی کے شانوں پر ایسا سر ہونا چاہئے کہ وہ ہر مخصوص معاملے کے بارے میں خود صحیح سمت معلوم کر سکے ۔ درحقیقت پارٹی تنظیم اور اپنے نام کے مستحق پارٹی لیڈروں کا کام یہی ہے کہ وہ معین طبقے * کے تمام سوچنے سمجھنے والے نمائندوں کے طویل ، ثابت قدم ، نوع بنوع اور ہمہ رخی کام کے ذریعہ ضروری معلومات اور تجربہ حاصل کریں ، اور معلومات اور تجربے کے علاوہ پیچیدہ سیاسی سوالوں کے جلد اور صحیح حل کے لئے سیاسی فطری صلاحیت بھی ۔

بھولے اور بالکل ناتجربے کار لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ عام طور پر سمجھوتے کی اجازت سے موقع پرستی ، جس سے ہم اٹل جدوجہد کر رہے ہیں اور ہمیں کرنا چاہئے ، اور انقلابی مارکس ازم یا کمیونزم کے درمیان تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں ۔ لیکن ایسے لوگ ، اگر ابھی تک یہ نہیں جانتے کہ قدرت اور سماج میں ساری حدود متحرک اور کچھ درجے تک مشروط ہیں تو طویل تعلیم ، تربیت ، حصول علم ، سیاسی اور روزمرہ کے تجربے کے سوا کوئی اور چیز ان کی مدد نہیں کر سکتی ۔ سیاست کے عملی سوالوں میں جو کسی یا مخصوص تاریخی لمحے میں نمودار ہوتے ہیں ان سوالوں کو علحدہ کر لینا اہم ہے جن سے سب سے زیادہ ناقابل قبول اور غدارانہ سمجھوتوں کا اظہار ہوتا ہے جو انقلابی طبقے کے لئے مہلک موقع پرستی کا مجسمہ ہیں اور ان کی وضاحت اور ان کے خلاف جدوجہد کی پوری کوشش کرنا چاہئے ۔ ۱۹۱۴ — ۱۸ء کی سامراجی جنگ کے دوران جو یکساں لٹیرے اور درندے ملکوں کے دو گروہوں کے درمیان تھی ، سوشل شاونزم ایسی خاص اور

---

* ہر طبقے کے اندر ، انتہائی روشن خیال ملکوں میں بھی ، انتہائی ترقی یافتہ طبقے کے اندر بھی ، جبکہ حالات اس کی تمام روحانی طاقتوں کو غیرمعمولی بلندی تک اٹھا دیتے ہیں ، طبقے کے ایسے نمائندے ہمیشہ رہے ہیں اور ناگزیر طور پر اس وقت تک رہیں گے (جب تک طبقات کا وجود ہے ، جب تک غیرطبقاتی سماج خود اپنی بنیادوں پر پوری طرح مضبوط اور مستحکم نہیں ہوتا) جو نہ تو سوچتے ہیں اور نہ سوچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ سرمایہ دار نظام عوام پر جبروتشدد کرنے والا سرمایہ دار نظام نہ رہتا اگر ایسا نہ ہوتا ۔

بنیادی قسم کی موقع پرستی تھی یعنی '' دفاع وطن '' کی حمایت جو عملی طور پر ایسی جنگ میں '' اپنی '' بورژوازی کے قزاقانہ مفادات کی حمایت کے برابر تھی۔ جنگ کے بعد لٹیری '' مجلس اقوام '' ( ۳۱ ) کی حمایت ، انقلابی پرولتاریہ اور '' سوویت '' تحریک کے خلاف اپنے ملک کی بورژوازی سے براہ‌راست یا بالواسطہ اتحاد کی حمایت ، '' سوویت اقتدار '' کے خلاف بورژوا جمہوریت اور بورژوا پارلیمانیت کی حمایت ــ یہ تھے ان ناقابل قبول اور غدارانہ سمجھوتوں کے خاص مظاہر جو مجموعی طور پر انقلابی پرولتاریہ اور اس کے کاز کے لئے مہلک موقع پرستی پیدا کرتے تھے۔

'' ... دوسری پارٹیوں سے ہر طرح کے سمجھوتے کو... پینترےبازی اور صلح جوئی کی ہر پالیسی کو پورے عزم کے ساتھ مسترد کر دینا چاہئے۔ ''

فرینکفورٹ کے پمفلٹ میں جرمن بائیں‌بازووالوں نے لکھا ہے۔

یہ حیرت کی بات ہے کہ ایسے خیالات کے باوجود یہ بائیں‌بازووالے ، بالشویزم کی قطعی مذمت نہیں کرتے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ جرمن بائیں‌بازووالے نہ جانتے ہوں کہ بالشویزم کی ساری تاریخ ، اکتوبر انقلاب سے پہلے اور بعد کو بھی ، پینترےبازی ، صلح جوئی اور دوسری پارٹیوں کے ساتھ سمجھوتوں کے واقعات سے بھری پڑی ہے اور ان میں بورژوا پارٹیاں بھی ہیں !

بین‌اقوامی بورژوازی کا تختہ الٹنے کے لئے لڑائی لڑنا ، ایسی لڑائی جو سوگنا زیادہ مشکل ، طویل اور پیچیدہ ہے بمقابلہ ان سخت اور عام لڑائیوں کے جو ریاستوں کے درمیان ہوتی ہیں ، اور پینترےبازی یا دشمنوں کے مفادات کے درمیان تصادم سے ( خواہ وہ وقتی ہی کیوں نہ ہو ) فائدہ اٹھانے سے یا امکانی اتحادیوں کے ساتھ ( خواہ وہ وقتی ، غیرمعتبر ، مذبذب یا مشروط ہی کیوں نہ ہوں ) صلح جوئی اور سمجھوتوں سے قبل ہی سے انکار کرنا ، کیا یہ انتہائی حماقت کی بات نہیں ہے ؟ کیا یہ اس کے مانند نہیں ہے کہ کسی ایسے پہاڑ کی سخت چڑھائی درپیش ہو جو ابھی تک نامعلوم اور پہنچ سے باہر تھا اور پہلے ہی سے کبھی کبھی ٹیڑھے میڑھے چلنے ، کبھی کبھی

پیچھے لوٹنے سے انکار کر دیا جائے، منتخبہ سمت بدلنے اور مختلف سمت اختیار کرنے سے انکار کر دیا جائے؟ اور ایسے لوگ جو اس حد تک کم شعور رکھنےوالے اور ناتجربہ‌کار ہیں (یہ اچھا ہو اگر اس کی توجیہ ان کی کم‌سنی سے کی جائے، خدا نے نوجوانوں کو بنایا ہی اس طرح ہے کہ وہ کچھ عرصے تک ایسی حماقت کی باتیں کرتے ہیں) ان کو حمایت ملی ہے (خواہ براہ‌راست ہو یا بالواسطہ، کھلی ہو یا چھپی ہوئی، کلی ہو یا جزوی) ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے بعض ممبروں سے!!

پرولتاریہ کے پہلے سوشلسٹ انقلاب کے بعد، ایک ملک میں بورژوازی کا تختہ الٹنے کے بعد، اس ملک کا پرولتاریہ بہت دنوں تک بمقابلہ بورژوازی کے کمزور رہتا ہے، محض بورژوازی کے زبردست بین‌اقوامی رابطے کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ اس ملک کے، جہاں بورژوازی کا تختہ الٹا ہے، چھوٹے تجارتی سامان بنانےوالے خودبخود اور متواتر سرمایہ‌داری اور بورژوازی کی بحالی اور نوجیون کرتے ہیں۔ زیادہ طاقتور دشمن کو صرف انتہائی کوشش سے اور دشمنوں کے درمیان ہر ”دراڑ“، کو، خواہ وہ انتہائی چھوٹی ہی کیوں نہ ہو، مختلف ملکوں کی بورژوازی کے درمیان یا الگ الگ ملکوں کے اندر بورژوازی کے مختلف گروہوں یا قسموں کے درمیان مفادات کے ہر تصادم کو لازمی، دقیق، پرفکر، محتاط اور ماہرانہ طور سے استعمال کرکے جیتا جا سکتا ہے اور اسی طرح ہر ایسے امکان سے فائدہ اٹھاکر بھی، خواہ وہ انتہائی کم کیوں نہ ہو، جس سے کثیر تعداد لوگوں کا اتحاد مل سکے چاہے وہ وقتی، مذبذب، غیرمستحکم، غیرمعتبر اور مشروط ہی کیوں نہ ہو۔ جو اس کو نہیں سمجھا ہے وہ مارکس‌ازم کو اور عام طور پر سائنسی اور جدید سوشلزم کو ذرہ برابر نہیں سمجھا ہے۔ جس نے عملی طور پر، کافی مدت کے دوران اور کافی نوع بنوع سیاسی حالات میں، اس حقیقت کو عمل میں لانے کی صلاحیت نہیں ثابت کی ہے اس نے استحصال کرنےوالوں سے ساری محنت کش انسانیت کو آزاد کرانے کی جدوجہد میں انقلابی طبقے کو مدد دینا ابھی نہیں سیکھا ہے۔ اور یہ بات پرولتاریہ کے سیاسی اقتدار جیتنے کے پہلے اور بعد دونوں ادوار سے تعلق رکھتی ہے۔

ہمارا نظریہ کوئی کٹر عقیدہ نہیں ہے بلکہ عمل کے لئے رہنما ہے۔ مارکس اور اینگلس نے (۴۲) کہا ہے۔ کارل کاؤتسکی اور اوٹو باؤیر وغیرہ جیسے "پیٹنٹ،، مارکسیسٹوں کی سب سے بڑی غلطی، سب سے بڑا جرم یہی ہے کہ انھوں نے اس کو نہیں سمجھا اور پرولتاریہ کے انقلاب کے انتہائی اہم لمحات میں اس کو استعمال نہیں کر سکے۔ "سیاسی سرگرمی نیوسکی پروسپکٹ کا فٹ پاتھ (پیٹروگراد کی سب سے بڑی اور بالکل سیدھی سڑک کا صاف، چوڑا اور ہموار فٹ پاتھ) نہیں ہے،،۔ مارکس سے قبل کے دور کے عظیم روسی سوشلسٹ ن۔ گ۔ چرنی شیفسکی (۴۳) نے بھی کہا ہے۔ چرنی شیفسکی کے بعد سے روسی انقلابیوں کو اس حقیقت کے نظرانداز یا فراموش کرنے کی قیمت بے شمار قربانیوں سے ادا کرنی پڑی ہے۔ ہمیں اس کی امکان بھر کوشش کرنا چاہئے کہ مغربی یورپ اور امریکہ میں بائیں بازو کے کمیونسٹ اور مزدور طبقے کے مخلص انقلابی اس سچائی کو پانے کے لئے اتنی بڑی قیمت نہ ادا کریں جتنی کہ پسماندہ روسیوں نے دی ہے۔

روسی انقلابی سوشل ڈیموکریٹوں نے زارشاہی کے زوال تک متعدد بار بورژوا اعتدال پرستوں کی خدمات کو استعمال کیا یعنی ان کے ساتھ بہت سے عملی سمجھوتے کئے اور ۱۹۰۲ء — ۱۹۰۱ء میں، بالشویزم کے ظہور میں آنے سے پہلے "اسکرا،، کے پرانے ایڈیٹوریل بورڈ نے (اس ایڈیٹوریل بورڈ میں پلیخانوف، ایکسیلروڈ، زاسولیچ، مارتوف، پوتریسوف اور میں تھا) بورژوا اعتدال پرستی کے لیڈر استروویے کے ساتھ رسمی سیاسی اتحاد کر لیا (یہ سچ ہے کہ بہت دنوں کے لئے نہیں)، اور ساتھ ہی وہ بورژوا اعتدال پرستی اور مزدور طبقے کی تحریک میں اس کے اثر کی چھوٹی سی نشانی کے خلاف بھی متواتر اور شدید نظریاتی اور سیاسی جدوجہد کرتا رہا۔ بالشویکوں نے بھی ہمیشہ اسی پالیسی کو جاری رکھا۔ ۱۹۰۵ء سے انھوں نے اعتدال پرست بورژوازی اور زارشاہی کے خلاف کسانوں کے ساتھ مزدور طبقے کے اتحاد کی باقاعدگی سے وکالت کی، ساتھ ہی زارشاہی کے خلاف بورژوازی کی حمایت سے کبھی انکار نہیں کیا (مثلاً الکشن کے دوسرے راؤنڈ میں یا دوسری ووٹنگ میں) اور بورژوا انقلابی کسان پارٹی، "سوشلسٹ انقلابیوں،، کے خلاف انتہائی اٹل نظریاتی اور سیاسی جدوجہد بھی نہیں بند کی اور ان کو ایسے پیٹی بورژوا ڈیموکریٹوں کی حیثیت سے

بے نقاب کیا جو اپنے سوشلسٹ ہونے کے بارے میں دروغ گوئی کرتے تھے۔ ۱۹۰۷ء کے دوما کے انتخابات کے دوران بالشویکوں نے، قلیل مدت کے لئے، ''سوشلسٹ انقلابیوں،، کے ساتھ رسمی سیاسی بلاک بنایا۔ ۱۹۰۳ – ۱۲ء کے دوران کئی سال تک ہم منشویکوں سے واحد سوشل ڈیموکریٹک پارٹی میں رسمی طور پر متحد رہے مگر پرولتاریہ میں بورژوا اثر پھیلانےوالے اور موقع پرستوں کی حیثیت سے ان کے خلاف نظریاتی اور سیاسی جدوجہد کبھی نہیں بند کی۔ جنگ کے دوران ہم نے ''کاؤتسکی والوں،،، بائیں بازو کے منشویکوں (مارتوف) اور سوشلسٹ انقلابیوں کے ایک حصے (چیرنوف اور ناتانسون) سے کچھ سمجھوتے کئے، زمروالڈ اور کین تال (۴۴) میں ان کے ساتھ بیٹھے اور مشترکہ مینی فسٹو شایع کئے لیکن ہم نے ''کاؤتسکی والوں،، مارتوف اور چیرنوف (۱۹۱۹ء میں ناتانسون کا انتقال ہو گیا۔ وہ ہم سے بہت قریب تھا اور یہ ''انقلابی کمیونسٹ،، نرودنک (۴۵) ہم سے تقریباً یکجہتی رکھتا تھا) کے خلاف نظریاتی سیاسی جدوجہد نہ کبھی بند کی نہ اس کو کمزور کیا۔ ٹھیک اکتوبر انقلاب کے وقت ہم نے رسمی نہیں بلکہ انتہائی اہم (اور بہت کامیاب) سیاسی بلاک پیٹی بورژوا کسانوں کے ساتھ بنایا اور سوشلسٹ انقلابیوں کے زرعی پروگرام کو کلی طور پر بلا واحد ترمیم کے اپنایا یعنی ہم نے بے شک سمجھوتہ کیا تاکہ کسانوں کے سامنے یہ ثابت کر سکیں کہ ہم ان کو دبانا نہیں بلکہ ان کے ساتھ سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی ہم نے ''بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں،، (۴۶) سے ایک رسمی سیاسی بلاک بنانے اور حکومت میں شرکت کرنے کی تجویز کی (اور جلد ہی اس کو عملی جامہ پہنایا)۔ لیکن انھوں نے بریست کے معاہدے کے بعد ہمارے ساتھ اس بلاک کو ختم کر دیا اور پھر جولائی ۱۹۱۸ء میں ہمارے خلاف بغاوت کی حد تک پہنچ گئے اور بعد میں ہمارے خلاف مسلح جدوجہد تک کی۔

اسی لئے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جرمنی کے بائیں بازووالوں کے جرمن کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی پر حملے، کیونکہ وہ ''انڈپنڈنٹوں،،، (جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی، کاؤتسکی والوں) کے ساتھ بلاک بنانے کا خیال رکھتی ہے، ہمیں قطعی سنجیدہ نہیں معلوم ہوتے اور صاف طور پر ثابت کرتے ہیں کہ ''بائیں بازووالے''

غلطی پر ہیں - ہمارے یہاں روس میں دائیں بازووالے منشویک (کیرینسکی کی حکومت کے شرکا) بھی تھے جو جرمن شیڈمانوں سے مطابقت رکھتے تھے اور بائیں بازووالے منشویک (مارتوف) جو دائیں بازووالے منشویکوں کے مخالف تھے اور جرمن کاؤتسکی والوں سے مطابقت رکھتے تھے - کثیر تعداد مزدوروں کا منشویکوں سے بالشویکوں کی طرف رفتہ‌رفتہ آنا ہم نے ۱۹۱۷ء میں صاف طور سے دیکھا - جون ۱۹۱۷ء میں سوویتوں کی پہلی کل‌روس کانگرس میں ہمارے حق میں ووٹ صرف ۱۳ فیصدی تھے - سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں کی اکثریت تھی - سوویتوں کی دوسری کانگرس میں (۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء، پرانا کیلنڈر) ہمیں ۵۱ فیصدی ووٹ ملے - جرمنی میں مزدوروں کی دائیں سے بائیں کی طرف اسی طرح کی اور بالکل یکساں کشش نے فوراً ہی کمیونسٹوں کو کیوں طاقتور نہیں بنایا بلکہ پہلے بیچ والی "انڈپنڈنٹ"، پارٹی کو، حالانکہ یہ پارٹی نہ تو کبھی اپنا آزاد سیاسی نظریہ اور نہ کوئی آزاد سیاست رکھتی تھی اور صرف شیڈمانوں اور کمیونسٹوں کے درمیان ڈانواں ڈول رہتی تھی؟

ظاہر ہے کہ اس کا ایک سبب جرمن کمیونسٹوں کا غلط طریقۂ کار تھا جن کو چاہئے کہ انتہائی بلاخوف اور ایمانداری سے اس غلطی کو تسلیم کریں اور اس کی تصحیح کریں - غلطی یہ تھی کہ انھوں نے رجعت‌پرست بورژوا پارلیمنٹ اور رجعت‌پرست ٹریڈیونینوں میں شرکت سے انکار کیا، غلطی مشتمل تھی اس "بائیں بازو"، کی طفلانہ بیماری کے بہت سے مظاہر پر جو اب سطح پر آ گئی ہے اور اس کا علاج زیادہ اچھی طرح، زیادہ تیزی کے ساتھ اور پارٹی کی ساخت کے لئے زیادہ کارآمد طور پر کیا جا سکے گا -

صاف ظاہر ہے کہ جرمن "انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی"، اندر سے ہمگون نہیں ہے - پرانے موقع‌پرست لیڈروں (کاؤتسکی، ہلفرڈنگ اور بظاہر بڑی حد تک کریسپین اور لیڈیبور وغیرہ) کے ساتھ ساتھ جنھوں نے سوویت اقتدار اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی اہمیت کو سمجھنے میں اپنی عدم‌صلاحیت، پرولتاریہ کی انقلابی جدوجہد کی رہنمائی کرنے کی عدم‌صلاحیت کو ثابت کر دیا ہے، اس پارٹی میں ایک بایاں بازو، پرولتاری بازو ابھرا ہے اور تیزی سے بڑھ رہا ہے - اس پارٹی کے (جس میں میرے خیال میں ساڑھے سات لاکھ تک ممبر

ہیں ) سیکڑوں ہزاروں ممبر پرولتاری ہیں جو شیڈمان کو چھوڑ کر تیزی کے ساتھ کمیونزم کی طرف آ رہے ہیں۔ یہ پرولتاری "انڈپنڈنٹوں" کی لائپزگ (۱۹۱۹ء) کانگرس میں ہی تیسری انٹرنیشنل سے فوری اور غیرمشروط الحاق کی تجویز پیش کر چکا ہے۔ پارٹی کے اس بازو کے ساتھ "سمجھوتہ" کرنے سے ڈرنا بالکل مضحکہ‌انگیز ہے۔ اس کے برعکس کمیونسٹوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کے ساتھ سمجھوتے کی مناسب شکل تلاش کریں اور اس کو حاصل کریں، ایسے سمجھوتے کی شکل جو ایک طرف اس بازو سے ضروری مکمل اتحاد کو آسان بنائے اور اس میں جلدی کرے اور دوسری طرف انڈپنڈنٹوں کے موقع پرست دائیں بازو کے خلاف کمیونسٹوں کی نظریاتی سیاسی جدوجہد میں کوئی خلل نہ ڈالے۔

غالباً سمجھوتے کی موزوں صورت نکالنا آسان کام نہ ہوگا لیکن صرف کوئی دھوکہ‌باز ہی جرمن مزدوروں اور کمیونسٹوں سے فتح کے "آسان" راستے کا وعدہ کر سکتا ہے۔

سرمایہ‌داری سرمایہ‌داری نہ رہتی اگر "خالص" پرولتاریہ ایسے نوع بنوع عبوری اقسام کے کثیر تعداد لوگوں سے نہ گھرا ہوتا جو پرولتاریہ سے نیم‌پرولتاریہ (جو اپنی محنت کی طاقت کو بیچکر کچھ حد تک روزی کماتے ہیں) کی طرف، نیم‌پرولتاریہ سے چھوٹے کسان کی طرف (اور چھوٹے دستکاروں، کاریگروں اور عام طور پر چھوٹی املاک‌والوں کی طرف)، چھوٹے کسان سے اوسط درجے کے کسان وغیرہ کی طرف جاتے ہیں، اگر پرولتاریہ خود زیادہ ترقی‌یافتہ اور کم ترقی‌یافتہ پرتوں میں تقسیم نہ ہوتا، اگر علاقائی باشندگی، حرفت اور کبھی کبھی مذہب وغیرہ کے لحاظ سے تقسیم نہ ہوتا۔ ان سب باتوں سے ضرورت پیدا ہوتی ہے، مسلمہ ضرورت پیدا ہوتی ہے پرولتاریہ کے ہراول دستے کے لئے، اس کے باشعور حصے کے لئے، کمیونسٹ پارٹی کے لئے کہ وہ پینترےبازی کرے، پرولتاریہ کے مختلف گروہوں، مزدوروں اور چھوٹی املاک‌والے مالکوں کی مختلف پارٹیوں سے صلح جوئی اور سمجھوتے کرے۔ بنیادی بات یہ ہے کہ اس طریقۂ‌کار کو پرولتاریہ کے شعور، انقلابیت، جدوجہد کرنے اور فتح حاصل کرنے کی صلاحیت کی عام سطح کو بلند کرنے کے لئے (نیچا کرنے کے لئے نہیں) استعمال کیا جائے۔ برسبیل تذکرہ اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے

که منشویکوں پر بالشویکوں کی فتح کا نہ صرف ۱۹۱۷ء کے اکتوبر انقلاب تک بلکہ اس کے بعد بھی یہ تقاضہ تھا کہ پینترےبازی، صلح جوئی اور سمجھوتوں کی ان چالوں کو استعمال کیا جائے جو، ظاہر ہے، منشویکوں کے مقابلے میں بالشویکوں کو زیادہ تیز رفتار، مستحکم اور مضبوط بنائیں۔ پیٹی بورژوا ڈیموکریٹ (جن میں منشویک بھی ہیں) لازمی طور پر بورژوازی اور پرولتاریہ کے درمیان، بورژوا ڈیموکریسی اور سوویت نظام کے درمیان، اصلاح پرستی اور انقلابیت کے درمیان، مزدوروں سے محبت اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے خوف وغیرہ کے درمیان ڈگمگاتے رہتے ہیں۔ کمیونسٹوں کا صحیح طریقہ‌ٔکار یہ ہونا چاہئے کہ ان ڈگمگاہٹوں سے فائدہ اٹھایا جائے نہ کہ ان کو نظرانداز کیا جائے۔ فائدہ اٹھانے کے لئے ان عناصر کو تب اور اس حد تک چھوٹ دینی پڑتی ہے جو پرولتاریہ کی طرف جب اور جس حد تک رخ کرتے ہیں، اور ساتھ ہی ان عناصر کے خلاف جدوجہد کی جائے جو بورژوازی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ صحیح طریقہ‌ٔکار اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں منشویکوں کا زیادہ سے زیادہ زوال ہوا اور ہو رہا ہے، جس نے کٹر موقع پرست لیڈروں کو کاٹ کر الگ کر دیا اور ہمارے کیمپ میں بہترین مزدور، پیٹی بورژوا ڈیموکریسی کے بہترین عناصر لایا۔ یہ طویل عمل ہے اور جلدبازی کا یہ فیصلہ کہ ''کوئی سمجھوتہ نہیں، کوئی پینترےبازی نہیں،، صرف انقلابی پرولتاریہ کے اثر کو مضبوط بنانے اور اس کی طاقتوں میں اضافہ کرنے کے لئے مضرت‌رساں ہوگا۔

آخر میں، جرمنی کے ''بائیں بازووالوں،، کی بےشک غلطی معاہدۂ ورسائی (۴۷) کو ماننے سے صاف انکار ہے۔ اس نقطۂ‌نظر کی جتنی زیادہ ''سنجیدگی،، اور ''غرور،، سے، جتنا زیادہ ''فیصلہ کن،، اور قطعی طور سے مثلاً ک۔ ہورنر تشکیل کرتے ہیں، اتنی ہی کم اس میں سمجھداری پائی جاتی ہے۔ بین‌اقوامی پرولتاری انقلاب کے موجودہ حالات میں ''قومی بالشویزم،، (لاؤفنبیرگ اور دوسروں) کی بین لغویات کی مذمت کرنا ہی کافی نہیں ہے جو اتحاد ثلاثہ کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جرمن بورژوازی کے ساتھ بلاک بنانے کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ ماننے سے انکار کرنا قطعی غلط طریقۂ‌کار ہوگا کہ سوویت جرمنی کو (اگر جرمن سوویت ریپلک جلد

نمودار ہوئی) کچھ مدت کے لئے معاہدۂ ورسائی کو تسلیم کرنا اور اس کے سامنے جھکنا ہی پڑیگا۔ اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ انڈپنڈنٹ ان حالات میں معاہدۂ ورسائی پر دستخط کا مطالبہ کرنے میں صحیح تھے جب شیڈمان جیسے لوگ برسرحکومت تھے، جب ابھی ہنگری میں سوویت حکومت کا تختہ نہیں الٹا گیا تھا اور جب اس کا امکان تھا کہ وی‌آنا میں سوویت انقلاب سوویت ہنگری کی حمایت کریگا۔ اس وقت ”انڈپنڈنٹوں“ کی چالیں اور پینترےبازیاں بہت بری تھیں کیونکہ انھوں نے شیڈمان جیسے غداروں کی جوابدہی کم‌وبیش اپنے سر لے لی اور شیڈمان‌والوں کے خلاف شدید (اور ٹھنڈے دل سے) طبقاتی جنگ کے نقطۂ نظر سے ہٹ کر وہ ”غیرطبقاتی“ یا ”ماورائے طبقاتی“ نقطۂ نظر تک لنڈھک گئے۔

تو اب صورت‌حال صاف طور پر یہ ہے کہ جرمنی کے کمیونسٹوں کو یہ وعدہ کرکے کہ کمیونزم کی فتح کی صورت میں معاہدۂ ورسائی کو لازمی اور اٹل طور پر مسترد کر دیا جائیگا، اپنے ہاتھ نہ باندھ لینا چاہئے۔ یہ حماقت ہوگی۔ ان کو یہ کہنا چاہئے: شیڈمان اور کاؤتسکی‌والوں نے سوویت روس سے، سوویت ہنگری سے اتحاد کے معاملے میں رکاوٹ ڈال کر (جزوی طور پر بالکل تباہ کرکے) متعدد غدارانہ کام کئے ہیں۔ ہم کمیونسٹ ایسے اتحاد کو آسان بنانے اور اس کی تیاری کے لئے ہر ذریعہ استعمال کریں گے، علاوہ‌برین معاہدۂ ورسائی کو مسترد کرنا اور وہ بھی فوراً، ہم پر بالکل فرض نہیں ہے۔ کامیابی کے ساتھ اس کو مسترد کرنے کا انحصار نہ صرف جرمنی میں بلکہ سوویت تحریک کی بین‌اقوامی کامیابیوں پر ہے۔ اس تحریک میں شیڈمان اور کاؤتسکی‌والوں نے گڑبڑ کیا اور ہم نے اس کی مدد کی۔ یہی معاملے کا سارا نچوڑ ہے، یہی اختلاف کی جڑ ہے۔ اور اگر ہمارے طبقاتی دشمنوں، استحصال کرنے والوں اور ان کے پٹھو، شیڈمانوں اور کاؤتسکی‌والوں نے جرمن اور بین‌اقوامی سوویت تحریک کو مضبوط بنانے، جرمن اور بین‌اقوامی سوویت انقلاب کو مضبوط بنانے کے بہت سے امکانات کو ہاتھ سے جانے دیا تو وہ موردالزام ہیں۔ جرمنی میں سوویت انقلاب بین‌اقوامی سوویت تحریک کو مضبوط بنائیگا جو معاہدۂ ورسائی کے خلاف اور عام طور پر بین‌اقوامی سامراج کے خلاف سب سے مضبوط گڑھ (اور واحد معتبر، ناقابل تسخیر اور عالمی طاقت

رکھنے والا گڑھا) ہے۔ سامراج سے کچلے ہوئے دوسرے ملکوں کو سامراج کے جوئے سے نجات دلانے کے سوالات کے ہوتے ہوئے معاہدۂ ورسائی سے نجات کو قطعی، اٹل اور فوری ترجیح دینا انقلابی بین اقوامیت نہیں گھٹیا درجے کی قوم پرستی ہے (جو کاؤتسکی، ہلفرڈنگ، اوٹو باؤیر اینڈ کمپنی والوں کو ہی زیب دیتی ہے)۔ یورپ کے کسی بھی بڑے ملک میں، جن میں جرمنی بھی شامل ہے، بورژوازی کا تختہ الٹنا بین اقوامی انقلاب کے لئے اتنا مفید ہے کہ اس کے لئے، اگر ضرورت ہو، تو معاہدۂ ورسائی کے وجود کو زیادہ مدت تک برقرار رکھا جا سکتا ہے اور رکھنا چاہئے۔ اگر روس تنہا انقلاب کے فائدے کے لئے معاہدۂ بریست کو چند مہینوں تک برداشت کر سکا تو اس میں کوئی ناممکن بات نہیں ہے کہ سوویت جرمنی سوویت روس سے متحد ہو کر انقلاب کے فائدے کے لئے معاہدۂ ورسائی کے وجود کو زیادہ مدت تک برداشت کرے۔

فرانس اور برطانیہ وغیرہ کے سامراجی جرمن کمیونسٹوں کو بھڑکا اور پھنسا رہے ہیں: ''کہو، کہ تم معاہدۂ ورسائی پر دستخط نہیں کروگے''۔ اور بائیں بازو کے کمیونسٹ بچوں کی طرح اس جال میں پھنس جاتے ہیں جو ان کے لئے بچھایا گیا ہے بجائے اس کے کہ وہ اس مکار اور فی الوقت زیادہ طاقتور دشمن کے خلاف چال چلیں، بجائے اس کے کہ اس سے کہیں ''اب ہم معاہدۂ ورسائی پر دستخط کرینگے''۔ پہلے سے اپنے ہاتھ بندھوا لینا، دشمن سے صاف کہدینا جو اس وقت ہم سے بہتر مسلح ہے کہ ہم اس سے لڑیں گے اور کب لڑیں گے، انقلابیت نہیں حماقت ہے۔ ایسے وقت جنگ چھیڑنا جب وہ صاف طور پر ہمارے لئے نہیں بلکہ دشمن کے حق میں مفید ہو، جرم ہے اور انقلابی طبقے کے ایسے سیاست داں کہیں بھی کارآمد نہیں ہو سکتے، جو ''پینترے بازی، صلح جوئی اور سمجھوتے'' نہ کر سکتے ہوں تاکہ جانی بوجھی غیرمناسب جنگ سے بچا جا سکے۔

## (۹)

## برطانیہ میں ''بائیں بازو'' کا کمیونزم

برطانیہ میں ابھی کمیونسٹ پارٹی تو نہیں ہے لیکن مزدوروں کے درمیان ایک تازہ، وسیع، طاقتور اور تیزی سے بڑھتی ہوئی کمیونسٹ

تحریک ہے جو بجا طور پر خوشکن امیدوں کی حامل ہے۔ کچھ ایسی سیاسی پارٹیاں اور تنظیمیں ہیں ("برطانوی سوشلسٹ پارٹی"، (۳۸)، "سوشلسٹ لیبر پارٹی"، "جنوبی ویلس کی سوشلسٹ سوسائٹی"، "ورکرس سوشلسٹ فیڈریشن" (۳۹)) جو کمیونسٹ پارٹی بنانا چاہتی ہیں اور اس کے بارے میں آپس میں بات‌چیت کر رہی ہیں۔ اخبار "ورکرس ڈریڈناوٹ" (۵۰) (جلد ۶، شمارہ ۴۸، ۲۱ فروری ۱۹۲۰ء) میں جو متذکرہ بالا تنظیموں میں سے آخرالذکر کا ہفتہ‌وار ترجمان ہے اس کی ایڈیٹر کامریڈ سیلویا پانکھرسٹ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "کمیونسٹ پارٹی کی طرف"۔ اس مضمون میں اس بات‌چیت کے بارے میں بتایا گیا ہے جو چاروں متذکرہ تنظیموں کے درمیان متحدہ کمیونسٹ پارٹی بنانے کے بارے میں تیسری انٹرنیشنل سے الحاق، پارلیمانیت کے بجائے سوویت نظام اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو تسلیم کرنے کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔ متحدہ کمیونسٹ پارٹی فوراً بنانے میں سب سے بڑی رکاوٹ پارلیمنٹ میں شرکت اور اس بارے میں اختلاف‌رائے ہے کہ آیا نئی کمیونسٹ پارٹی کو پرانی، ٹریڈیونین‌والی، موقع‌پرست اور سوشل شاونسٹ لیبر پارٹی سے الحاق کرنا چاہئے جو زیادہ‌تر ٹریڈیونینوں پر مشتمل ہے۔ "ورکرس سوشلسٹ فیڈریشن" اور اسی طرح "سوشلسٹ لیبر پارٹی"* نے پارلیمانی انتخابوں اور پارلیمنٹ میں حصہ لینے کی اور "لیبر پارٹی" سے الحاق کی بھی مخالفت کی ہے۔ ان سب باتوں میں وہ برطانوی سوشلسٹ پارٹی کے سارے یا زیادہ‌تر ممبروں سے اختلاف رکھتے ہیں جو ان کی نگاہ میں برطانیہ میں "کمیونسٹ پارٹیوں کا دایاں بازو" ہے (صفحہ ۵، سیلویا پانکھرسٹ کا متذکرہ بالا مضمون)۔

اس طرح بنیادی تقسیم وہی ہے جو جرمنی میں ہے، ان شکلوں کے زبردست فرق کے باوجود جن میں اختلافات (جرمنی میں یہ شکل برطانیہ کے مقابلے میں "روسی" سے زیادہ قریب ہے) اور دوسری چیزوں کا اظہار ہوتا ہے۔ اب ہمیں "بائیں بازووالوں" کی دلیلوں کو دیکھنا چاہئے۔

---

* میرے خیال میں یہ پارٹی لیبر پارٹی سے الحاق کے خلاف ہے لیکن پارلیمنٹ میں شرکت کی مخالفت اس کے تمام ممبر نہیں کرتے۔

پارلیمنٹ میں شرکت کے سوال کے بارے میں کامریڈ سیلویا پانکھرسٹ نے اسی شمارہ میں شایع‌شدہ گلاخر (W. Gallacher) کے ایک مضمون کا حوالہ دیا ہے جنھوں نے گلاسگو کی ,, اسکاٹ‌لینڈ کی مزدوروں کی کونسل ،، کی طرف سے لکھا ہے :

,, یہ کونسل ،، انھوں نے لکھا ہے ,, قطعی پارلیمنٹ کے خلاف ہے اور اس کے پیچھے مختلف سیاسی تنظیموں کے بائیں بازو ہیں۔ ہم اسکاٹ‌لینڈ میں انقلابی تحریک کے نمائندے اس کے لئے کوشاں ہیں کہ صنعتوں میں (پیداوار کی مختلف شاخوں میں) انقلابی تنظیمیں اور کمیونسٹ پارٹی قائم کریں جس کی بنیاد سارے ملک میں سماجی کمیٹیوں پر ہو۔ بہت دنوں سے ہم پارلیمانیت کے سرکاری حامیوں سے جھگڑتے رہے۔ ہم نے ان کے خلاف علانیہ اعلان جنگ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور وہ ہم پر علانیہ حملہ کرنے سے ڈرتے ہیں۔

,, لیکن یہ صورت حال زیادہ دن تک نہیں رہ سکتی۔ سارے محاذ پر ہماری فتح ہو رہی ہے۔

,,اسکاٹ‌لینڈ میں انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی کے عام ممبروں میں پارلیمنٹ کے خیال کی ناپسندیدگی برابر بڑھتی جا رہی ہے اور اسکی تقریباً ہر شاخ سوویتوں (انگریزی تحریر میں روسی لفظ کا استعمال) یا مزدوروں کی کونسلوں کی حمایت کر رہی ہے۔ یہ واقعی ان حضرات کے لئے بڑی اہم بات ہے جو سیاست کو پیشہ سمجھتے ہیں اور اپنے ممبروں کو پارلیمانیت کے آغوش میں واپس لانے کے لئے ہر امکانی طریقہ استعمال کر رہے ہیں۔ انقلابی رفیقوں کو اس گروہ کی کوئی حمایت نہ کرنا چاھئے (سب الفاظ مصنف کے خط‌کشیدہ ہیں)۔ یہاں ہماری جدوجہد سخت ہوگی۔ اس کی ایک سب سے بری صورت ان لوگوں کی غداری ہوگی جن کے لئے ذاتی اغراض بمقابلہ انقلاب کے زیادہ ترغیبی طاقت رکھتے ہیں۔ پارلیمانیت کی کسی طرح حمایت صرف اس بات میں مدد کرتی ہے کہ اقتدار ہمارے برطانوی شیڈمانوں اور نوسکیوں کے ھاتھ میں آجائے۔ ھنڈرسن، کلائنس (Clynes) اینڈ کمپنی انتہائی رجعت‌پرست ہیں۔ سرکاری انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی، بورژوا

اعتدال‌پرستوں کے کنٹرول میں زیادہ سے زیادہ ہوتی جا رہی ہے جنھوں نے حضرات میکڈانلڈ، اسنوڈین اینڈ کمپنی کے کیمپ میں اپنا ''روحانی گھر،، پا لیا ہے۔ سرکاری انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی تیسری انٹرنیشنل کے سخت خلاف ہے اور کثیر تعداد لوگ اس کے حق میں ہیں۔ پارلیمانی موقع‌پرستوں کی کسی بھی حمایت کا مطلب متذکرہ بالا حضرات کے ہاتھوں میں کھیلنا ہے۔ یہاں برطانوی سوشلسٹ پارٹی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہاں ضرورت ایک صحت‌مند انقلابی صنعتی تنظیم کی ہے اور ایک کمیونسٹ پارٹی کی جو صاف، ٹھیک ٹھیک معین اور سائنسی بنیادوں پر کام کرے۔ اگر ہمارے رفیق ان دونوں کو بنانے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں تو ہم ان کی مدد خوشی سے قبول کریں گے اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو خدا کے واسطے وہ دور ہی رہیں اگر وہ ان رجعت‌پرستوں کی حمایت کرکے انقلاب سے غداری نہیں کرنا چاہتے جو اتنے اشتیاق کے ساتھ پارلیمانی ''اعزاز،، (؟ — سوالیہ نشان مصنف کا ہے) کے لئے بےتاب ہیں اور جو یہ ثابت کرنے کے مشتاق ہیں کہ وہ اسی مؤثر طریقے سے حکمرانی کر سکتے ہیں جیسے خود ''مالک،، یعنی طبقاتی سیاست داں کرتے ہیں۔،،

میری رائے میں ایڈیٹر کے نام یہ خط ان نوجوان کمیونسٹوں یا عام مزدوروں کی مزاجی کیفیت اور نقطۂ نظر کا بخوبی اظہار کرتا ہے جو ابھی ابھی کمیونزم کی طرف جانے لگے ہیں۔ یہ مزاجی کیفیت بڑی حد تک خوشکن اور بیش قیمت ہے۔ اس کی قدر کرنے اور حمایت کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے کیونکہ اس کے بغیر برطانیہ میں اور کسی بھی ملک میں پرولتاری انقلاب کی فتح کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگوں کی، جو عوام کی اس مزاجی کیفیت کی عکاسی کر سکتے ہیں اور ایسی مزاجی کیفیت (جو اکثر معطل، خوابیدہ، غیر شعوری اور پوشیدہ ہوتی ہے) عوام میں پیدا کر سکتے ہیں، بچاؤ کرنا چاہئے اور توجہ کے ساتھ ہر طرح کی مدد دینی چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی ان سے براہ راست اور بلاتکلف کہنا چاہئے کہ عظیم انقلابی جدوجہد میں عوام کی رہنمائی کے لئے بذات خود مزاجی کیفیت کافی نہیں ہوتی اور بعض غلطیاں، جو انقلاب سے نہایت وفادار لوگ کرنے والے ہیں یا کر

رہے ہیں ، انقلاب کے کاز کے لئے مضرت‌رساں ہو سکتی ہیں ۔ ایڈیٹر کے نام کامریڈ گلاخر کا خط بلاشبہ ان سب غلطیوں کی جڑ کو دکھاتا ہے جو جرمنی کے ”بائیں بازو“ کے کمیونسٹ کر رہے ہیں اور جو روس کے ”بائیں بازو“ کے بالشویکوں نے ۱۸ – ۱۹۰۸ء میں کی تھیں ۔

خط لکھنے‌والے کا دل بورژوا ”طبقاتی سیاست‌دانوں“ کے خلاف بلند اور پرولتاری نفرت (جو بہرحال نہ صرف پرولتاریوں کی بلکہ سب محنت‌کشوں کی ، جرمن اصطلاح کے مطابق ”چھوٹے لوگوں“ کی سمجھ میں بھی آتی ہے اور عزیز بھی ہے) سے لبریز ہے ۔ کچلے ہوئے اور استحصال کے شکار لوگوں کے نمائندے میں یہ نفرت واقعی ”ہر طرح کی دانائی کی ابتدا“ ہے ، کسی بھی سوشلسٹ اور کمیونسٹ تحریک اور اس کی کامیابی کی بنیاد ہے ۔ لیکن خط لکھنے‌والے نے بظاہر یہ بات پیش‌نظر نہیں رکھی کہ سیاست وہ سائنس اور آرٹ ہے جو آسمان سے نہیں نازل ہوتا اور مفت بھی نہیں نصیب ہوتا اور اگر پرولتاریہ بورژوازی پر فتح حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو خود اپنے ، پرولتاری ، ”طبقاتی سیاست‌داں“ تیار کرنا چاہئے اور ایسے جو بورژوا سیاست‌دانوں سے کم‌تر نہ ہوں ۔

خط لکھنے‌والا یہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ پارلیمنٹ نہیں بلکہ صرف مزدوروں کی سوویتیں پرولتاریہ کے مقاصد حاصل کرنے کا آلہ ہو سکتی ہیں اور واقعی جو لوگ اس کو ابھی تک نہیں سمجھے ہیں وہ سخت رجعت‌پرست ہیں چاہے وہ انتہائی صاحب علم ، انتہائی تجربے‌کار سیاست‌داں ، انتہائی پرخلوص سوشلسٹ ، بہت پڑھے لکھے مارکسیسٹ ، انتہائی ایماندار شہری اور صاحب خاندان کیوں نہ ہوں ۔ لیکن خط لکھنے‌والے نے یہ پوچھا تک نہیں ، اس کو اس بارے میں سوال کرنے کی ضرورت کا خیال بھی نہیں آیا کہ کیا پارلیمنٹ پر سوویتوں کی فتح حاصل کی جا سکتی ہے ، ”سوویت“ سیاست‌دانوں کو پارلیمنٹ میں بھیجے بغیر ؟ اندر سے پارلیمانیت میں انتشار پیدا کئے بغیر ؟ پارلیمنٹ کو برطرف کرنے کے لئے سوویتوں کے آئندہ فریضے کی کامیابی کے لئے پارلیمنٹ کے اندر ہی تیاری کئے بغیر ؟ پھر بھی خط لکھنے‌والے نے بالکل صحیح خیال کا اظہار کیا ہے کہ برطانیہ میں کمیونسٹ پارٹی کو سائنسی بنیادوں پر کام کرنا چاہئے ۔ سائنس کا تقاضہ ہے : اول ، تو دوسرے ملکوں کے تجربے کو پیش نظر رکھنا ، خصوصاً ، اگر

دوسرے ملکوں کو، جو سرمایہ‌دار بھی ہیں، اسی طرح کا تجربہ ہو رہا ہے یا تھوڑے دن ہوئے ہو چکا ہے - دوسرے، تمام ان طاقتوں، گروہوں، پارٹیوں، طبقوں اور کثیر تعداد لوگوں کو پیش‌نظر رکھنا چاہئے جو اس ملک کے اندر سرگرم عمل ہوں اور یہ بھی کہ پالیسی کا تعین محض ایک گروہ یا پارٹی کی خواہشوں اور خیالات، شعور کے درجے اور جدوجہد کے لئے تیاری کی بنا پر نہ ہونا چاہئے -

یہ سچ ہے کہ ہنڈرسن، کلائنس، میکڈانلڈ اور اسنوڈین جیسے لوگ انتہائی رجعت‌پرست ہیں - اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ وہ اقتدار اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں (لیکن بورژوازی کے ساتھ ایتلاف کو ترجیح دیتے ہوئے)، وہ پرانے بورژوا ڈھرے کے مطابق "حکمرانی" کرنا چاہتے ہیں، اور جب وہ برسر اقتدار ہوں گے تو وہ شیڈمان اور نوسکے جیسے لوگوں کے طور طریقے اختیار کریں گے - یہ سب سچ ہے - لیکن اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ ان کی حمایت کرنا انقلاب سے غداری ہے، اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ انقلاب کے مفاد میں مزدور طبقے کے انقلابی ان حضرات کی کچھ حد تک پارلیمانی حمایت کریں - اس خیال کی وضاحت کے لئے میں دو موجودہ برطانوی سیاسی دستاویزوں کا حوالہ دوں گا: (۱) ۱۸ مارچ ۱۹۲۰ء کی وزیراعظم لائڈ جارج کی تقریر (۱۹ مارچ ۱۹۲۰ء کے اخبار "The Manchester Guardian" کے بیان کے مطابق) اور (۲) "بائیں بازو" کی کمیونسٹ، کامریڈ سیلویا پانکھرسٹ کی دلیلیں متذکرہ بالا مضمون میں -

اپنی تقریر میں لائڈ جارج نے ایسکویتھ (جس کو خاص طور سے جلسے میں مدعو کیا گیا تھا لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا) اور ان لبرلوں (liberals) سے بحث کی تھی جو کنسرویٹیو پارٹی سے ایتلاف نہیں کرنا چاہتے ہیں بلکہ لیبر پارٹی سے قریب کے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں - (ایڈیٹر کے نام کامریڈ گلاخر کے متذکرہ بالا خط میں بھی ہم نے اس واقعہ کی طرف اشارہ دیکھا کہ لبرل لوگ انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی میں جا رہے ہیں) - لائڈ جارج نے یہ ثابت کیا کہ لبرلوں کا کنسرویٹیوں کے ساتھ ایتلاف ضروری ہے اور وہ بھی مضبوط، ورنہ لیبر پارٹی کے جیت‌جانے کا امکان ہے جس کو لائڈ جارج سوشلسٹ "پکارنا بہتر سمجھتے ہیں" اور جو ذرائع پیداوار کی "اجتماعی ملکیت" کے لئے کوشاں ہے - "فرانس میں اس کو کمیونزم کہتے تھے"-

برطانوی بورژوازی کے لیڈر نے اپنے سامعین لبرل پارلیمانی پارٹی کے ممبران سے عام فہم طریقے سے وضاحت کی جو غالباً اس کو ابھی تک نہیں جانتے تھے ، - ,, جرمنی میں اس کو سوشلزم کا نام دیا گیا ، روس میں اس کو بالشویزم کہتے ہیں ،، - لائڈ جارج نے وضاحت کی کہ لبرلوں کے لئے یہ ناقابل قبول ہے کیونکہ لبرل اصولی طور پر نجی ملکیت کے حق میں ہیں - ,, تمدن خطرے میں ہے ،، مقرر نے اعلان کیا اور اسی لئے لبرلوں اور کنسرویٹیووں کو متحد ہو جانا چاہئے ...

,, ... اگر آپ زرعی علاقوں کو جائیں ،، لائڈ جارج نے کہا ,, میں مانتا ہوں کہ آپ وہاں پہلے کی طرح اب بھی پارٹیوں کی بنیاد پر پرانی تفریقات پائیں گے - وہاں خطرہ دور ہے - وہاں کوئی خطرہ نہیں ہے - لیکن جب معاملہ دیہاتی علاقوں تک پہنچ جائے گا تو وہاں بھی اتنا ہی بڑا خطرہ ہوگا جتنا بعض صنعتی علاقوں میں ہے - ہمارے ملک میں ۸۰ فیصدی لوگ صنعت‌وتجارت میں لگے ہیں اور مشکل سے ۲۰ فیصدی زراعت میں - یہ ایک ایسی صورت‌حال ہے جس کو میں متواتر پیش‌نظر رکھتا ہوں جب میں اس خطرے کا خیال کرتا ہوں جو مستقبل میں ہمارے لئے ہے - فرانس میں کاشتکاروں کی آبادی ہے اور وہاں آپ کو معینہ خیالات کی ٹھوس بنیاد ملتی ہے جو بہت تیزی سے حرکت میں نہیں آتی ہے اور جس کو انقلابی تحریک آسانی سے نہیں اکسا سکتی - ہمارے ملک میں معاملے کی صورت مختلف ہے - ہمارے ملک میں دنیا کے کسی دوسرے ملک کے بمقابلہ الٹ پلٹ کرنا آسان ہے اور اگر اس نے ڈگمگانا شروع کیا تو متذکرہ سبب کی بنا پر دوسرے ملکوں کے بمقابلہ یہاں تباہی زیادہ سخت ہوگی - ،،

اس سے قاری دیکھ سکتا ہے کہ مسٹر لائڈ جارج نہ صرف بہت عقلمند ہیں بلکہ انہوں نے مارکسیسٹوں سے بہت کچھ سیکھا ہے اور لائڈ جارج سے سیکھنا ہمارے لئے بھی کوئی گناہ نہیں ہے -

بحث کا یہ قصہ بھی کافی دلچسپ ہے جو لائڈ جارج کی تقریر کے بعد ہوا :

,, مسٹر وولیس ( Wallace ) ، ممبر پارلیمنٹ : میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعظم صنعتی علاقوں میں صنعتی

مزدوروں پر اپنی پالیسی کے کیا نتائج دیکھتے ہیں جن میں سے بہت زیادہ اس وقت لبرل ہیں اور جن سے ہم کو بہت زیادہ حمایت ملتی ہے۔ کیا اس کا امکانی نتیجہ یہ نہ ہوگا کہ لیبر پارٹی کی طاقت ان مزدوروں کی حمایت سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی جو اس وقت ہمارے پرخلوص حامی ہیں ؟

<u>وزیر اعظم :</u> میرا خیال بالکل مختلف ہے۔ یہ واقعہ کہ لبرل آپس میں لڑ رہے ہیں بلاشبہ لبرلوں کی بہت بڑی تعداد کو ناامیدی کی وجہ سے لیبر پارٹی کی طرف ڈھکیلتا ہے جس میں اب لبرلوں کی کافی تعداد ہے جو بڑی خوبیوں کے لوگ ہیں اور جو اب حکومت کو بدنام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کا نتیجہ بلاشبہ یہ ہے کہ لیبر پارٹی کے حق میں پبلک کے خیالات کافی مضبوط ہو رہے ہیں۔ پبلک کی رائے ان لبرلوں کی طرف نہیں مڑ رہی ہے جو لیبر پارٹی کے باہر ہیں بلکہ لیبر پارٹی کی طرف جا رہی ہے۔ ضمنی الکشن نے اس کو دکھایا ہے۔''

برسبیل تذکرہ یہ کہنا ہے کہ یہ بحث خاص طور سے دکھاتی ہے کہ بورژوازی کے انتہائی عقلمند لوگ کتنے الجھ گئے ہیں اور ناقابل تلافی حماقتیں کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی میں بورژوازی کی بربادی لکھی ہے۔ ہمارے لوگ حماقتیں بھی کر سکتے ہیں (یہ سچ ہے، بشرطیکہ یہ حماقتیں بہت بڑی نہ ہوں اور وہ بروقت صحیح کر لی جائیں) اور پھر بھی آخر میں وہ فتح یاب ہوں گے۔

دوسری سیاسی دستاویز — ''بائیں بازو'' کی کمیونسٹ کامریڈ سیلویا پانکھرسٹ کی مندرجہ ذیل دلیل ہے :

''کامریڈ انکپین (برطانوی سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری) لیبر پارٹی کو ''مزدور طبقے کی تحریک کی خاص تنظیم'' کہتے ہیں۔ برطانوی سوشلسٹ پارٹی کے ایک اور ممبر نے تیسری انٹرنیشنل کی کانفرنس میں برطانوی سوشلسٹ پارٹی کے نظرئے کا اظہار اور زیادہ زوروں میں کیا۔ انہوں نے کہا : ''ہم لیبر پارٹی کو منظم مزدور طبقے کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔''

"لیبر پارٹی کے بارے میں اس خیال سے ہم متفق نہیں ہیں۔ لیبر پارٹی کی تعداد بہت کثیر ہے، اگرچہ اس کے ممبر کافی حد تک نکھٹو اور بے اعمنا ہیں اور ان مزدوروں اور مزدورنیوں پر مشتمل ہیں جو ٹریڈ یونین میں اس لئے شامل ہو گئے ہیں کہ ان کے ورکشاپ کے ساتھی ٹریڈیونین والے ہیں اور اس لئے بھی کہ وہ الاؤنس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

"لیکن ہم تسلیم کرتے ہیں کہ لیبر پارٹی میں کثیر تعداد ممبروں کی وجہ یہ واقعہ بھی ہے کہ وہ ایسے مکتب فکر کی قائم کی ہوئی ہے جس کی حدوں سے برطانوی مزدور طبقہ ابھی آگے نہیں بڑھا ہے اگرچہ لوگوں کے ذہن میں زبردست تبدیلیاں پک رہی ہیں جو جلد ہی اس صورت‌حال کو بدل دیں گی...

"... برطانیہ کی لیبر پارٹی، دوسرے ملکوں کی سماجی محب‌وطن تنظیموں کی طرح سماج کے قدرتی ارتقا کے دوران لازمی طور پر برسر اقتدار آئے گی۔ کمیونسٹوں کا کام ایسی طاقتوں کا بنانا ہے جو سماجی محب‌وطنوں کا تختہ الٹ دیں۔ ہمیں اپنے ملک میں اس کام میں نہ تو تاخیر کرنی چاہئے اور نہ ہچکچانا چاہئے۔

"ہمیں اپنی توانائی لیبر پارٹی کی طاقت میں اضافہ کرکے نہ ضایع کرنا چاہئے۔ اس کا تو برسراقتدار آنا لازمی ہے۔ ہمیں اپنی طاقتیں کمیونسٹ تحریک کے قیام پر مرکوز کرنی چاہئیں جو اس پر فتح حاصل کرے گی۔ لیبر پارٹی جلد حکومت سنبھالے گی۔ انقلابی حزب مخالف کو اس پر حملہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے..."

اس طرح لبرل بورژوازی صدیوں کے تاریخی تجربے سے مقدس (استحصال کرنےوالوں کی) "دو پارٹیوں" والے نظام سے، جو استحصال کرنےوالوں کے لئے غیرمعمولی طور پر موزوں ہے، انکار کرتی ہے اور اپنی طاقتوں کو متحد کرنا ضروری سمجھتی ہے تاکہ لیبر پارٹی کے خلاف جدوجہد کی جائے۔ لبرلوں کا کچھ حصہ، ڈوبتے ہوئے جہاز کے چوہوں کی طرح لیبر پارٹی کی طرف بھاگا آ رہا ہے۔ بائیں بازو کے کمیونسٹ لیبر پارٹی کا برسر اقتدار آنا ناگزیر سمجھتے ہیں اور یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس وقت وہ مزدوروں کی اکثریت رکھتی ہے۔ وہ

اس سے ایسا عجیب نتیجہ اخذ کرتے ہیں جس کو سیلویا پانکورسٹ نے اس طرح پیش کیا ہے :

"کمیونسٹ پارٹی کو سمجھوتے نہ کرنا چاہئیے ... اس کو اپنا نظریہ خالص اور اپنی آزادی کو اصلاح پرستی سے بےداغ رکھنا چاہئیے۔ اس کا مشن آگے بڑھنا ہے، ٹھہرنا اور راستے سے ہٹنا نہیں، کمیونسٹ انقلاب کے راستے پر سیدھے جانا ہے۔"

اس کے برعکس، اس واقعہ سے کہ برطانوی مزدوروں کی اکثریت برطانوی کیرینسکیوں اور شیندمانوں کے پیچھے چل رہی ہے اور ابھی اس کو ان لوگوں پر مشتمل حکومت کا تجربہ نہیں ہوا ہے، ایسا تجربہ جو روس اور جرمنی میں کثیر تعداد مزدوروں کے کمیونزم کی طرف جانے کے لئے ضروری تھا، یہ نتیجہ بلاشبہ برآمد ہوتا ہے کہ برطانوی کمیونسٹوں کو پارلیمانیت میں شرکت کرنا چاہئیے، پارلیمنٹ کے اندر سے کثیر تعداد مزدوروں کو عملی طور پر ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں کی حکومت کے نتائج دیکھنے میں مدد دینی چاہئیے، ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں کو لائڈ جارج اور چرچل کے اتحاد کو شکست دینے میں مدد دینی چاہئیے۔ اس سے مختلف اقدام کا مطلب انقلاب کے کام کو مشکل بنانا ہے کیونکہ مزدور طبقے کی اکثریت کے خیالات میں تبدیلی کے بغیر انقلاب ممکن نہیں ہے اور یہ تبدیلی عوام کا سیاسی تجربہ پیدا کرتا ہے محض پروپیگنڈا کبھی نہیں پیدا کرتا۔ "بغیر سمجھوتوں کے آگے بڑھو، راستے سے نہ ہٹو" — یہ نعرہ صاف طور پر غلط ہے اگر اس کو مزدوروں کی بےطاقت اقلیت عمداً یہ جانتے ہوئے دیتی ہے (یا جس کو بہر نوع یہ جاننا چاہئیے) کہ لائڈ جارج اور چرچل پر ہنڈرسن اور اسنوڈین کی فتح کی حالت میں اکثریت مختصر عرصے کے دوران ہی اپنے لیڈروں سے مایوس ہو جائےگی اور کمیونزم کی حمایت کرنے لگےگی (یا بہرنوع وہ کمیونسٹوں کی طرف غیرجانبداری یا زیادہتر خیرسگالانہ غیرجانبداری کا رویہ اختیار کرےگی)۔ یہ بالکل اس طرح ہے جیسے دس ہزار سپاہی لڑائی میں پچاس ہزار دشمنوں کے خلاف کود پڑیں جبکہ ان کے لئے "ٹھہرنا"، "راستے سے ہٹنا"، حتی کہ "سمجھوتہ کر لینا" بھی ٹھیک ہوتا تاکہ ایک لاکھ کی کمک آنے کا وقت مل

سکے جو فوراً میدان جنگ میں نہیں اتر سکتی - یہ دانشورانہ بچپن ہے ، انقلابی طبقے کا سنجیدہ طریقۂ کار نہیں ہے -

انقلاب کا بنیادی قانون جس کی سارے انقلابوں نے اور خصوصاً بیسویں صدی میں روس کے تین انقلابوں نے تصدیق کی ہے ، یہ ہے : انقلاب کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ استحصال اور ظلم وتشدد کے شکار عوام کو یہ شعور ہو جائے کہ وہ پرانے طریقے سے زندگی نہیں بسر کر سکتے اور وہ تبدیلی کا مطالبہ کریں - انقلاب کے لئے یہ ضروری ہے کہ استحصال کرنےوالے پرانے طریقے سے زندگی نہ گذار سکیں اور حکمرانی نہ کر سکیں - صرف اس وقت جبکہ '' نچلے طبقات '' پرانے کو نہ چاہیں اور '' اوپری طبقے '' پرانے طریقے سے تھام نہ سکیں ، صرف اسی وقت انقلاب فتحیاب ہو سکتا ہے - اس صداقت کا اظہار دوسرے الفاظ میں یوں کیا جا سکتا ہے : انقلاب بلا کل قومی بحران کے ( جو استحصال کے شکار اور استحصال کرنےوالوں پر بھی اثرانداز ہو ) ناممکن ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ انقلاب کے لئے ضرورت ہے ، اول ، مزدوروں کی اکثریت ( یا بہر صورت زیادہ‌تر طبقاتی باشعور ، بافکر اور سیاسی طور پر سرگرم عمل مزدور ) پوری طرح انقلاب کی ضرورت کو سمجھے اور اس کے لئے جان تک دینے کو تیار ہو - دوسرے یہ کہ حکمراں طبقوں کو حکومت میں ایسے بحران سے گذرنا پڑے جو انتہائی پسماندہ عوام کو بھی سیاست میں گھسیٹ لے ( ہر حقیقی انقلاب کی علامت یہ ہے کہ سیاسی جدوجہد کی صلاحیت رکھنےوالے ایسے محنت کش اور مظلوم عوام کے نمائندوں کی تعداد میں دس گنا حتی کہ سو گنا اضافہ ہو جو ابھی تک بےاعتنا تھے ) ، حکومت کو کمزور کر دے اور انقلابیوں کے لئے یہ بات ممکن کر دے کہ اس کا تختہ وہ جلد از جلد الٹ دیں -

برطانیہ میں ، جیسا کہ لائڈ جارج کی تقریر سے بھی دیکھا جا سکتا ہے ، کامیاب پرولتاری انقلاب کے لئے دونوں حالات واضح طور پر ابھر رہے ہیں - اس وقت بائیں بازو کے کمیونسٹوں کی غلطیاں خاص طور سے خطرناک ہیں کیونکہ بعض انقلابی ان میں سے ہر حالت کی طرف کافی فکر ، کافی توجہ ، کافی سمجھداری اور کافی سوجھ بوجھ والا رویہ نہیں اختیار کر رہے ہیں - اگر ہم محض انقلابی گروپ نہیں بلکہ انقلابی طبقے کی پارٹی ہیں ، اگر ہم اپنے پیچھے عوام کو چلانا چاہتے ہیں ( اور اس کے بغیر ہم محض باتونی ہونے کا خطرہ مول لیتے

ہیں) تو ہمیں چاہئے کہ اول ، ہنڈرسن یا اسنوڈین کو لائڈ جارج اور چرچل کو شکست دینے میں مدد دیں (حتی کہ یہ ٹھیک ہوگا کہ اول الذکر کو مجبور کریں کہ وہ موخرالذکر کو شکست دے کیونکہ اول الذکر اپنی فتح سے ڈرتے ہیں !) دوسرے ، مزدور طبقے کی اکثریت کو خود اپنے تجربے سے یہ یقین کرنے میں مدد دیں کہ ہماری بات سچ ہے یعنی یہ کہ ہنڈرسن اور اسنوڈین بالکل ناکارہ ہیں ، ان کی فطرت پیٹی بورژوا اور غدارانہ ہے اور ان کا دیوالیہ پن ناگزیر ہے ، تیسرے ، ہمیں اس لمحے کو قریب لانا چاہئے جب ہنڈرسن والوں سے مزدوروں کی اکثریت کی ناامیدی کی بنیاد پر ، کامیابی کے ٹھوس امکان کے ساتھ یہ ممکن ہوگا کہ ہنڈرسنوں کی حکومت کا تختہ فوراً الٹ دیا جائے جو کہیں زیادہ بدحواسی سے کروٹیں بدلے گی جبکہ انتہائی سمجھدار اور ٹھوس ، پیٹی بورژوا نہیں بلکہ بڑی بورژوازی والا لائڈ جارج بھی کل چرچل سے "تصادم" اور آج ایسکویتھ سے "تصادم" کی وجہ سے قطعی بدحواسی کا اظہار کرتا ہے اور اپنے کو ، اور ساری بورژوازی کو بھی ، زیادہ سے زیادہ کمزور بناتا ہے ۔

میں زیادہ ٹھوس طریقے سے یہ کہوں گا ۔ میری رائے میں برطانوی کمیونسٹوں کو اپنی چاروں پارٹیوں کو (جو سب کمزور ہیں اور بعض تو بہت ہی کمزور ہیں) تیسری انٹرنیشنل کے اصولوں اور پارلیمنٹ میں لازمی شرکت کی بنیاد پر واحد کمیونسٹ پارٹی میں متحد کر لینا چاہئے ۔ کمیونسٹ پارٹی ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں کے سامنے یہ انتخابی سمجھوتہ پیش کرتی ہے : آؤ لائڈ جارج اور کنسرویٹیوں کے اتحاد کے خلاف مل کر چلیں ، پارلیمنٹ کی نشستیں ان ووٹوں کے حساب سے تقسیم کر لیں جو مزدور لیبر پارٹی یا کمیونسٹوں کے لئے دیں گے (الکشن میں نہیں ، بلکہ خاص ووٹنگ میں) اور ہم ایجی ٹیشن ، پروپیگنڈا اور سیاسی سرگرمیوں کے لئے پوری آزادی کو برقرار رکھیں ۔ اس آخری شرط کے بغیر دراصل بلاک میں نہ شامل ہونا چاہئے کیونکہ یہ غداری ہوگی ، ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں کو بےنقاب کرنے کی آزادی کا ، برطانوی کمیونسٹوں کو بالکل اسی طرح مطالبہ کرنا چاہئے اور اس کو حاصل کرنا چاہئے جیسے اس کا مطالبہ روسی بالشویکوں نے (پندرہ سال ، ۱۷ — ۱۹۰۳ء تک) روسی ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں یعنی منشویکوں کے سلسلے میں کیا تھا اور اس کو حاصل کیا تھا ۔

اگر ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں کو ان شرائط پر بلاک منظور ہو تو ہماری جیت ہے کیونکہ پارلیمنٹ کی نشستوں کی تعداد یوں بھی ہمارے لئے اہم نہیں ہے، ہم اس کے لئے نہیں دوڑیں گے، ہم اس بات میں جھک جائیں گے (اور ہنڈرسن والے اور ان کے نئے دوست یا ان کے نئے مالک - لبرل لوگ جو انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی میں شامل ہوئے ہیں اس کے لئے سب سے زیادہ دوڑتے ہیں) - یہ ہماری جیب ہوگی کیونکہ ہم ایسے لمحے میں عوام میں اپنا ایجی ٹیشن کریں گے جب کہ لائڈ جارج نے خود ان کو ''اکسایا،، ہے اور ہم نہ صرف لیبر پارٹی کو جلد اپنی حکومت قائم کرنے میں مدد دینگے بلکہ عوام کو جلد ہمارا کمیونسٹ پروپیگنڈا سمجھنے میں بھی مدد دیں گے جو ہم ہنڈرسن والوں کے خلاف بلا کسی کانٹ چھانٹ، بلا کسی رورعایت کے کریں گے۔

اگر ہنڈرسن اور اسنوڈین ان شرائط پر ہمارے ساتھ بلاک بنانے کو مسترد کر دیتے ہیں تو ہماری اور بڑی جیت ہوگی کیونکہ ہم فوراً عوام کو دکھا دینگے (دیکھئے کہ خالص منشویک اور بالکل موقع پرست انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی میں بھی اکثریت سوویتوں کے حق میں ہے) کہ ہنڈرسن والے سرمایہ داروں سے اپنی قربت کو مزدوروں کے اتحاد پر ترجیح دیتے ہیں۔ عوام کے سامنے ہماری فوراً جیت ہوگی جو خصوصاً لائڈ جارج کی شاندار، بہت ہی سچی اور بہت ہی کارآمد (کمیونزم کے لئے) وضاحت کے بعد لائڈ جارج کے قدامت پرستوں کے ساتھ اتحاد کے خلاف تمام مزدوروں کے متحد ہونے کے حق میں ہو جائیں گے۔ ہماری فوراً جیت ہوگی کیونکہ ہم عوام کو دکھا دیں گے کہ ہنڈرسن اور اسنوڈین والے لائڈ جارج پر فتح حاصل کرنے سے ڈرتے ہیں، تنہا اقتدار ہاتھ میں لینے سے ڈرتے ہیں اور خفیہ طور پر لائڈ جارج کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو علانیہ لیبرپارٹی کے خلاف قدامت پرستوں کی طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے یہاں روس میں ۲۷ فروری ۱۹۱۷ء (پرانا کیلنڈر) کے انقلاب کے بعد منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں (یعنی روسی ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں) کے خلاف بالشویکوں کے پروپیگنڈے نے ٹھیک اسی طرح کی صورت حال سے فائدہ اٹھایا تھا۔ ہم نے منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں سے کہا: سارے اقتدار کو بغیر بورژوازی کے سنبھالو کیونکہ سوویتوں میں تمہاری اکثریت ہے (جون ۱۹۱۷ء میں سوویتوں

کی پہلی کل روس کانگرس میں بالشویکوں کے ووٹ صرف ۱۳ فیصدی تھے)۔ لیکن روسی ہنڈرسن اور اسنوڈین بغیر بورژوازی کے اقتدار سنبھالتے ہوئے ڈرے اور جب بورژوازی نے یہ اچھی طرح جانتے ہوئے آئین‌ساز اسمبلی کے الکشن میں تاخیر کی کہ اسمیں سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں * کو (ان دونوں نے ملکر ایک فریبی سیاسی بلاک بنایا جو عملی طور پر صرف پیٹی بورژوا جمہوریت کا نمائندہ تھا) اکثریت حاصل ہوگی تو سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں میں اتنا دم نہیں تھا کہ ان تاخیروں کے خلاف آخر تک لڑسکیں۔

اگر ہنڈرسن اور اسنوڈین والے کمیونسٹوں کے ساتھ بلاک کو مسترد کرتے ہیں تو کمیونسٹوں کو فوراً عوام کی ہمدردی حاصل کرنے اور ہنڈرسن اور اسنوڈین‌والوں کو بدنام کرنے میں کامیابی ہوگی اور اگر ہم اس کی وجہ سے پارلیمنٹ کی کچھ نشستیں کھو بیٹھیں تو یہ ہمارے لئے بالکل اہم نہ ہوگا۔ ہم اپنے امیدوار صرف بہت ہی کم تعداد میں لیکن بالکل معتبر حلقوں سے کھڑے کریں یعنی جہاں ہمارے امیدوار لیبرپارٹی کے ممبروں کے خلاف لبرلوں کو کوئی نشست نہ دیں۔ ہم انتخابی ایجی‌ٹیشن میں حصہ لیں‌گے، کمیونزم کے حق میں اشتہار تقسیم کریں‌گے اور ان تمام حلقوں میں، جہاں ہمارے امیدوار نہ ہوں‌گے، یہ تجویز پیش کریں‌گے کہ لوگ بورژوا امیدوار کے مقابلے میں لیبر پارٹی کو ووٹ دیں۔ کامریڈ سیلویا پانکھرسٹ اور گلاخر اگر اسمیں کمیونزم کے ساتھ غداری یا سماجی غداروں کے خلاف جدوجہد سے انکار دیکھتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔ اس کے برعکس، اس سے کمیونسٹ انقلاب کے کاز کو بلاشبہ فتح ہوتی ہے۔

فی‌الحال برطانوی کمیونسٹوں کو عوام کے پاس جانے اور ان کو اپنی بات سنانے میں اکثر مشکل ہوتی ہے۔ اگر میں کمیونسٹ کی

---

* نومبر ۱۹۱۷ء میں روس میں آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے نتائج جو تین کروڑ ساٹھ‌لاکھ ووٹروں کی رائے پر مبنی تھے مندرجہ ذیل تھے: ۲۵ فیصدی ووٹ بالشویکوں کے لئے، جاگیرداروں اور بورژوازی کی مختلف پارٹیوں کے لئے ۱۳ فیصدی، پیٹی بورژوا ڈیموکریسی یعنی سوشلسٹ انقلابیوں اور منشویکوں اور ان کی طرح کے چند گروہوں کے لئے ۶۲ فیصدی۔

حیثیت سے یہ اعلان کروں کہ میں لائڈ جارج کے خلاف ہنڈرسن کو ووٹ دینے کی تجویز کرتا ہوں تو غالباً لوگ میری بات سنینگے۔ اور میں مقبول عام طریقے سے نہ صرف اس کی وضاحت کر سکونگا کہ سوویتیں پارلیمنٹ سے اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرسپ چرچل کی ڈکٹیٹرشپ (بورژوا ,, ڈیموکریسی ،، کے سائن بورڈ سے ڈھکی ہوئی) سے کیوں بہتر ہیں بلکہ اسی طرح اس کی بھی کہ میں اپنے ووٹ کے ذریعہ ہنڈرسن کی حمایت ٹھیک ایسے کرنا چاہتا ہوں جیسے کوئی رسی پھانسی پر لٹکے ہوئے آدمی کی کرتی ہے ،۔۔ کہ ہنڈرسن کی قریب الوقوع حکومت کا قیام اسی طرح میرے سچ کو ثابت کر دیگا ، اسی طرح عوام کو میری طرف کھینچیگا ، اسی طرح ہنڈرسنوں اور اسنوڈینوں کی سیاسی موت قریب لائیگا جیسا کہ روس اور جرمنی میں ان کے ہمخیالوں کے ساتھ ہو چکا ہے۔

اگر مجھ پر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ طریقہ٫کار بہت زیادہ ,, چالاکی ،، کا یا پیچیدہ ہے ، اس کو عوام نہ سمجھیںگے ، وہ ہماری طاقتوں کو منقسم اور منتشر کریگا اور ان کو سوویت انقلاب پر مرکوز کرنے سے روکیگا وغیرہ ، تو میں ,, بائیں بازو ،، کے معترضین کو یہ جواب دونگا کہ اپنی نظریہ‌پرستی عوام پر مت تھوپو ! غالباً روس کے عوام برطانیہ کے لوگوں سے زیادہ نہیں بلکہ کم ھی مہذب ہیں اور پھر بھی عوام نے بالشویکوں کی بات سمجھی ، بالشویکوں کو اس صورت حال نے روکا نہیں بلکہ ان کی مدد کی ، کہ انھوں نے ستمبر ۱۹۱۷ء میں سوویت انقلاب سے قبل بورژوا پارلیمنٹ (آئین‌ساز اسمبلی) کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کئے اور سوویت انقلاب کے ایک دن بعد نومبر ۱۹۱۷ء میں اسی آئین‌ساز اسمبلی کا انتخاب کیا جس کو انھوں نے ۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو منتشر کر دیا تھا۔

میں یہاں برطانوی کمیونسٹوں کے درمیان دوسرے اختلاف کو نہیں لے سکتا جو یہ ہے کہ آیا لیبر پارٹی کے ساتھ متحد ہونا چاہئے یا نہیں۔ اس سوال سے متعلق میرے پاس بہت کم مواد ہے جو برطانوی ,, لیبر پارٹی ،، کے غیرمعمولی طور پر انوکھے ہونے کی وجہ سے خاص طور سے پیچیدہ ہے ، یہ پارٹی اپنی ساخت کے لحاظ سے براعظم یورپ کی عام سیاسی پارٹیوں سے ذرا بھی مشابہہ نہیں ہے۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ اول ، اس سوال میں بھی وہ لوگ غلطی

کرینگے جو انقلابی پرولتاریہ کے طریقہ کار کو ایسے اصولوں سے اخذ کرنا چاہتے ہیں جیسے ،، کمیونسٹ پارٹی کو اپنا نظریہ خالص اور اپنی آزادی کو اصلاح پرستی سے بےداغ رکھنا چاہئیے ، اس کا مشن آگے بڑھنا ہے ، ٹھہرنا اور راستے سے ہٹنا نہیں ہے ، کمیونسٹ انقلاب کے راستے پر سیدھے جانا ہے۔ ،، کیونکہ ایسے اصول محض فرانسیسی بلانکیسٹ کمیوناروں کی غلطی کا اعادہ ہیں جنھوں نے ۱۸۷۴ء میں ہر طرح کے سمجھوتوں اور ہر طرح کی درمیانی منزلوں کی ،، تردید ،، کی تھی۔ دوسرے ، اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہمیشہ کی طرح یہاں بھی فریضہ یہ ہے کہ کمیونزم کے عام اور بنیادی اصولوں کو طبقات اور پارٹیوں کے درمیان تعلقات کے اس انوکھےپن کا جائزہ لینے کےلئے استعمال کیا جائے ، کمیونزم کی طرف معروضی ترقی کے اس انوکھےپن کےلئے جو ہر ایک ملک میں مختلف ہے اور جسکو معلوم کرنے ، تلاش کرنے اور بھانپنے کی ضرورت ہے۔

لیکن اس کے بارے میں محض برطانوی کمیونزم کے تعلق سے بحث نہ ہونی چاہئیے بلکہ ان عام نتائج سے جنکا تعلق تمام سرمایہ‌دار ملکوں میں کمیونزم کی ترقی سے ہے۔ اب ہم اس موضوع کی طرف آ رہے ہیں۔

## (۱۰)

## بعض نتائج

۱۹۰۵ء کے روسی بورژوا انقلاب نے تاریخ عالم میں ایک بہت ہی انوکھے موڑ کا انکشاف کیا۔ ایک انتہائی پسماندہ سرمایہ‌دار ملک میں دنیا میں پہلی بار ہڑتالی تحریک نے بےنظیر وسعت اور طاقت اختیار کی۔ ۱۹۰۵ء کے صرف پہلے مہینے میں ہڑتالیوں کی تعداد پچھلے دس سال (۱۸۹۵ء — ۱۹۰۴ء) کی سالانہ اوسط کے مقابلے میں دس گنی تھی۔ جنوری سے اکتوبر ۱۹۰۵ء تک ہڑتالیں متواتر بڑھتی اور وسعت اختیار کرتی گئیں۔ پسماندہ روس نے ، متعدد بالکل انوکھے تاریخی حالات کے زیر اثر ، پہلی بار دنیا کو انقلاب کے وقت (یہ تمام عظیم انقلابوں میں ہوا) کچلے ہوئے عوام کے خودمختارانہ اقدامات میں نہ صرف حیرت انگیز رفتار سے اضافے کا مظاہرہ کیا بلکہ یہ بھی دکھایا کہ

پرولتاریہ کی اہمیت بمقابلہ آبادی میں اس کے تناسب کے بےحد زیادہ ہے، معاشی اور سیاسی ہڑتالوں میں اتحاد ہے جبکہ مؤخرالذکر مسلح بغاوت میں تبدیل ہو جاتی ہے اور سوویتوں کا وجود ہوتا ہے جو سرمایہ‌داری کے ظلم کے شکار طبقوں کی عوامی جدوجہد اور عوامی تنظیم کی نئی شکل ہے۔

فروری اور اکتوبر ۱۹۱۷ء کے انقلابوں نے سوویتوں کو قومی پیمانے پر ہمہ‌رخی ترقی دی اور پرولتاری سوشلسٹ انقلاب میں ان کو فتح تک پہنچایا۔ اور دو سال سے بھی کم عرصے میں سوویتوں کے بین‌اقوامی کردار، عالمی مزدور تحریک میں جدوجہد اور تنظیم کی اس صورت کے رواج اور سوویتوں کے بورژوا پارلیمانیت اور عام طور پر بورژوا جمہوریت کے گورکن، وارث اور جانشین ہونے کے تاریخی مشن کا اظہار ہو گیا۔

بس اتنا ہی نہیں۔ اس وقت مزدور تحریک کی تاریخ دکھاتی ہے کہ تمام ملکوں میں اس کو ابھرتے، مضبوط ہوتے اور فتح کی طرف جاتے ہوئے کمیونزم کی اس جدوجہد سے گذرنا ہے (اور اس نے گذرنا شروع کر دیا ہے) جو سب سے پہلے اور خاص طور سے <u>اپنے</u> (ہر ملک کے لئے) ''منشویکوں''، یعنی موقع پرستوں اور سوشل شاونستوں کے خلاف ہوگی، پھر یوں کہنا چاہئے ضمنی طور پر، ''بائیں بازو'' کے کمیونزم کے خلاف ہوگی۔ پہلی جدوجہد تمام ملکوں میں بلاواحد استثنا کے پھیل چکی ہے جو دوسری انٹرنیشنل (جو اب حقیقتاً مر چکی ہے) اور تیسری انٹرنیشنل کے درمیان جدوجہد کی صورت میں تھی۔ دوسری جدوجہد جرمنی، برطانیہ، اٹلی اور امریکہ میں (بہر نوع ''عالمی صنعتی مزدوروں'' اور انارکو سینڈیکیٹ‌والوں کا ایک خاص حصہ تقریباً عام طور پر، تقریباً بلا تفریق سوویت نظام کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ بائیں بازو کے کمیونزم کی غلطیوں کو بجاقرار دیتا ہے) اور فرانس میں (سابق سینڈیکیٹ‌والوں کے ایک حصے کا رویہ سیاسی پارٹی اور پارلیمانیت کی طرف، اور یہاں بھی سوویت نظام کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ) دیکھی جا سکتی ہے یعنی بلاشبہ نہ صرف بین‌اقوامی پیمانے پر بلکہ عالمی پیمانے پر بھی۔

لیکن درحقیقت ہر جگہ، بورژوازی پر فتح پانے کےلئے تیاری کے ایک ہی قسم کے اسکول سے گذرتے ہوئے، ہر ملک کی مزدور تحریک اس ترقی کے کام کو <u>اپنے طریقے سے</u> کر رہی ہے۔ بڑے اور ترقی‌یافتہ

سرمایہ‌دار ملک اس راستے کو کہیں زیادہ تیزی سے طے کر رہے ہیں بمقابلہ بالشویزم کے جس نے تاریخ سے منظم سیاسی رجحان کی حیثیت سے فتح کی تیاری کے لئے پندرہ سال پائے ۔ تیسری انٹرنیشنل نے ایک سال جیسی مختصر مدت میں فیصلہ کن فتح حاصل کرلی، دوسری زرد، سوشل شاونسٹ انٹرنیشنل کو توڑ دیا جو چند مہینے پہلے تک تیسری انٹرنیشنل کے مقابلے میں کہیں زیادہ طاقتور تھی، مضبوط اور زبردست معلوم ہوتی تھی اور اس کو عالمی بورژوازی کی ہمہ گیر — براہ راست اور بالواسطہ، مادی (وزارتی عہدے، پاسپورٹ اور پریس) اور نظریاتی امداد حاصل تھی ۔

اس وقت سارا کام یہ ہے کہ ہر ملک کے کمیونسٹ پورے شعور کے ساتھ موقع پرستی اور "بائیں بازو" کی اصول پرستی کے خلاف جدوجہد کے بنیادی اور بااصول فریضوں کو پیش‌نظر رکھیں اور ان ٹھوس خصوصیات کو بھی جو ہر ملک میں یہ جدوجہد اختیار کرتی ہے اور اس کو لازمی طور پر اختیار کرنا چاہئے، اپنی معیشت، سیاست، تہذیب، اپنی قومی ساخت (آئرلینڈ وغیرہ)، اپنی نوآبادیوں، اپنی مذہبی تقسیم وغیرہ وغیرہ کے انوکھے کردار کے مطابق ۔ دوسری انٹرنیشنل کے خلاف بےاطمینانی ہر جگہ محسوس کی جا رہی ہے اور پھیل کر بڑھ رہی ہے جس کی وجہ اس کی موقع پرستی اور ایک واقعی مرکوز اور واقعی رہنمائی کرنےوالا ایسا مرکز قائم کرنے میں اس کی نااہلی یا عدم صلاحیت ہے جو عالمی سوویت ریپبلک کے لئے انقلابی پرولتاریہ کی جدوجہد میں بین‌اقوامی طریقۂ کار کی رہنمائی کی اہلیت رکھتا ہو ۔ اس بات کو صاف طور سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس طرح کے رہنما مرکز کو جدوجہد کے ڈھلے ڈھلائے، بےسمجھے بوجھے، ہموار اور یکساں طریقۂ کار کے قواعد کی بنا پر نہیں بنایا جا سکتا ۔ جب تک قوموں اور ملکوں کے درمیان قومی اور ریاستی فرق ہیں — اور یہ فرق بہت مدت تک رہیں‌گے حتی کہ عالمی پیمانے پر پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے قیام کے بعد بھی — تمام ملکوں کی کمیونسٹ مزدور تحریک کے بین‌اقوامی طریقۂ کار کے اتحاد کا تقاضہ تنوع کو ختم کرنا یا قومی فرق کا صفایا کرنا نہیں ہے (یہ اس وقت خواب گراں ہے) بلکہ کمیونزم کے بنیادی اصولوں (سوویت اقتدار اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ) کا ایسا استعمال ہے جو ٹھیک طور سے ان اصولوں کو

بعض تفصیلات میں بدلیگا، ان کو صحیح طور سے اپنائیگا اور ان کو قومی اور قومی ریاستی اختلافات میں استعمال کریگا۔ اس قومی خصوصیت اور قومی انوکھے پن کے بارے میں تحقیقات کرنا، مطالعہ کرنا، تلاش کرنا، پیش گوئی کرنا اور سمجھنا، جو ہر ملک واحد بین اقوامی فریضے (مزدور تحریک کے اندر موقع پرستوں اور بائیں بازو کی اصول پرستی پر فتح حاصل کرنے، بورژوازی کا تختہ الٹنے، سوویت ریپبلک اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے) کے فریضے کو حل کرنے کے ٹھوس طریقوں میں رکھتا ہے، یہی وہ خاص فریضہ ہے جو تمام ترقی یافتہ (اور صرف ترقی یافتہ ہی نہیں) ملکوں کے سامنے اس تاریخی لمحے میں ہے۔ سب کچھ واقعی ابھی تکمیل سے بہت دور ہے لیکن خاص فریضہ یعنی مزدور طبقے کے ہراول کو اپنا طرفدار بنانے، پارلیمانیت کے خلاف سوویت اقتدار کی طرف اس کے آنے، بورژوا ڈیموکریسی کے خلاف پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی طرف اس کے آنے کا فریضہ پورا کر لیا گیا ہے۔ اب ضرورت ہے کہ ساری طاقت، ساری توجہ دوسرے قدم پر مرکوز کر دی جائے، جو معروف نقطہٗ نظر سے واقعی کم بنیادی معلوم ہوتا ہے لیکن جو اس کے باوجود حقیقت میں فریضے کے عملی حل کے لحاظ سے زیادہ قریب ہے۔ یہ قدم ہے: پرولتاری انقلاب تک عبور یا پہنچنے کی شکلوں کی تلاش۔

پرولتاری ہراول کو نظریاتی طور پر جیت لیا گیا ہے۔ یہ بڑی بات ہے۔ اس کے بغیر فتح کی طرف پہلا قدم بھی اٹھانا ناممکن ہے۔ لیکن ابھی فتح کافی دور ہے۔ صرف ہراول سے ہی فتح حاصل کرنا ممکن نہیں۔ محض ہراول کو تن تنہا فیصلہ کن لڑائی میں جھونک دینا جبکہ پورے طبقے نے، جبکہ وسیع پیمانے پر عوام نے ابھی ہراول کی براہ‌راست حمایت کی یا کم از کم اس کی طرف ہمدردانہ غیرجانبداری کی اور اس کے دشمن کی پوری عدم حمایت کی پوزیشن نہ لی ہو، نہ صرف حماقت ہوگی بلکہ جرم بھی ہوگا۔ اور اس کے لئے کہ واقعی سارا طبقہ، واقعی محنت کشوں اور سرمایہ کے کچلے ہوئے لوگوں کی کثیر تعداد اس پوزیشن تک آئے، محض پروپیگنڈا، محض ایجی‌ٹیشن کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے عوام کو خود اپنے سیاسی تجربے کی ضرورت ہے۔ تمام عظیم انقلابوں کا یہی بنیادی قانون ہے جس کی تصدیق نہ صرف روس میں زبردست طاقت اور وضاحت کے ساتھ ہوئی بلکہ جرمنی میں بھی ہوئی ہے۔

نہ صرف روس کے غیرمہذب اور اکثر ناخواندہ عوام کو بلکہ جرمنی کے اعلی مہذب اور عام طور پر پڑھے لکھے عوام کو بھی دوسری انٹرنیشنل کے بانکے سرداروں کی حکومت کی انتہائی کمزوری، انتہائی بے آبروئی، انتہائی لاچاری، انتہائی کمینگی اور بورژوازی کے سامنے اس کی انتہائی کاسہ لیسی، حد سے زیادہ رجعت پرستوں (روس میں کورنیلوف (۵۱) اور جرمنی میں کاپ اینڈ کمپنی (۵۲)) کی ڈکٹیٹرشپ کی ناگزیریت کی آزمائش سے پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے واحد بدل کی حیثیت سے گذرنا پڑا تاکہ وہ اٹل طور پر کمیونزم کی طرف آئیں۔

بین اقوامی مزدور تحریک میں باشعور ہراول یعنی کمیونسٹ پارٹیوں، گروہوں اور رجحانوں کا فوری فریضہ ان کی یہ صلاحیت ہے کہ وہ وسیع پیمانے پر عوام کو (جو ابھی تک زیادہ‌تر خفتہ، بے‌عمل، ڈھرے پر چلنےوالے، جامد اور غیربیدار ہیں) ان کی اس نئی پوزیشن تک لے آئیں یا یہ کہنا زیادہ ٹھیک ہوگا کہ نہ صرف اپنی پارٹی کی رہنمائی کی صلاحیت رکھتے ہوں بلکہ ان عوام کی رہنمائی کی بھی جبکہ وہ اس نئی پوزیشن تک جائیں یا عبور کریں۔ اگر پہلا تاریخی فریضہ (پرولتاریہ کے باشعور ہراول کو سوویت اقتدار اور مزدور طبقے کی ڈکٹیٹرشپ کی طرف لانا) موقع پرستی اور سوشل شاونزم پر مکمل نظریاتی اور سیاسی فتح پائے بغیر پورا کرنا ممکن نہیں تھا تو دوسرا فریضہ جو اب فوری بن گیا ہے اور عوام کو اس نئی پوزیشن تک لانے کی صلاحیت پر مشتمل ہے، جو انقلاب میں ہراول کی فتح کی ضامن ہوگی، اس فوری فریضے کو بائیں بازو کی اصول‌پرستی ختم کئے بغیر، اس کی غلطیوں کو بالکل دور کئے بغیر اور ان سے نجات حاصل کئے بغیر پورا کرنا ممکن نہیں ہے۔

جہاں تک یہ بات تھی (اور جس حد تک ابھی یہ بات ہے) کہ پرولتاریہ کے ہراول کو کمیونزم کی طرف کھینچا جائے تو ابھی تک پروپیگنڈے کو اولیں جگہ حاصل تھی اور اب بھی ہے۔ حتی کہ حلقے بھی اپنے محدود ہونے کی تمام کمزوریوں کے باوجود مفید اور کارآمد نتائج کے حامل ہیں۔ جب عوام کے عملی اقدام کی بات ہوتی ہے، لاکھوں کی فوج کی تقسیم‌وترتیب کی، اگر اس کو اس طرح کہا جا سکے، آخری اور فیصلہ کن لڑائی کے لئے کسی سماج میں تمام طبقاتی طاقتوں کی صف‌آرائی کی بات ہوتی ہے، اس وقت محض پروپیگنڈے کے

محض ,, خالص ،، کمیونزم کی سچائیوں

ہر سے ، کو دھرانے سے کام
نہیں چلتا ۔ یہاں ہزاروں تک کی گنتی کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ
کوئی پرچارک ایسے چھوٹے گروہ کا ممبر گنتی کرتا ہے جو ابھی تک
عوام کا رہنما نہیں ، بلکہ یہاں لاکھوں اور کروڑوں کا شمار کرنے کی
ضرورت ہے ۔ یہاں اپنے آپ سے نہ صرف یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے
کہ آیا ہم نے انقلابی طبقے کے ہراول کی یقین دہانی کی ہے ، بلکہ اس
کے بارے میں بھی کہ آیا تمام طبقوں کی تاریخی طور پر سرگرم طاقتوں
کی صف آرائی ہو گئی ہے ، قطعی طور پر بلا استثنا کسی سماج کے تمام
طبقوں کی اس طرح کی صف آرائی جیسے فیصلہ کن لڑائی بالکل پختہ ہو
چکی ہو ، اس طرح کہ ( ۱ ) تمام طبقاتی طاقتیں جو ہماری دشمن ہیں
کافی الجھی ہوئی ہوں ، ایک دوسرے سے کافی لڑ جھگڑ رہی ہوں اور
انھوں نے اس لڑائی میں اپنے کو کافی کمزور کر لیا ہو جو ان
کی طاقت سے باہر ہے ، کہ ( ۲ ) تمام مذبذب ، ڈگمگانےوالے اور درمیانی
عناصر یعنی پیٹی بورژوازی ، بورژوازی سے الگ پیٹی بورژوا ڈیموکریسی
نے عوام کے سامنے اپنے کو کافی بےنقاب کر لیا ہو اور عملی
دیوالیہ‌پن سے اپنے کو کافی بدنام کرلیا ہو ، کہ ( ۳ ) پرولتاریہ میں
بورژوازی کے خلاف انتہائی باعزم ، بےنظیر جرأت آمیز انقلابی عمل
کےلئے بڑے پیمانے پر جذبہ پیدا ہو گیا ہو اور مضبوطی سے ابھرنے
لگا ہو ۔ ہاں ، تبھی انقلاب پختہ ہوگا ، تبھی ہماری فتح ہوگی ، اگر
ہمنے مختصر طور پر اوپر دئے ہوئے حالات کااچھی طرح اندازہ لگا لیا ہو
اور صحیح لمحے کا انتخاب کیا ہو تو ہماری فتح کی ضمانت ہے ۔

چرچل اور لائڈ جارج ( اس قسم کے سیاست‌داں ہر ملک میں تھوڑے
قومی فرق کے ساتھ پائے جاتے ہیں ) کے درمیان اختلافات ایک طرف اور
ہنڈرسن والوں اور لائڈ جارج کے درمیان دوسری طرف ، خالص ( یعنی
مجرد ) کمیونزم یعنی ایسی کمیونزم کے نقطہ‌نظر سے قطعی غیراہم ہیں
جو عملی ، عوامی ، سیاسی اقدام کےلئے پختہ نہیں ہوئی ہے ۔ لیکن عوام
کے اس عملی اقدام کے نقطہ‌نظر سے یہ اختلافات بہت اہم ہیں ۔ ان
اختلافات کا اچھی طرح لحاظ کرنا اور اس لمحے کا تعین کرنا جب ان
,, دوستوں ،، کے درمیان ناگزیر تصادم ، جو مجموعی طور پر تمام
,, دوستوں ،، کو کمزور اور بےطاقت بناتا ہے ، پوری طرح پختہ ہو
جاتا ہے ۔ یہ ہے ان کمیونسٹوں کا سارا مقصد ، سارا فریضہ جو محض

باشعور ، بایقین نظریاتی پروپیگنڈا کرنےوالے هی نہیں بلکہ انقلاب میں عوام کے عملی رهنما بھی هونا چاهتے هیں - ضرورت هے کہ کمیونزم کے خیالات سے انتہائی وفاداری کو تمام ضروری عملی سمجھوتوں ، چالوں ، صلح جوئی ، خم وپیچ اور پسپائی وغیرہ سے مربوط کرنے کی صلاحیت هونا چاهئے تاکہ هنڈرسن‌والوں (دوسری انٹرنیشنل کے هیرووں کے ، اگر هم پٹی بورژوا ڈیموکریسی کے ان نمائندوں کا الگ الگ نام نہ گنائیں جو اپنے کو سوشلسٹ کہتے هیں) کے سیاسی اقتدار کو جلد وجود میں لاکر اس کو ختم کیا جا سکے ، عملی طور پر ان کے ناگزیر دیوالیہ‌پن میں تعجیل کی جا سکے جو عوام کو همارے جذبے سے ، کمیونزم کے حق میں منور کر دیگا- ضرورت هے کہ هنڈرسنوں ، لائڈ جارجوں اور چرچلوں (منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں ، آئینی ڈیموکریٹوں ، شاہ‌پرستوں ، شیڈمانوں ، بورژوازی اور کاپوں وغیرہ) کے درمیان ناگزیر اختلافات ، جھگڑوں، تصادم اور مکمل نفاق میں تعجیل کی جا سکے اور " مقدس ذاتی ملکیت کے "، ان تمام " ستونوں "، کے درمیان انتہائی نفاق کے ایسے لمحے کو ٹھیک سے چنا جا سکے تاکہ پرولتاریہ کا اٹل دھاوا ان سب کو توڑ پھوڑ دے اور سیاسی اقتدار جیت لے -

تاریخ عام طور پر اور انقلابوں کی تاریخ خاص طور پر ، همیشہ اپنے مواد کے لحاظ سے زیادہ دولت‌مند ، زیادہ نوع بنوع ، زیادہ رخوں‌والی ، زیادہ جاندار ، زیادہ " پرفطرت "، هوتی هے بمقابلہ اس کے جس کا تصور بہترین پارٹیاں اور انتہائی اگواکار طبقوں کے بہت هی باشعور هراول کرتے هیں - یہ بات سمجھ میں آتی هے کیونکہ بہترین هراول لاکھوں لوگوں کے شعور ، قوت‌ارادی ، جذبات اور تصورات کا اظہار کرتے هیں اور انسانیت کی تمام صلاحیتوں کے مخصوص ابھار اور تناؤ کے لمحات میں انقلابوں کی تکمیل ان کروڑوں آدمیوں کے شعور، قوت‌ارادی ، جذبات اور تصورات سے هوتی هے جن کے لئے طبقات کی شدیدترین جدوجہد تازیانے کا کام کرتی هے - یہاں سے دو بہت هی اهم عملی نتائج برآمد هوتے هیں : اول یہ کہ انقلابی طبقے کو اپنے فریضے کی تکمیل کےلئے سماجی سرگرمی کی تمام شکلوں یا پہلوؤں پر بلااستثنا قابو هونا چاهئے (سیاسی اقتدار کو جیتنے کے بعد اس کی تکمیل کرنا ، اکثر بڑی جوکھم یا بڑے خطرے کے ساتھ ، جو اس نے اس فتح تک نہیں کیا تھا) - دوسرے ، انقلابی طبقے کو اس کے لئے تیار رهنا چاهئے کہ

ان شکلوں کی ایک دوسرے میں تبدیلی بہت ہی تیز اور غیرمتوقع ہوگی۔
ہر ایک اس بات سے اتفاق کریگا کہ اس فوج کو میدان جنگ
میں اتارنا حماقت بلکہ جرم ہے جو ان تمام قسم کے اسلحہ‌جات اور جنگ
کے ان تمام ذرائع اور طریقوں میں مہارت نہیں رکھتی جو دشمن کے
پاس ہیں یا اس کے پاس ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات جنگی کارروائی
سے کہیں زیادہ سیاست سے تعلق رکھتی ہے۔ سیاست میں پہلے سے
یہ بات اور کم جانی جا سکتی ہے کہ جدوجہد کے کون سے ذرائع آئندہ
آنے والے حالات میں ہمارے لئے قابل استعمال اور کارآمد ہوں گے۔
جدوجہد کے تمام ذرائع نہ رکھنے پر ہمیں زبردست اور کبھی کبھی
فیصلہ کن شکست بھی ہو سکتی ہے، اگر دوسرے طبقوں کی پوزیشن
میں تبدیلیاں جو ہماری گرفت سے باہر ہیں سرگرمیوں کی ایسی شکل
سے ہمیں دوچار کردیں جس میں ہم خاص طور سے کمزور ہوں۔
جدوجہد کے تمام ذرائع سے لیس ہوتے ہوئے ہم یقیناً فتح حاصل کریں گے
کیونکہ ہم واقعی اگواکار، واقعی انقلابی طبقے کے مفادات کی نمائندگی
کرتے ہیں، چاہے حالات ہمیں ان اسلحہ کے استعمال کی اجازت نہ دیں
جو دشمن کے لئے زیادہ خطرناک ہیں، اسلحہ جو انتہائی تیزی سے
مہلک ضرب لگا سکتے ہیں۔ ناتجربہ‌کار انقلابی اکثر سوچتے ہیں کہ
جدوجہد کے قانونی ذرائع موقع‌پرستانہ ہیں کیونکہ بورژوازی نے اس میدان
میں خاص طور سے اکثر (زیادہ تر "پرامن" زمانے میں نہ کہ انقلاب کے
زمانے میں) مزدوروں کو دھوکا دیا اور بیوقوف بنایا ہے، اور جدوجہد
کے غیرقانونی ذرائع انقلابی ہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ
وہ پارٹیاں اور لیڈر موقع‌پرست اور مزدور طبقے سے غداری کرنےوالے
ہیں جو یہ صلاحیت یا خواہش نہیں رکھتے (نہ کہو: نہیں کر
سکتا، کہو: نہیں چاہتا) کہ ایسے حالات میں جدوجہد کے غیرقانونی
ذرائع استعمال کریں مثلاً ۱۹۱۴ — ۱۸ء کی سامراجی جنگ کے زمانے
میں، جب انتہائی آزاد جمہوری ملکوں کی بورژوازی نے جنگ کی قزاقانہ
نوعیت کے بارے میں منہ کھولنے کی ممانعت کرکے بےنظیر بےشرمی
اور خونخواری سے مزدوروں کو دھوکہ دیا۔ لیکن وہ انقلابی جو
جدوجہد کی غیرقانونی شکلوں کو تمام قانونی شکلوں سے متحد نہیں کر
سکتے بہت ہی برے انقلابی ہوتے ہیں۔ اس وقت انقلابی ہونا مشکل
نہیں ہے جب کہ انقلاب پھٹ کر شعلہ‌ور ہوچکا ہو، جب ہر ایک

انقلاب کی طرف کھینچتا ہے محض دلکشی، فیشن یا اکثر ذاتی کیریر کے مفادات کے خیال سے۔ فتح کے بعد ایسے نقلی انقلابیوں سے ''نجات'' پانا پرولتاریہ کےلئے بہت ھی مشکل اور بہت ھی جاں گسل ہوگا۔ ایسے وقت میں انقلابی ہونا کہیں زیادہ مشکل اور کہیں زیادہ بیش بہا ہے جب کہ براہ‌راست، علانیہ، حقیقی طور پر عوامی اور واقعی انقلابی جدوجہد کے لئے ابھی حالات نہ ہوں، جبکہ غیرانقلابی اداروں میں انقلاب کے مفادات کی وکالت کرنا ہے (پروپیگنڈے، ایجی‌ٹیشن اور تنظیم کے کام کے ذریعہ) غیرانقلابی اور اکثر براہ‌راست رجعت‌پرست اداروں میں، غیرانقلابی ماحول میں، ایسے عوام میں جو اقدام کے انقلابی طریقوں کی ضرورت کو فوراً نہ سمجھ سکتے ہوں۔ واقعات کے اس ٹھوس راستے یا خاص موڑ کو تلاش کرنے، ٹٹولنے اور اس کا ٹھیک سے تعین کرنے کی صلاحیت رکھنا جو عوام کو حقیقی، فیصلہ کن، مختتم، عظیم انقلابی جدوجہد تک لے جائے گا۔ یہ ہے مغربی یورپ اور امریکہ کے موجودہ کمیونزم کا خاص فریضہ۔

برطانیہ ایک مثال ہے۔ ہم نہیں جانتے اور کوئی بھی پہلے سے اس کا تعین نہیں کر سکتا کہ وہاں کتنی جلد حقیقی پرولتاری انقلاب کا شعلہ بھڑک اٹھےگا اور کون سا سبب سب سے زیادہ ان وسیع عوام کو جو ابھی سو رہے ہیں بیدار و مشتعل کرنے اور جدوجہد میں آگے بڑھانے کا باعث ہوگا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی تیاری کا سارا کام اس طرح کریں کہ چاروں پیروں کی نعل‌بندی رہے (جیسا کہ متوفی پلیخانوف کہا کرتے تھے جب وہ مارکسیسٹ اور انقلابی تھے)۔ یہ ممکن ہے کہ کسی پارلیمانی بحران سے ''شگاف پڑ جائے''، ''برف ٹوٹ جائے''، ممکن ہے کسی ایسے بحران سے جو بری طرح الجھے ہوئے نوآبادیاتی اور سامراجی تضادوں سے پیدا ہوا ہے اور جو بہت ھی تکلیف‌دہ اور شدید ہوتے جا رہے ہیں، یا ممکن ہے کسی تیسری وجہ سے وغیرہ وغیرہ۔ ہم اس کے بارے میں نہیں کہہ رہے ہیں کہ کیسی جدوجہد برطانیہ میں پرولتاری انقلاب کی قسمت کا فیصلہ کریگی (اس سوال کے بارے میں کسی کمیونسٹ کو کوئی شبہ نہیں ہے، یہ سوال ہم سب کے لئے طےشدہ ہے اور مضبوطی کے ساتھ طےشدہ ہے)۔ ہم اس سبب کے بارے میں کہہ رہے ہیں جو فی‌الحال سوتے ہوئے پرولتاریہ کو بیدار کر دیگا اور ان کو حرکت میں لاکر

دو چار کریگا۔ ہم یہ نہ بھولیں کہ مثال کے لئے فرانسیسی انقلاب سے بورژوا ریپبلک میں، ایسے حالات میں جو قومی اور بین‌اقوامی دونوں نقطہ‌نظر سے سو گنا کم انقلابی تھے بمقابلہ اس کے جتنے آج ہیں، ایسا ,, غیرمتوقع ،، اور ,, معمولی ،، سبب جو رجعت‌پرست جنگ‌بازوں کی ہزاروں بے ایمانی کی حرکتوں میں سے ایک تھا (درائی‌فوس کا مقدمہ) لوگوں کو خانہ‌جنگی کی حد تک لانے کے لئے کافی ثابت ہوا۔ (۵۲)

برطانیہ میں کمیونسٹوں کو چاہئے کہ وہ متواتر، مستحکم اور اٹل طور پر پارلیمانی انتخابات کو اور برطانوی حکومت کی آئرلینڈ کے اور نوآبادیاتی اور عالمی سامراجی پالیسی کے نشیب فراز کو اور سماجی زندگی کے تمام دوسرے منطقوں، شعبوں اور پہلوؤں کو بھی استعمال کریں اور ان سب میں نئے طریقے سے کام کریں، کمیونسٹ طریقے سے، دوسری انٹرنیشنل کے نہیں بلکہ تیسری انٹرنیشنل کے جذبے سے کام کریں۔ میرے پاس نہ تو یہاں وقت ہے اور نہ جگہ ہے کہ میں پارلیمانی انتخابات اور پارلیمانی جدوجہد کے ,, روسی ،، اور ,,بالشویک،، طریقوں کے بارے میں لکھوں، لیکن غیرملکی کمیونسٹوں کو یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ وہ مغربی یورپ کی عام پارلیمانی مہموں سے مختلف تھے۔ اس سے اکثر یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے: ,, ارے، یہ تو روس میں ہوا اور ہمارے ملک میں پارلیمانیت مختلف ہے ،،۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا غلط ہے۔ دنیا میں کمیونسٹوں کا، تمام ملکوں میں تیسری انٹرنیشنل کے حامیوں کا وجود ہی اس لئے ہے کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں اور ساری لائن میں پرانے سوشلسٹ، ٹریڈیونین، سینڈیکیٹ اور پارلیمانیت کے کام کو نئے کمیونسٹ کام میں تبدیل کر دیں۔ ہمارے یہاں بھی انتخابات میں موقع پرستانہ، خالص بورژوا، کاروباری، فریب‌کارانہ اور سرمایہ‌دارانہ حرکتیں ہمیشہ اور بہت کافی ہوتی رہی ہیں۔ مغربی یورپ اور امریکہ کے کمیونسٹوں کو نئی، غیرمعمولی، غیرموقع‌پرست اور منصب و جاہ کی ہوس سے پاک پارلیمانیت قائم کرنا سیکھنا چاہئے۔ کمیونسٹ پارٹی کو اپنے نعرے دینا چاہئے، حقیقی پرولتاریہ کو غیرمنظم اور انتہائی کچلے ہوئے غریبوں کی مدد سے اشتہار تقسیم کرنا اور پھیلانا چاہئے، مزدوروں کے فلیٹوں اور دیہی پرولتاریہ کی جھونپڑیوں اور دورافتادہ دیہاتوں (خوش‌قسمتی سے یورپ میں ہمارے یہاں کے مقابلے میں دورافتادہ گاؤں بہت ہی کم ہیں

اور برطانیہ میں تو بالکل کم ھیں) میں جانا چاہئے ، ان کو انتہائی معمولی لوگوں کے طعام‌خانوں میں جانا چاہئے ، انتہائی معمولی لوگوں کی یونینوں ، انجمنوں ، اتفاقی جلسوں میں جانا چاہئے اور عوام سے بات‌چیت کرنا چاہئے لیکن عالمانہ انداز میں نہیں ( اور نہ بہت پارلیمانہ طریقے سے ) ، ان کو پارلیمنٹ میں ” نشستیں ،، حاصل کرنے کیلئے دوڑ دھوپ نہ کرنا چاہئے بلکہ ہر جگہ خیالات کو اکسانا ، عوام کو اپنی طرف کھینچنا ، بورژوازی کے الفاظ کی گرفت کرنا ، اسکی قائم کی ہوئی مشینری اور منعقد کئے ہوئے انتخابات، سارے عوام سے کی ہوئی اس کی اپیلوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے، عوام کو بالشویزم سے اس طرح متعارف کرانا چاہئے جو کہ انتخابات سے علحدہ صورت حال میں ( بڑی بڑی ہڑتالوں کو یہاں شمار نہ کیجئے ، جب کہ روس میں کل قومی ایجی‌ٹیشن کی اسی طرح کی مشینری نے کہیں زیادہ زوروں پر کام کیا تھا ) کبھی ممکن نہیں ہوتا ( بورژوازی کی حکومت میں ) - مغربی یورپ اور امریکہ میں یہ کرنا بہت مشکل ھے ، بہت ھی مشکل ھے لیکن اس کو کیا جا سکتا ھے اور کرنا چاہئے کیونکہ بغیر کاوش کے کمیونزم کے فریضے پورے کرنا ممکن نہیں ھے - عملی فریضوں کو پورا کرنے کیلئے محنت کرنی چاہئے جو زیادہ سے زیادہ نوع بنوع ، زیادہ سے زیادہ سماجی زندگی کی تمام شاخوں سے مربوط ہوتے جاتے ھیں اور بورژوازی سے یکے بعد دیگرے زیادہ سے زیادہ شاخیں جیت رہے ھیں -

اسی برطانیہ میں ضرورت ھے کہ فوج میں اور ان قومیتوں کے درمیان جو ” اپنی ،، ریاست کے ھاتھوں ( آئرلینڈ اور نوآبادیات ) کچلی ہوئی ھیں اور پورے حقوق نہیں رکھتیں ، پروپیگنڈا ، ایجی‌ٹیشن اور تنظیم کا کام نئے ڈھنگ سے ( سوشلسٹ نہیں بلکہ کمیونسٹ طریقے سے ، اصلاح‌پرست نہیں بلکہ انقلابی طریقے سے ) کیا جائے - کیونکہ سماجی زندگی کے یہ تمام شعبے سامراج کے دور میں عام طور پر اور اب اس جنگ کے بعد جس نے لوگوں پر اتنے ستم ڈھائے ھیں اور لوگوں کی آنکھیں سچ کو دیکھنے کیلئے تیزی سے کھول دی ھیں ( یعنی یہ کہ کروڑوں آدمی مارے گئے اور اپاھج ھو گئے محض یہ مسئلہ طے کرنے کیلئے کہ آیا برطانوی یا جرمن درندے زیادہ ملکوں کو لوٹیں گے ) - سماجی زندگی کے یہ تمام شعبے تصادموں ، بحرانوں اور طبقاتی جدوجہد کو تیز کرنے کیلئے بہت سا آتش گیر مادہ اور بہت سے اسباب فراہم

کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے اور نہیں جان سکتے کہ کونسی چنگاری ، ان بے شمار چنگاریوں میں سے جو عالمی معاشی اور سیاسی بحران کے زیر اثر سارے ملکوں میں اڑ رہی ہیں عوام کو خاص طور سے بیدار کرنے کے معنی میں بھڑک کر شعلہ بن جائے گی۔ اور اسی لئے یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے نئے کمیونسٹ اصولوں کے ساتھ سب کو اور ہر ایک کو ، حتی کہ زیادہ سے زیادہ پرانے ، فرسودہ اور بظاہر مایوس کن شعبوں کی ،، تشکیل نو ،، کریں کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنے فریضے نہیں پورے کر سکیں گے ، ہمہ گیر نہ ہوں گے ، ہمارے پاس ہر طرح کے اسلحے نہ ہوں گے ، نہ تو بورژوازی پر فتح حاصل کرنے کیلئے تیار ہوں گے (جس نے بورژوا ڈھنگ سے سماجی زندگی کے تمام پہلوؤں کی تعمیر کی تھی اور اب ان کو منتشر کر دیا ہے) اور نہ ساری زندگی کی کمیونسٹ تنظیم نو کیلئے جو اس فتح کے بعد ہوگی۔

روس میں پرولتاری انقلاب اور بین اقوامی پیمانے پر اس کی فتوحات کے بعد جو بورژوازی اور کوتاہ بینوں کے لئے غیرمتوقع تھیں ساری دنیا مختلف ہو گئی ہے اور بورژوازی بھی ہر جگہ مختلف ہو گئی ہے۔ وہ ،، بالشویزم ،، سے ڈر گئی ہے ، اس پر غصے کی وجہ سے تقریباً پاگل ہوگئی ہے اور اسی لئے وہ ایک طرف تو واقعات کے ارتقا کو تیز کر رہی ہے اور دوسری طرف بالشویزم کو تشدد سے دبانے پر اپنی توجہ مرکوز کر رہی ہے اور اس طرح متعدد دوسرے شعبوں میں اپنی پوزیشن کو کمزور بنا رہی ہے۔ تمام ترقی یافتہ ملکوں کے کمیونسٹوں کو ان دونوں حالات کا اپنے طریقہ کار میں لحاظ رکھنا چاہئے۔

جب روسی کیڈیٹوں اور کیرینسکی نے بالشویکوں کے خلاف جنون آمیز ظلم وستم شروع کیا ، خصوصاً اپریل ۱۹۱۷ء سے اور اس سے زیادہ جون اور جولائی ۱۹۱۷ء میں ، وہ حد سے باہر ہو گئے۔ بورژوا اخباروں کی لاکھوں کاپیوں نے بالشویکوں کے خلاف چیخ چیخ کر عوام کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ بالشویزم کو پرکھیں ، اور اخباروں کے علاوہ ساری سماجی زندگی ، بورژوازی کے ،، جوش ،، کیوجہ سے ، بالشویزم کے بارے میں بحث سے بھر گئی۔ آجکل بین اقوامی پیمانے پر تمام ملکوں کے کروڑپتی ایسا رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں کہ ہمیں ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ وہ بالشویزم کا اسی طرح پیچھا پکڑے ہوئے ہیں جس طرح اسکا پیچھا کیرینسکی اینڈ

کمپنی نے کیا تھا ۔ وہ بھی اس کو '' حد سے زیادہ ،، کر رہے ہیں اور اسی طرح ہماری مدد کر رہے ہیں جیسے کیرینسکی نے کیا تھا ۔

جب فرانسیسی بورژوازی اپنے انتخابی ایجی‌ٹیشن کا مرکزی نقطہ بالشویزم کو بناتی ہے اور نسبتاً معتدل یا مذبذب سوشلسٹوں پر بالشویزم کا پیرو ہونے کیلئے ناراض ہوتی ہے ، جب امریکی بورژوازی ، بالکل حواس کھو کر ہزارہا لوگوں کو بالشویزم کا حامی ہونے کے شبہ میں پکڑ لیتی ہے ، بدحواسی کی فضا پیدا کر دیتی ہے اور ہر طرف بالشویک سازشوں کے قصے پھیلاتی ہے ، جب دنیا کی '' سنجیدہ‌ترین ،، برطانوی بورژوازی ، اپنی ساری عقل و تجربے کے باوجود ، '' بالشویزم سے جدوجہد کےلئے ،، دولت‌مند '' انجمنیں ،، قائم کرنے کی ناقابل یقین حماقت کرتی ہے ، بالشویزم کے بارے میں مخصوص ادب کا اجرا کرتی ہے اور بالشویزم سے جدوجہد کے لئے مزید سائنس‌دانوں ، پرچارکوں اور پادریوں کو بھرتی کرتی ہے ، ہم کو سرمایہ‌دار حضرات کے سامنے جھک کر انکا شکریہ ادا کرنا چاہئے ۔ وہ ہمارے لئے کام کر رہے ہیں ۔ وہ بالشویزم کی نوعیت اور اہمیت کے سوالوں سے عوام میں دلچسپی پیدا کرکے ہماری مدد کر رہے ہیں ۔ اور وہ اسکے علاوہ کچھ اور کر بھی نہیں سکتے کیونکہ وہ بالشویزم کے بارے میں '' خاموش رہ کر ،، اس کا گلا گھونٹنے میں ناکام رہے ہیں ۔

لیکن ساتھ ہی بورژوازی بالشویزم کا تقریباً صرف ایک رخ دیکھ رہی ہے : بغاوت ، تشدد اور دہشت ۔ اسی لئے بورژوازی اس شعبے میں خاص طور سے ضرب لگانے اور مزاحمت کرنے کی تیاری کرتی ہے ۔ ممکن ہے کہ علحدہ واقعات میں ، علحدہ علحدہ ملکوں میں ، کسی مختصر مدت کیلئے وہ کامیاب ہوجائے : ایسے امکان کو پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور ہمارے لئے اسمیں کوئی خوفناک بات نہیں ہے اگر اسمیں اسکو کامیابی ہو ۔ کمیونزم سماجی زندگی کے ہر پہلو میں قطعی طور پر '' نمودار ،، ہو رہا ہے ، اسکی کونپلیں قطعی طور پر ہر طرف ہیں ۔ یہ '' وبا ،، (اگر بورژوازی اور بورژوا پولیس کی مرغوب اور انتہائی پسندیدہ تشبیہہ میں کہا جائے) جسم میں اچھی طرح سرایت کر گئی ہے اور سارے جسم میں پھیل گئی ہے ۔ اگر خاص کوششوں سے اسکا ایک راستہ '' روکا ،، جاتا ہے تو '' وبا ،، اپنے لئے دوسرا راستہ ڈھونڈھ نکالتی ہے جو کبھی کبھی انتہائی غیرمتوقع

ہوتا ہے۔ زندگی اپنا راستہ بنا لیتی ہے - بورژوازی کو ھذیان میں مبتلا رہنے دو ، پاگل پن کی حد تک غصہ کرنے دو ، حد سے باہر جانے دو ، حماقتیں کرنے دو ، قبل ہی بالشویکوں سے بدلہ لینے دو اور ماضی و مستقبل کے مزید سیکڑوں ، ہزاروں اور لاکھوں بالشویکوں کو قتل کرنے کی کوششیں ( ہندستان ، ہنگری اور جرمنی وغیرہ میں ) کرنے دو : اس طرح کا رویہ اختیار کرکے بورژوازی وہی کر رہی ہے جو تاریخ کے مذمت کئے ہوئے تمام مردہ طبقوں نے کیا ہے - کمیونسٹوں کو جاننا چاہئے کہ مستقبل بہر صورت انکا ہے اور اسی لئے ہم عظیم انقلابی جدوجہد کے زبردست جوش کو بورژوازی کی پاگل پن کی بےچینی کے زیادہ سے زیادہ ٹھنڈے دل اور گہرے جائزے سے مربوط کر سکتے ہیں ( اور ہمیں یہ کرنا چاہئے ) - روسی انقلاب کو ۱۹۰۵ء میں بری طرح کچل دیا گیا تھا ، روسی بالشویک جولائی ۱۹۱۷ء میں کچلے گئے ، ۱۰ ہزار جرمن کمیونسٹ شیڈمان اور نوسکے کی مکارانہ اشتعال انگیزیوں اور عیارانہ چالوں کا شکار ہوئے جنھوں نے بورژوازی اور شاہ‌پرست جنرلوں کے ساتھ مل کر یہ کام کیا ، فن‌لینڈ اور ہنگری میں سفید دہشت پھیلی ہوئی ہے - لیکن تمام حالات میں اور تمام ملکوں میں کمیونزم مضبوط ہو رہا ہے اور بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اس کی جڑیں ایسی گہری ہیں کہ اس کے خلاف جبر و تشدد اس کو کمزور نہیں بلکہ زیادہ مضبوط بناتا ہے - فتح تک اعتماد اور عزم کے ساتھ ہمارے آگے بڑھنے میں صرف ایک بات کی کمی رہ گئی ہے ، یعنی تمام ملکوں میں سارے کمیونسٹوں کا اس ضرورت کے بارے میں عام اور قطعی طور سے سوچا سمجھا شعور کہ وہ اپنے طریقہ‌کار میں زیادہ سے زیادہ لوچدار ہوں - لاجواب طور پر پروان چڑھنےوالا کمیونزم خصوصاً ترقی‌یافتہ ملکوں میں یہ شعور اور عملی طور پر اس شعور کو استعمال کی اہلیت کافی نہیں رکھتا -

جو کچھ ایسے اعلی صاحبان علم مارکسیسٹوں اور سوشلزم کیلئے وقف دوسری انٹرنیشنل کے لیڈروں جیسے کاؤتسکی اور اوٹو باؤیر وغیرہ کے ساتھ ہوا وہ کارآمد سبق ہو سکتا تھا ( اور ہونا چاہئے تھا ) - وہ پوری طرح لوچدار طریقۂ‌کار کو جانتے تھے ، انھوں نے مارکسی جدلیات خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں ( اور اس میں سے بہت کچھ جو انھوں نے کیا ہے ہمیشہ سوشلسٹ ادب کیلئے بیش‌بہا اضافہ رہے گا ) -

لیکن انھوں نے ان جدلیات کے استعمال میں ایسی غلطی کی یا عملی کاموں میں ایسے غیرجدلیاتی لوگ ثابت ہوئے جو شکلوں میں تیز تبدیلی کو پیش‌نظر رکھنے اور پرانی شکلوں کو نئے مواد سے بھرنے میں نااہل رہے اور ان کی قسمت بھی ہائنڈمان ، گید اور پلیخانوف کی قسمت سے کچھ زیادہ قابل رشک نہیں ہے ۔ ان کے دیوالیہ‌پن کا بنیادی سبب یہ تھا کہ وہ مزدور تحریک اور سوشلزم کے ارتقا کے ایک مخصوص شکل سے مسحور ہو جاتے تھے ، اس شکل کے یک‌رخی ہونے کے بارے میں بھول جاتے تھے، اس زبردست تبدیلی کو دیکھنے سے ڈرتے تھے جنکو معروضی حالات نے ناگزیر بنا دیا تھا اور ان معمولی حقائق کو از بر رٹتے رہتے تھے جو پہلی نظر میں مسلمہ معلوم ہوتے ہیں مثلاً تین دو سے بڑا ہوتا ہے ۔ لیکن سیاست ریاضی سے زیادہ الجبرا سے مشابہہ ہے، اور ابتدائی ریاضی کے مقابلے میں اعلی ریاضی سے زیادہ ملتی جلتی ہے ۔ حقیقت میں سوشلسٹ تحریک کی تمام پرانی شکلیں نئے مواد سے بھر گئی ہیں ، اسی لئے اعداد کے سامنے " نفی " کی نئی علامت آگئی ہے لیکن ہمارے دانا ضدکے ساتھ خود اپنے کو اور دوسروں کو یہ یقین دلاتے رہے (اور جاری رکھتے ہیں) کہ " نفی تین " " نفی دو " سے بڑا ہے ۔

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کمیونسٹ اس طرح کی غلطی نہ کریں ، مگر برعکس معنی میں ، یا یہ کہنا بہتر ہوگا کہ اسی طرح کی غلطی مگر برعکس معنی میں جو " بائیں بازو " کے کمیونسٹ کر رہے ہیں ، جلد از جلد ٹھیک کی جائے اور جسم کو اس بیماری سے پاک کیا جائے ۔ صرف دائیں بازو کی اصول پرستی ہی نہیں بلکہ بائیں بازو کی اصول‌پرستی بھی غلط ہے ۔ یہ سچ ہے کہ اس وقت بائیں بازو کی اصول‌پرستی کی غلطی ہزار گنی کم خطرناک اور کم اہمیت رکھتی ہے بمقابلہ دائیں بازو کی اصول‌پرستی کی غلطی کے ( یعنی سوشل شاونزم اور کاؤتسکی‌ازم ) ۔ لیکن اسکا سبب محض یہ ہے کہ بائیں بازو کے کمیونزم کا رجحان بہت کمسن ہے ، صرف ابھی پیدا ہوا ہے ۔ صرف اسی لئے اس بیماری کو ، مخصوص حالات کے تحت ، آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے اور اس کو دور کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ سر گرمی کی ضرورت ہے ۔

پرانی شکلیں پھول کر پھٹ گئیں کیونکہ ہوا یہ کہ ان میں نیا مواد — پرولتاری دشمن اور رجعت‌پرست — بے‌حد ہو گیا تھا ۔ بین‌الاقوامی کمیونزم کے ارتقا کے نقطہ‌نظر سے اب ہمارے پاس کام کے لئے ایسا

ستحکم، زوردار اور طاقتور مواد ہے (سوویت اقتدار کے لئے، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے) کہ وہ اپنے کو کسی بھی شکل میں، نئی اور پرانی دونوں میں ظاہر کر سکتا ہے اور کرنا چاہئے، اسکو تمام شکلوں کو نیا جنم دینا چاہئے، ان پر قابو پانا اور اپنے تحت میں لانا چاہئے، نہ صرف نئی بلکہ پرانی بھی۔ اس لئے نہیں کہ پرانی سے صلح کرلی جائے بلکہ اسلئے کہ سب اور ہر نئی اور پرانی شکلوں کو کمیونزم کی مکمل اور مختتم، فیصلہ کن اور اٹل فتح کا ھتیار بنایا جائے۔

کمیونسٹوں کو اپنی ساری کوششیں لگا دینا چاہئے کہ مزدور تحریک اور عام طور پر سماجی ارتقا کو ایسے راستے پر چلائیں جو سوویت اقتدار اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی عالمی فتح کیلئے سب سے سیدھا اور سب سے جلد پہنچانےوالا ہو۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے۔ لیکن اگر ایک چھوٹا قدم آگے بڑھانا ہے، غالباً اسی سمت میں تو سچائی غلطی میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ اگر ہم یہ کہیں جس طرح جرمن اور برطانوی بائیں بازو کے کمیونسٹ کہتے ہیں کہ ہم صرف ایک بات مانتے ہیں، صرف سیدھے راستے کو، ہم پینترےبازی، صلح جوئی اور سمجھوتوں کی اجازت نہیں دینگے تو یہ ایسی غلطی ہوگی جو کمیونزم کو سنگین نقصان پہنچا سکتی ہے، کچھ پہنچا چکی ہے اور پہنچا رہی ہے۔ دائیں بازو کی اصول پرستی صرف پرانی شکلوں کو ماننے پر اڑی رہی اور نئے مواد کو نظرانداز کرکے انتہائی دیوالیہ ہو گئی۔ بائیں بازو کی اصول پرستی بعض پرانی شکلوں کو غیرمشروط طور پر مسترد کرنے کیلئے اڑی ہوئی ہے اور یہ نہیں دیکھتی کہ نیا مواد تمام شکلوں میں اپنے لئے راستہ بنا رہا ہے، کہ کمیونسٹوں کی حیثیت سے ہمارا فرض تمام شکلوں پر قابو پانا ہے، یہ سیکھنا ہے کہ کس طرح انتہائی تیزی کے ساتھ ایک شکل کو دوسری کے ساتھ جوڑا جائے، ایک کو دوسری سے بدلا جائے، اور اس طرح کی ہر تبدیلی کے لئے اپنے طریقہ کار کو موزوں بنایا جائے جو ہمارے طبقے یا ہماری کوششوں سے نہیں پیدا ہوئی ہے۔

عالمی سامراجی جنگ کی دہشتوں، نفرت‌انگیز حرکتوں، خباثت سے اور اس کی پیدا کی ہوئی مایوس کن صورت‌حال سے عالمی انقلاب کو بہت زوردار سہمیز اور تیز کرنےوالا دھکا لگا ہے، یہ انقلاب اپنی وسعت

اور گہرائی میں ایسی شاندار تیزی سے شکلوں میں تبدیلی کی ایسی لاجواب دولت کے ساتھ، ساری اصول پرستی کی ایسی سبق آموز عملی تردید کے ساتھ بڑھ رہا ہے جس سے یہ توقع کرنے کی پوری بنیاد پیدا ہوتی ہے کہ بین اقوامی کمیونسٹ تحریک "بائیں بازو" کے کمیونزم کی طفلانہ بیماری سے جلد اور مکمل طور سے شفا پائے گی۔

۲۷ اپریل ۱۹۲۰ء

# ضمیمہ

ابھی ہمارے ملک میں ، جس کو ساری دنیا کے سامراجیوں نے پرولتاری انقلاب کے انتقام میں لوٹا ہے اور جس کو وہ اب بھی لوٹ رہے اور اس کی ناکہ‌بندی کر رہے ہیں ان وعدوں کے باوجود جو انھوں نے اپنے مزدوروں سے کئے تھے ، ابھی ہمارے اشاعت گھر میرے پمفلٹ کو چھاپ نہ سکے تھے کہ اتنے میں بیروں ملک سے مزید مواد آ گیا۔ میں اپنے پمفلٹ کے لئے کسی صحافی کے سرسری نوٹ سے زیادہ کوئی دعوی نہیں کرتا اور میں مختصر طور سے کچھ نکات کے بارے میں کہونگا۔

( ۱ )

## جرمن کمیونسٹوں میں پھوٹ

جرمنی میں کمیونسٹوں میں پھوٹ حقیقت بن گئی ھے - '' بائیں بازو والوں ،، یا '' اصولی حزب مخالف ،، نے '' کمیونسٹ پارٹی ،، سے الگ خاص '' کمیونسٹ مزدور پارٹی ،، بنا لی ھے - اٹلی میں بھی بظاھر حالات پھوٹ کی طرف جا رھے ھیں - میں '' بظاھر ،، کہتا ھوں کیونکہ میرے پاس بائیں بازو کے اخبار '' سوویت ،، ('' Il Soviet ،،) کے صرف دو ضمنی شمارے ( نمبر ۷ و ۸ ) ھیں جن میں پھوٹ کے امکان اور ضرورت پر علانیہ بحث کی گئی ھے اور '' اجتناب کرنےوالوں ،، ( یا بائیکاٹ کرنےوالوں یعنی پارلیمنٹ میں شرکت کے مخالفین ) کے گروپ کی کانگرس منعقد کرنے کی بھی بات ھو رھی ھے - یہ گروپ ابھی تک اطالوی سوشلسٹ پارٹی میں ھے -

اس بات کا خطرہ ھے کہ '' بائیں بازو والوں ،، سے ، جو پارلیمنٹ کے مخالف ( انکا کچھ حصہ سیاست کا مخالف بھی ھے ، سیاسی پارٹی اور ٹریڈیونین میں کام کا مخالف ) ھیں ، پھوٹ بین‌اقوامی مظہر بن‌جائےگی جیسا کہ '' مرکز پرستوں ،، ( یا کاؤتسکی والوں ، لونگےوالوں اور انڈپنڈنٹ‌والوں وغیرہ ) سے پھوٹ میں ھوا تھا - ایسا ھونے دو - بہرحال پھوٹ بہتر ھے انتشار سے جو پارٹی کی فکری ، نظریاتی اور انقلابی نشوونما اور اس کی پختگی کو ، اس کے ھم‌آھنگ اور درحقیقت اس منظم عملی کام کو روکتا ھے جو واقعی پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے راستہ ھموار کرتا ھے -

'' بائیں بازو والوں ،، کو قومی اور بین‌اقوامی پیمانے پر اپنی عملی آزمائش کرنے دو اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی تیاری ( اور بعد میں اس کو عملی جامہ پہنانے ) کی کوشش خوب مرکوز ، آھنی ڈسپلن

رکھنے والی پارٹی کے بغیر ، ہر شعبے ، شاخ اور طرح طرح سیاسی اور تہذیبی کام میں مہارت حاصل کئے بغیر کرنے دو - عملی تجربہ جلد ہی ان کو سبق دیگا -

صرف اس بات کے لئے ساری کوششیں کرنے کی ضرورت ہے کہ "بائیں بازو والوں" سے پھوٹ سوویت اقتدار اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ سے خلوص اور خیرسگالی کے جذبات رکھنے والے مزدور تحریک کے سارے شرکا کے اس اتحاد میں رکاوٹ نہ پیدا کرے یا امکانی طور پر کم سے کم رکاوٹ پیدا کرے جو مستقبل قریب میں ناگزیر اور ضروری ہے - روس میں بالشویکوں کی یہ خاص خوش قسمتی تھی کہ ان کو منشویکوں (یعنی موقع پرستوں اور "مرکز پرستوں") اور "بائیں بازو والوں" کے خلاف منظم اور سخت ترین جدوجہد کے لئے قبل اس کے پندرہ سال تھے جب پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے براہ راست عوامی جدوجہد شروع ہوئی - یورپ اور امریکہ میں اب اس کام کو "تیز رفتار پیش قدمیوں" کے ذریعہ کرنا ہے - بعض افراد ، خصوصاً قیادت کی ناکام تمنا رکھنے والے بہت دنوں تک اپنی غلطیوں پر اڑے رہ سکتے ہیں (اگر وہ پرولتاری ڈسپلن سے عاری ہیں اور خود اپنے سے ایمانداری نہیں برتتے) لیکن مزدور لوگ وقت آنے پر آسانی اور تیزی سے ایک پارٹی میں اپنے کو اور تمام پرخلوص کمیونسٹوں کو متحد کر لیں گے جو سوویت نظام اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے قیام کی صلاحیت رکھتے ہیں*-

---

* مستقبل میں پارلیمنٹ کے مخالف ، "بائیں بازو" کے کمیونسٹوں کے عام طور پر کمیونسٹوں سے اتحاد کے بارے میں میں یہ مزید اضافہ کرونگا - جہاں تک مجھے جرمنی کے "بائیں بازو" کے کمیونسٹوں اور عام طور پر کمیونسٹوں کے اخباروں سے واقفیت حاصل کرنے کا موقع ملا ہے میں نے یہ پایا ہے کہ عوام میں ایجی ٹیشن کے لئے آخرالذکر کے مقابلے میں اول الذکر زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں - میں نے کچھ اسی طرح کی بات بالشویک پارٹی کی تاریخ میں بھی دیکھی ہے - اگرچہ چھوٹے پیمانے پر ، انفرادی اور مقامی تنظیموں میں لیکن قومی پیمانے پر نہیں - مثلاً ۱۹۰۷ - ۸ء میں "بائیں بازو" کے بالشویکوں نے کچھ موقعوں پر اور کچھ جگہوں پر عوام میں بمقابلہ ہمارے زیادہ کامیاب ایجی ٹیشن کیا - ممکن ہے اسکی کچھ وجہ یہ رہی ہو کہ کسی انقلابی لمحے میں

## جرمنی میں کمیونسٹ اور انڈپنڈنٹ

میں نے اس پمفلٹ میں یہ رائے پیش کی ہے کہ کمیونسٹوں اور انڈپنڈنٹ پارٹی کے بائیں بازو کے لوگوں کے درمیان سمجھوتہ کمیونزم کے لئے ضروری اور کارآمد ہے لیکن اس کی تکمیل آسان نہ ہوگی۔ اس کے بعد جو اخبارات مجھ کو ملے ہیں ان سے ان دونوں باتوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ جرمن کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ترجمان اخبار ''لال جھنڈا،، کے شمارہ ۳۲ میں («Die Rote Fahne», Zentralorgan der Kommunistischen Partei Deutschlands, Spartakusbund, 26. III. 1920) اس مرکزی کمیٹی کا ایک ''اعلان،، کاپ — لیوتویتس کے فوجی «Putsch» (سازش، مہم) اور ''سوشلسٹ حکومت،، کے سوال کے بارے میں ہے۔ یہ اعلان اپنی بنیادی منطق اور عملی نتائج دونوں نقطۂہائے نظر سے بالکل صحیح ہے۔ بنیادی منطق یہ ہے کہ فی الحال پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے لئے ''معروضی بنیاد،، نہیں ہے کیونکہ ''شہری مزدوروں کی اکثریت،، انڈپنڈنٹ لوگوں کی حامی ہے۔ اس سے نتیجہ یہ اخذ کیا جاتا ہے: اگر ''بورژوا سرمایہ‌دار پارٹیوں کو نکال دیا جائے تو سوشلسٹ،، حکومت کی ''وفادار حزب مخالف،، ہونے کا وعدہ ہے (یعنی ''تشدد سے تختہ الٹنے،، کی تیاری سے انکار)۔

---

یا جب انقلاب کی یادیں تازہ ہوں تو عوام کے پاس ''سادہ،، منفی طریقۂ کار لیکر جانا زیادہ آسان ہے۔ پھر بھی یہ اس طریقۂ کار کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ بہرحال، اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ کمیونسٹ پارٹی جو انقلابی طبقے، پرولتاریہ کا واقعی ہراول، اگوا کار دستہ بننا چاہتی ہے اور جو مزیدبرآں وسیع پیمانے پر عوام کی، نہ صرف پرولتاری بلکہ غیرپرولتاری بھی محنت کش اور استحصال کے شکار عوام کی رہنمائی کرنا سیکھنا چاہتی ہے، اس کا فرض یہ ہے کہ وہ یکساں شہروالوں، فیکٹری مزدوروں اور دیہاتوں کے لئے زیادہ سے زیادہ آسان، زیادہ سے زیادہ قابل فہم، زیادہ سے زیادہ صاف اور جاندار پروپیگنڈا، تنظیم اور ایجی‌ٹیشن کرنے کی صلاحیت رکھے۔

بنیادی طور پر یہ طریقۂ کار بلا شبہ صحیح ہے۔ پھر بھی، اگر تصریح کی چھوٹی موٹی غلطیوں کو نظرانداز کر دیا جائے تب بھی خاموشی سے اسکو درگزر نہیں کیا جا سکتا کہ سوشل غداروں کی حکومت کو ''سوشلسٹ''، (کمیونسٹ پارٹی کے ایک سرکاری اعلان میں) نہیں کہا جا سکتا، کہ جب شیڈمانوں، کاؤتسکیوں اور کریسپینوں کی پارٹیاں پیٹی بورژوا ڈیموکریٹک ہیں اس وقت ''بورژوا سرمایہ‌دار پارٹیوں'' کو الگ کرنے کی بات نہیں کی جا سکتی، ایسی باتیں نہیں لکھی جا سکتیں جیسی کہ اس اعلان کے پیراگراف ۴ میں لکھی گئی ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے:

''... کمیونزم کی طرف پرولتاری عوام کو مزید لانے کیلئے، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے نقطۂ نظر سے، یہ حالت بہت ہی اہم ہے جب کہ سیاسی آزادی کو بلا کسی پابندی کے استعمال کیا جا سکے اور جب بورژوا ڈیموکریسی سرمائے کی ڈکٹیٹرشپ کی حیثیت سے کارفرما نہ ہو سکے ...''

ایسی حالت ممکن نہیں ہے۔ پیٹی بورژوا لیڈر، جرمن ہنڈرسن (شیڈمان) والے اور اسنوڈین (کریسپین) والے بورژوا ڈیموکریسی کے ڈھانچے سے باہر نہیں جاتے اور نہیں جا سکتے جو سرمائے کی ڈکٹیٹرشپ کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ ان عملی نتائج کو حاصل کرنے کے لحاظ سے جن کے واسطے کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی بجا طور پر کام کرتی رہی ہے ایسی باتیں لکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی جو اصولی طور پر غلط اور سیاسی طور پر مضرت رساں ہیں۔ اس کےلئے صرف یہ کہنا کافی ہوتا (اگر کسی کو پارلیمانی آداب برتنا ہیں): جب تک شہری مزدور کی اکثریت انڈپنڈنٹ لوگوں کی حمایت کرتی ہے ہم کمیونسٹوں کو اس کے لئے کچھ نہ کرنا چاہئے کہ یہ مزدور اپنے آخری تنگ نظر جمہوری (یعنی ''بورژوا سرمایہ‌دارانہ'' بھی) فریب خیال کو خود ''اپنی'' حکومت کے تجربے سے ختم کر دیں۔ یہ سمجھوتے کیلئے کافی بنیاد ہے جو واقعی ضروری ہے اور جس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ مدت کیلئے اس حکومت کا تشدد سے تختہ الٹنے کی تمام کوششیں ترک کر دینی چاہئیں جو شہری مزدوروں کی اکثریت کا اعتماد رکھتی ہے۔ لیکن

عوام کے درمیان روزمرہ کے ایجی‌ٹیشن میں ، جو سرکاری پارلیمانی آداب کے حدود کا پابند نہیں ہے ، یہ بھی کہا جا سکتا ہے : شیڈمان جیسے بدمعاشوں اور کاؤتسکی اور کریسپین جیسے تنگ‌نظروں کو اپنے اعمال سے ہی اپنے کو بےنقاب کرنے دو کہ انھوں نے خود اپنے کو اور مزدوروں کو کتنی حماقت میں مبتلا کیا ہے ، ان کی '' پاک صاف ،، حکومت سوشلزم ، سوشل ڈیموکریسی اور سماجی غداری کی دوسری شکلوں کے اوجیائی اصطبل ( ۵۴ ) کو '' صاف ،، کرنے کا کام '' انتہائی صفائی ،، سے کریگی۔

'' جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی ،، کے موجودہ لیڈروں (وہ لیڈر جن کے بارے میں یہ جھوٹ کہا جاتا ہے کہ گویا سارا اثر کھو چکے ہیں جبکہ درحقیقت وہ پرولتاریہ کے لئے ہنگری کے ان سوشل‌ڈیموکریٹوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں جو اپنے کو کمیونسٹ کہتے ہیں اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی ''حمایت،، کا وعدہ کرتے ہیں) کی اصلی فطرت کا اظہار اس بغاوت میں ہوا جو جرمنی میں کورنیلوف بغاوت کے برابر تھی یعنی کاپ—لیوتویتس بغاوت* میں - دو مختصر مضامین سے اس کی مختصر لیکن جامع تصویر ملتی ہے : ایک کارل کاؤتسکی کا مضمون '' فیصلہ کن منٹ ،، (''Entscheidende Stunden ،،) جو انڈپنڈنٹ لوگوں کے ترجمان اخبار ''Freiheit ،، ( آزادی) میں ۳۰ مارچ ۱۹۲۰ء کو شایع ہوا اور دوسرا آرتھر کریسپین کا مضمون '' سیاسی صورت حال پر ،، ۱۴ اپریل ۱۹۲۰ء کو اسی اخبار میں شائع ہوا۔ یہ حضرات کسی طرح بھی انقلابی کی حیثیت سے نہ تو سوچ سکتے ہیں اور نہ بحث کر سکتے ہیں - یہ ٹسوے بہانےوالے تنگ نظر ڈیموکریٹ ہیں جو پرولتاریہ کےلئے ہزار گنا خطرناک ہیں اگر وہ سوویت اقتدار اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کے حامی ہونے کا اعلان کرتے ہیں کیونکہ

---

* برسبیل تذکرہ اس کو غیرمعمولی طور پر صاف ، مختصر اور صحیح ، مارکسی ڈھنگ سے آسٹریائی کمیونسٹ پارٹی کے لاجواب اخبار ''لال جھنڈا ،، میں ۲۸ و ۳۰ مارچ ۱۹۲۰ء کو دیا گیا ہے («Die Rote Fahne», Wien 1920, №№266 u. 267; L.L. «Ein neuer Abschnitt der deutschen Revolution»)
(ل - ل - : '' جرمن انقلاب کی نئی منزل ،، - ایڈیٹر )

عملی طور پر وہ ہر دشوار اور خطرناک وقت میں لازمی طور پر غداری کریں گے ... ،، خلوص ،، کے ساتھ یہ یقین کرتے ہوئے کہ وہ پرولتاریہ کی مدد کر رہے ہیں ! ہنگری کے سوشل ڈیموکریٹوں کو لیجئے ، اپنے کو کمیونسٹوں کا نام دیکر پرولتاریہ کی ،، مدد ،، کرنا چاہتے تھے جبکہ اپنی بزدلی اور تذبذب کی وجہ سے انہوں نے ہنگری میں سوویت اقتدار کی پوزیشن کو مایوس کن سمجھا اور اتحاد ثلاثہ کے سرمایہ‌داروں اور اتحادثلاثہ کے جلادوں کے ایجنٹوں کے سامنے ریں ریں کرنے لگے۔

## (۳)

## اٹلی میں توراتی اینڈ کمپنی

اطالوی اخبار ،، ال سوویت ،، کے متذکرہ بالا شماروں سے اس کی پوری تصدیق ہوتی ہے جس کا میں نے اپنے پمفلٹ میں اطالوی سوشلسٹ پارٹی کی غلطی کے بارے میں اظہار کیا ہے جو اپنی صفوں میں ایسے ممبروں اور حتی کہ پارلیمنٹ والوں کے ایسے گروپ کو برداشت کرتی ہے۔ اس کی مزید تصدیق برطانوی بورژوا اعتدال پرست اخبار «The Manchester Guardian» کے روم کے نامہ‌نگار جیسے باہر کے مشاہد کی طرف سے ہوتی ہے جس نے ۱۲ مارچ ۱۹۲۰ء کے شمارے میں توراتی سے اپنا انٹرویو شایع کیا ہے۔ اس نامہ‌نگار نے لکھا ہے :

،، سینور توراتی کی رائے ہے کہ انقلاب کا خطرہ ایسا نہیں ہے کہ اٹلی میں بے‌بنیاد خوف پیدا ہو۔ انتہاپسند لوگ سوویت نظریات کی آگ سے محض اسلئے کھیل رہے ہیں تاکہ عوام کو بیدار کر سکیں اور اکسا سکیں۔ بہرحال، یہ نظریات بالکل داستانی خیالات ، ناپختہ‌کار پروگرام ہیں جن کو عملی طور پر استعمال میں نہیں لایا جا سکتا۔ وہ صرف اس کے لئے موزوں ہیں کہ کام کرنےوالے طبقوں کو امید کی حالت میں رکھیں۔ وہی لوگ جو ان کو لبھاوے کے طور پر استعمال کرتے ہیں تاکہ پرولتاریہ کی آنکھیں چوندھیا دیں اپنے آپ کو روزمرہ کی جدوجہد کے لئے مجبور پاتے ہیں تاکہ کوئی ایسی معاشی سہولت حاصل کرلیں ، جو اکثر

معمولی ہوتی ہے، اور اس طرح اس لمحے میں تاخیر کرا سکیں جب مزدور طبقہ اپنے وہموں اور مرغوب افسانوں کے یقین کو کھو بیٹھے۔ اسی‌لئے ہر پیمانے کی اور ہر سبب کی بنا پر ہڑتالوں کا ایک طویل سلسلہ ان تازہ ترین ہڑتالوں تک ہے جو ابھی ڈاک اور ریلوے کی سروسوں میں ہوئیں ، ایسی ہڑتالیں جو ملک کی بد حالت کو بدتر بناتی ہیں۔ ملک ان مشکلات کی وجہ سے پریشان ہے جو ایڈریاٹک کے مسئلے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں ، اپنے غیرملکی قرضوں اور کاغذی زر کی بےحد اجرا سے دبا ہوا ہے اور پھر بھی ملک کام کے اس ڈسپلن کو اپنانے سے ابھی کہیں دور ہے جو واحد طور پر ملک میں نظم اور خوش حالی کو بحال کر سکتا ہے ...،،

یہ بات روز روشن کی طرح صاف ہے کہ برطانوی نامہ‌نگار نے وہ سچی بات اگل دی جس کی خود توراتی اور اٹلی میں اس کے بورژوا وکیل ، مددگار اور ولولہ بخشنےوالے پردہ‌پوشی اور رنگ آمیزی کرتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ توراتی ، تریویس ، مودیلیانی ، دوگونی اینڈ کمپنی کے خیالات اور سیاسی سرگرمیاں ٹھیک ایسی ہیں جیسی برطانوی نامہ‌نگار نے بیان کی ہیں۔ یہ بالکل سوشل غداری ہے۔ ذرا ان مزدوروں کے درمیان نظم اور ڈسپلن کی وکالت کو تو دیکھئے جو اجرتی غلامی میں مبتلا ہیں اور سرمایہ‌داروں کو دولت‌مند بنانے کےلئے محنت کرتے ہیں ! اور ہم روسیوں کےلئے یہ سب منشویکوں‌والی تقریریں کتنی جانی پہچانی ہیں ! اور کیسا بیش بہا اعتراف اس کا ہے کہ عوام سوویت اقتدار کے حق میں ہیں ! ہڑتالوں کے انقلابی رول کے بارے میں جو خودبخود پھیل رہی ہیں کیسی کندذہنی اور کمینی بورژوا ناسمجھی ہے ! جی ہاں ، بورژوا اعتدال پرست اخبار کے برطانوی نامہ‌نگار نے توراتی اینڈ کمپنی کے ساتھ بدسلوکی کی ہے اور کامریڈ بوردیگا اور ان کے ”ال سوویت،، کے دوستوں کے مطالبے کی لاجواب تصدیق کی ہے جس میں یہ مانگ کی گئی ہے کہ اگر اطالوی سوشلسٹ پارٹی واقعی تیسری انٹرنیشنل کے حق میں ہونا چاہتی ہے تو اس کو توراتی اینڈ کمپنی کو اپنی صفوں سے ذلیل کرکے نکال دینا چاہئے اور اپنے نام اور عمل دونوں لحاظ سے کمیونسٹ پارٹی بن جانا چاہئے۔

## صحیح تمہیدوں سے غلط نتائج

لیکن کامریڈ بوردیگا اور ان کے ''بائیں بازو'' کے دوست توراتی اینڈ کمپنی پر اپنی صحیح تنقید سے یہ غلط نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں ہر طرح کی شرکت مضرت رساں ہے۔ اطالوی ''بائیں بازووالے'' اس نظریے کی حمایت میں ذرہ برابر بھی سنجیدہ دلیل نہیں پیش کر سکتے۔ وہ بورژوا پارلیمنٹ کے واقعی انقلابی اور کمیونسٹ استعمال کی بین اقوامی مثالوں کو محض جانتے ہی نہیں (یا بھلا دینے کی کوشش کرتے ہیں) جو پرولتاری انقلاب کی تیاری میں مسلمہ طور پر بیش قیمت ہیں۔ وہ پارلیمانیت کے استعمال کے بارے میں کوئی ''نئی'' بات نہیں سوچ پاتے اور ''پرانے'' غیر بالشویک طریقے کے بارے میں چلا چلا کر اپنی بات دہرا رہے ہیں۔

یہی ان کی بنیادی غلطی ہے۔ صرف پارلیمانی ہی نہیں بلکہ سرگرمیوں کے تمام شعبوں میں کمیونزم کو وہ پھیلانا چاہئے (اور بغیر طویل، مستحکم اور مستقل محنت کے وہ نہیں پھیلا سکتا) جو اصولی طور پر نیا اور بنیادی طور پر دوسری انٹرنیشنل کی روایات سے رشتہ توڑنےوالا ہو (ساتھ ہی اس کو برقرار رکھے اور پروان چڑھائے جو اس میں اچھا تھا)۔

مثلاً صحافت کے کام کو لے لیجئے۔ اخبار، پمفلٹ اور اشتہار پروپیگنڈا، ایجی‌ٹیشن اور تنظیم کا ضروری کام کرتے ہیں۔ کسی بھی ملک میں، چاہے وہ کتنا ہی تہذیب‌یافتہ کیوں نہ ہو بغیر صحافتی مشینری کے کوئی بھی عوامی تحریک نہیں چل سکتی۔ ''لیڈروں'' کے خلاف کوئی بھی چیخ پکار، کوئی بھی حلفی وعدہ کہ عوام کی پاکیزگی کو لیڈروں کے اثر سے محفوظ رکھا جائیگا ہمیں اس ضرورت سے چھٹکارا نہیں دلاتا کہ ہم اس کام کےلئے بورژوا دانش‌ور ماحول کے لوگوں کو استعمال کریں، بورژوا ڈیموکریسی، ''نجی ملکیت'' کے ماحول اور معاملات سے چھٹکارا نہیں دلاتا جن میں یہ کام سرمایہ‌دار نظام میں کیا جاتا ہے۔ بورژوازی کا تختہ الٹنے، پرولتاریہ کے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے ڈھائی سال بعد بھی ہم اپنے چاروں طرف بڑے پیمانے پر (کسانوں

اور دستکاروں کا) بورژوا جمہوری ، نجی ملکیت کے تعلقات کا یہ
اور حالات دیکھتے ہیں -

پارلیمانیت ایک قسم کا کام ہے اور صحافت دوسری طرح کا - اگر ان دونوں شعبوں کے کارکن واقعی کمیونسٹ اور پرولتاری ، عوامی پارٹی کے واقعی ممبر ہیں تو دونوں کا مافیہ کمیونسٹ ہو سکتا ہے اور ہونا چاہئے - لیکن ان دونوں میں اور سرمایہ‌دار نظام میں اور نظام سے سوشلزم تک عبوری دور میں بھی کام کے ہر شعبے میں ان مشکلات سے، ان مخصوص فریضوں سے بھاگنا ممکن نہیں جن کا تعین اور حل پرولتاریہ کو کرنا ہے تاکہ وہ بورژوازی کی صفوں سے آئے ہوئے لوگوں کی خدمات کو اپنے مقاصد کےلئے استعمال کر سکے ، دانش‌ورانہ تعصبات اور اثرات پر فتح حاصل کر سکے اور پیٹی بورژوا ماحول کی مزاحمت کو کمزور ( اور بالآخر پوری طرح تبدیل ) کر سکے -

کیا ۱۸ — ۱۹۱۴ء کی جنگ سے پہلے ہم نے اس بات کی بےحد مثالیں نہیں دیکھیں کہ تمام ملکوں میں شدید "بائیں بازو ،، کے نراجی ، سینڈیکیٹ‌والے اور دوسرے لوگ پارلیمانیت کے خلاف گرجتے تھے ، بورژوازی کے خراب کئے ہوئے پارلیمانی سوشلسٹوں کا مذاق اڑاتے تھے ، ان کے کیریرازم پر چوٹ کرتے تھے وغیرہ وغیرہ اور خود صحافت کے ذریعہ ، سینڈیکیٹوں ( ٹریڈیونینوں ) میں کام کے ذریعہ اسی طرح کا بورژوا کیریر اپناتے تھے ؟ کیا ژوؤ اور میرہیم صاحبان کی مثال ، اگر فرانس تک محدود رہا جائے ، عام نمونے کی نہیں ہے ؟

پارلیمانیت میں شرکت سے " انکار کرنےوالوں ،، کا بچپن یہ ہے کہ وہ ایسے " سادہ ،، ، " آسان ،، اور نام نہاد انقلابی طریقے سے مزدور تحریک کے اندر بورژوا جمہوری اثر کے خلاف جدوجہد کے مشکل فریضے کو " حل ،، کا خیال رکھتے ہیں اور عملی طور پر خود اپنے سائے سے بھڑکتے ہیں، بس مشکلات کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور صرف زبانی ان کو دور کرتے رہتے ہیں - انتہائی شرمناک کیریرازم ، پارلیمانی نشستوں کا بورژوا استعمال ، پارلیمانی سرگرمیوں کی کھلی ہوئی اصلاح پرستانہ توڑمروڑ ، ذلیل پیٹی بورژوا فرسودہ ڈھرا — یہ سب بلاشبہ سرمایہ‌دار نظام کے ہر جگہ پیدا کئے ہوئے مشترکہ اور رائج کردار ہیں ، نہ صرف مزدور تحریک کے باہر بلکہ اس کے اندر بھی - لیکن

یہ سرمایہ‌دار نظام اور اس کا پیدا کیا ہوا بورژوا ماحول (جو بورژوازی کا تختہ الٹنے کے بعد بھی بڑی سست رفتاری سے غائب ہوتا کیونکہ کسان لوگ برابر بورژوازی کو جنم دیتے رہتے ہیں) قطعی طور پر کام اور زندگی کے تمام شعبوں میں بورژوا کیریرازم، قومی شاونزم اور پیٹی بورژوا کمینہ‌پن وغیرہ کو جنم دیتا رہتا ہے جو شکل میں ذرا مختلف ہیں لیکن ماہیہ میں ایسے ہی ہیں۔

پیارے بائیکاٹ کے حامیو اور پارلیمانیت کے مخالفو آپ اپنے کو ”زبردست انقلابی“، خیال کرتے ہیں لیکن درحقیقت آپ مزدور تحریک کے اندر بورژوا اثرات کے خلاف جدوجہد کی نسبتاً چھوٹی مشکلات سے ڈر گئے ہیں جبکہ آپ کی فتح یعنی بورژوازی کا تختہ الٹنا اور پرولتاریہ کا سیاسی اقتدار حاصل کرنا، انہیں مشکلات کو اور زیادہ بڑی، بہت بڑے پیمانے پر بڑی بنا دےگی۔ بچوں کی طرح آپ چھوٹی سی مشکل سے ڈر گئے ہیں جو آج آپ کے سامنے ہے۔ آپ یہ نہیں سمجھتے کہ کل اور پرسوں آپ کو ایسی مشکلات کو پار کرنا سیکھنا اور بہت اچھی طرح سیکھنا پڑیگا جو آج سے کہیں زیادہ بڑی ہونگی۔

سوویت اقتدار میں آپ کی اور ہماری پرولتاری پارٹی میں اور زیادہ بورژوا دانش‌ور گھسنے لگیں‌گے۔ وہ سوویتوں، عدالتوں اور نظامت میں گھسیں‌گے کیونکہ سرمایہ‌دار نظام کے تخلیق کئے ہوئے انسانی مواد کے بغیر کمیونزم کی تعمیر ممکن نہیں ہے، کیونکہ بورژوا دانش‌وری کو نکال باہر کرنا اور برباد کرنا ممکن نہیں ہے، اس کو جیتنے، پھر سے ڈھالنے، جذب کرنے اور پھر سے تربیت دینے کی ضرورت ہے جیساکہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی بنیاد پر طویل جدوجہد میں خود پرولتاریہ کی تربیت نو کی ضرورت ہے جو اپنے پیٹی بورژوا تعصبات کسی معجزے یا مقدس مریم کے زیراثر، نعرے، تجویز یا فرمان کے زیراثر یکدم نہیں ترک کر دیتے بلکہ صرف طویل اور سخت عوامی جدوجہد کے ذریعے کرتے ہیں جو عام پیٹی بورژوا اثرات کے خلاف ہوتی ہے۔ سوویت اقتدار میں یہی فریضے جن کو پارلیمانیت کے مخالف اتنے فخر، اتنے غرور، اتنی آسانی اور اتنے بچپن کے ساتھ کندھے جھٹک کر برخاست کر دیتے ہیں — یہی فریضے سوویتوں کے اندر پھر پیدا ہوتے ہیں، سوویت نظامت کے اندر، سوویت ”محافظان حقوق“، کے درمیان (ہم نے روس میں بورژوا قانونی وکالت کو توڑ دیا اور ٹھیک کیا کہ توڑ دیا

لیکن اس نے ہمارے یہاں "سوویت"، "محافظان حقوق"، کے پردے میں پھر جنم لیا ہے (۵۵))۔ سوویت انجنیروں، سوویت استادوں، مراعات رکھنےوالے مزدوروں میں یعنی سوویت فیکٹریوں میں سب سے زیادہ مہارت اور سب سے اچھی پوزیشن رکھنےوالے مزدوروں میں ہم متواتر ان تمام منفی خط و خال کی تجدید دیکھ رہے ہیں جو بورژوا پارلیمانیت کی خصوصیت ہیں اور صرف مستقل، انتھک، طویل جدوجہد کے ذریعہ جس کی بنیاد پرولتاری تنظیم اور ڈسپلن پر ہے ہم رفتہ رفتہ اس برائی پر فتح حاصل کر رہے ہیں۔

واقعی بورژوازی کے اقتدار میں بورژوا عادتوں پر اپنی یعنی مزدور پارٹی کے اندر کامیابی حاصل کرنا بہت "مشکل"، ہے: پارٹی سے ان پارلیمانی لیڈروں کو نکال باہر کرنا "مشکل"، ہے جن کو بورژوا تعصبات نے بہت ہی خراب کر دیا ہے، ان لوگوں کی قطعی ضروری تعداد کو (چاہے وہ بہت محدود ہو) پرولتاری ڈسپلن کے تحت لانا "مشکل"، ہے جو بورژوازی سے نکل کر آئے ہیں، بورژوا پارلیمنٹ میں ایسے کمیونسٹ گروپ کا قیام "مشکل"، ہے جو مزدور طبقے کےلئے پوری طرح شایان‌شان ہو، اس بات کی ضمانت "مشکل"، ہے کہ کمیونسٹ ممبران پارلیمنٹ بورژوا پارلیمانی کھیل نہ کھیلیں بلکہ اپنے کو عوام میں پروپیگنڈا، ایجی‌ٹیشن اور تنظیم کے بہت ہی اہم کام میں لگائیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ یہ سب "مشکل"، ہے۔ یہ روس میں مشکل تھا اور مغربی یورپ اور امریکہ میں کہیں زیادہ مشکل ہے جہاں بورژوازی کہیں زیادہ طاقتور ہے اور بورژوا جمہوری روایات کہیں زیادہ گہری ہیں وغیرہ وغیرہ۔

لیکن یہ سب "مشکلات"، بچوں کا کھیل ہیں جب ان کا مقابلہ بالکل اسی قسم کے مسائل سے کیا جاتا ہے جنھیں بہرحال پرولتاریہ کو ناگزیر طور پر حل کرنا ہے اپنی فتح کےلئے، پرولتاری انقلاب کے دوران اور پرولتاریہ کے اقتدار حاصل کرنے کے بعد بھی۔ ان واقعی زبردست مسائل کے مقابلے میں جب کہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ میں لکھو کھا کسانوں، چھوٹے صاحبان ملکیت، لاکھوں دفتری ملازمین، افسروں اور بورژوا دانش‌وروں کو ازسرنو تربیت دینی ہوگی، ان سب کو پرولتاری ریاست اور پرولتاری رہنمائی کے تحت لانا ہوگا، ان کے اندر بورژوا عادتوں اور روایات پر فتح حاصل کرنا ہوگا۔ ان تمام زبردست مسائل کے مقابلے

میں بورژوازی کی حکمرانی میں ، بورژوا پارلیمنٹ میں حقیقی پرولتاری پارٹی کا واقعی کمیونسٹ گروپ قائم کرنا بچوں کے کھیل کی طرح آسان ہوگا۔ اگر ,, بائیں بازووالے ،، اور پارلیمنٹ کے مخالف کامریڈ اس وقت ایسی چھوٹی سی مشکل پار کرنا بھی نہیں سیکھتے تو یہ یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ یا تو وہ پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کو وجود میں لانے کے لائق نہ ہونگے اور بورژوا دانشوروں اور بورژوا اداروں کو اپنے قابو میں لانے اور پھر سے ڈھالنے کے قابل نہ ہونگے یا بہت عجلت میں وہ تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہونگے اور اس طرح کی عجلت پرولتاریہ کے کاز کےلئے بہت مضرت رساں ہوگی، معمولی سے زیادہ غلطیوں کا باعث ہوگی، اوسط سے زیادہ کمزوری اور ناسمجھی وغیرہ وغیرہ کا اظہار ہوگی۔

جب تک بورژوازی کا تختہ نہیں الٹا جاتا اور اس کے بعد جب تک چھوٹے پیمانے کی معیشت اور اشیاء تجارت کی چھوٹی پیداوار بالکل نہیں غائب ہوتی اس وقت تک بورژوا ماحول ، نجی ملکیت کی عادتیں اور پٹی بورژوا روایات پرولتاری کام کو مزدور تحریک کے باہر اور اندر بھی خراب کرتی رہینگی اور نہ صرف ایک پارلیمانی سرگرمی کے شعبے میں بلکہ سماجی سرگرمی کے تمام اور ہر شعبے میں ، بلا استثنا تمام تہذیبی اور سیاسی میدانوں میں۔ اور سب سے بڑی غلطی جس کےلئے بعدکو قیمت ادا کرنی پڑیگی کام کے ایک شعبے میں کسی ایک "ناپسندیدہ ،، مسئلے یا مشکل سے کترانا اور اس سے اپنے کو الگ رکھنا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بلااستثنا کام اور سرگرمی کے ہر شعبے میں مہارت حاصل کریں ، تمام مشکلات پر قابو پائیں اور تمام بورژوا عادتوں ، رسوم و روایات پر سب جگہ اور ہر طرف فتح حاصل کریں۔ دوسری طرح سے مسئلے کو پیش کرنا محض غیرسنجیدگی ، محض بچپن ہوگا۔

۱۲ مئی ۱۹۲۰ء

(۵)

میں نے اس کتاب کے روسی ایڈیشن میں مجموعی طور پر بین‌اقوامی انقلابی سیاست کے میدان میں ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کی روش پر کچھ غلط روشنی ڈالی ہے۔ اس لئے میں موجودہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس مسئلے سے متعلق اپنے ہالینڈ کے کامریڈوں کا مندرجہ ذیل خط شایع

کرنا اور پھر ،، ہالینڈ کے ٹریبون والوں ،، کے بیان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں جس کو میں نے روسی مسودے میں استعمال کیا ہے اور جس کی جگہ پر میں ،، ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے بعض ممبر ،، (۵۶) کے الفاظ استعمال کررہا ہوں۔

ن۔ لینن

## وائن کوپ کا خط

ماسکو، ۳۰ جون ۱۹۲۰ء

ڈیر کامریڈ لینن،

آپ کی مہربانی کا شکریہ کہ ہم، کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس میں ہالینڈ کے وفد کے ممبر، آپ کی کتاب ،، کمیونزم میں ،، بائیں بازو ،، کی طفلانہ بیماری،، مغربی یورپ کی زبانوں میں اس کے ترجمے کی اشاعت سے قبل پڑھ سکے۔ آپ نے اپنی کتاب میں کئی جگہ اس رول پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے جو بین اقوامی سیاست میں ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے بعض ممبروں نے ادا کیا ہے۔

بہرنوع ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں اس بات کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے کہ آپ ان کے اقدامات کی ذمے داری کمیونسٹ پارٹی پر عائد کرتے ہیں - یہ بہت ہی غلط بات ہے۔ مزید برآں یہ نامنصفانہ بھی ہے کیونکہ ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے یہ ممبر پارٹی کی موجودہ سرگرمیوں میں بہت کم یا کچھ بھی حصہ نہیں لیتے۔ وہ براہ راست یا بالواسطہ اس کےلئے بھی کوشاں ہیں کہ کمیونسٹ پارٹی میں مخالفین کے وہ نعرے رائج کریں جن کے خلاف ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی اور اس کے تمام ادارے انتہائی سرگرمی کے ساتھ جدوجہد کرتے آئے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔

برادرانہ سلام کے ساتھ

(ہالینڈ کے وفد کی طرف سے)

ڈ۔ ای۔ وائن کوپ

اپریل — مئی ۱۹۲۰ء میں لکھا ہوا

جون ۱۹۲۰ء میں پیٹروگراد کے ریاستی اشاعت گھر نے اس کو الگ پمفلٹ میں شائع کیا

لینن کا مجموعۂ تصانیف، پانچواں روسی ایڈیشن، جلد ۴۱، صفحات ۱۰۴—۱

# تشریحی نوٹ

۱ - دوسری انٹرنیشنل — سوشلسٹ پارٹیوں کی بین الاقوامی تنظیم جس کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی گئی تھی۔ سامراجی دور آنے پر اس میں موقع پرست رجحانات کا بڑا فروغ ہوتا گیا۔ جب ۱۹۱۴ء میں عالمی جنگ شروع ہوئی تو دوسری انٹرنیشنل کے موقع پرست لیڈروں نے کھلم کھلا اپنے ملکوں کی بورژوا حکومتوں کی سامراجی پالیسی کی حمایت کی۔ دوسری انٹرنیشنل منتشر ہو گئی۔ ۱۹۱۹ء میں دوسری انٹرنیشنل کو پھر بحال کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ صفحہ ۸

۲ - ''اسکرا'' — یہ پہلا کل روسی مارکسی اخبار تھا جس کی بنیاد ۱۹۰۰ء میں لینن نے ڈالی تھی۔ اس نے مزدور طبقے کی انقلابی مارکسی پارٹی کے قیام میں فیصلہ کن رول ادا کیا۔

لیننی ''اسکرا'' کا پہلا شمارہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں لائپزگ سے شائع ہوا اور بعد میں میونخ، لندن اور جنیوا سے۔

''اسکرا'' پارٹی کی طاقتوں کو متحد کرنے، پارٹی کے کارکنوں کے جمع ہونے اور ان کی ٹریننگ کا مرکز بن گیا۔

لینن کی پہل قدمی اور ان کی براہ راست شرکت سے ''اسکرا'' کے ایڈیٹوریل بورڈ نے پارٹی کے پروگرام کا مسودہ تیار کیا اور روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کی تیاری کی جو جولائی — اگست ۱۹۰۳ء میں ہوئی۔ اس سے روس میں حقیقی انقلابی مارکسی پارٹی کی ابتدا ہوئی۔ دوسری کانگرس کے بعد موقع پرست منشویکوں نے ''اسکرا''

پر قبضہ جمالیا اور ۵۲ شمارے سے '' اسکرا ،، انقلابی مارکسزم کا ترجمان نہیں رہا ۔ صفحہ ۸

۳ ۔ یہاں ذکر منشویکوں اور سوشلسٹ انقلابیوں کے بارے میں ہیں ۔

منشویک — روسی سوشل ڈیموکریسی میں موقع پرست رجحان۔ ۱۹۰۳ء میں روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس میں لینن کے '' اسکرا ،، کے مخالفین سے اس کی تشکیل ہوئی ۔

منشویکوں نے پارٹی کے انقلابی پروگرام ، انقلاب میں پرولتاریہ کے رہنما رول ، مزدور طبقے اور کسانوں کے اتحاد کی مخالفت کی اور اعتدال پرست بورژوازی سے سمجھوتے کے حق میں تھے ۔

۷ — ۱۹۰۵ء کے انقلاب کی ناکامی کے بعد منشویکوں نے کوشش کی کہ پرولتاریہ کی غیرقانونی انقلابی پارٹی توڑ دی جائے ۔

۱۹۱۷ء میں منشویکوں کے نمائندے بورژوا عارضی حکومت میں شامل ہوئے اور عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد منشویکوں نے دوسری انقلاب دشمن پارٹیوں کے ساتھ مل کر سوویت اقتدار کے خلاف جدوجہد کی ۔

سوشلسٹ انقلابی — روس کی پیٹی بورژوا پارٹی جو ۱۹۰۱ء کے آخر اور ۱۹۰۲ء کی ابتدا میں نرودنکوں کے مختلف گروہوں اور حلقوں کے اتحاد سے پیدا ہوئی ۔

عالمی سامراجی جنگ کے دوران زیادہ تر سوشلسٹ انقلابیوں نے سوشل شاونزم کا راستہ اختیار کیا ۔

فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کی فتح کے بعد سوشلسٹ انقلابی منشویکوں کے ساتھ ملکر انقلاب دشمن بورژوا — جاگیرداروں کی عارضی حکومت کے بڑے ستون بنے اور پارٹی لیڈر اس حکومت میں شامل ہوئے ۔

عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد غیرملکی فوجی مداخلت اور خانہ جنگی کے دوران سوشلسٹ انقلابیوں نے انقلاب دشمن تخریبی کارروائیاں کیں ، سرگرمی کے ساتھ مداخلت کرنے والوں اور سفیدگارڈ کی حمایت کی ، انقلاب دشمن سازشوں میں حصہ لیا ، سوویت ریاست اور کمیونسٹ پارٹی کے کارکنوں کے خلاف دہشت انگیز اقدامات منظم کئے ۔ صفحہ ۱۳

۴- ۱۹۰۵ء — ۰۷ کے انقلاب کے دوران روس کے بہت سے شہروں میں مزدوروں کے نمائندوں کی سوویتیں وجود میں آئیں - پہلے سوویتوں نے معاشی اور سیاسی ہڑتالوں کی رہنمائی کی - پھر جدوجہد کے دوران میں سوویتیں جن کی قیادت بالشویک کررہے تھے، مسلح بغاوت کو تیار کرنےوالے ادارے اور نئی حکومت کی تنظیمیں بن گئیں - ۱۹۰۵ء — ۰۷ کے انقلاب کی شکست کے بعد سوویتیں منتشر کردی گئیں اور ۱۹۱۷ء کے بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کے وقت پھر سے وجود میں آئیں - صفحہ ۱۴

۵- یہاں پیش نظر وہ گولی‌باری ہے جو ۴ (۱۷) اپریل ۱۹۱۲ء کو سائبیریا کی لینسکی نامی سونے کے کانوں میں نہتے مزدوروں پر ان کی ہڑتال کے دوران کی گئی - دریائے لینا پر اس خونیں ڈراسے کی خبر سے روس کے مزدور طبقے میں بےچینی پھیل گئی - سارے ملک میں سڑکوں پر مظاہرے، جلسے اور احتجاجی ہڑتالیں ہوئیں - صفحہ ۱۵

۶- ریاستی دوما — نمائندہ ادارہ جو زار کی حکومت ۱۹۰۵ء کے انقلابی واقعات کی وجہ سے قائم کرنے پر مجبور ہوئی - رسمی طور پر ریاستی دوما آئین‌ساز ادارہ تھی لیکن عملی طور پر کوئی اختیار نہیں رکھتی تھی - اس کےلئے براہ‌راست، مساوی اور عام انتخابات نہیں ہوتے تھے - محنت‌کش طبقوں اور روس کی غیرروسی قومیتوں کی آبادی کا حق رائے دھی بہت ھی محدود تھا اور مزدوروں اور کسانوں کے کافی بڑے حصے کو حق رائے دھی تھا ھی نہیں -

پہلی ریاستی دوما (اپریل — جولائی ۱۹۰۶ء) اور دوسری ریاستی دوما (فروری — جون ۱۹۰۷ء) کو زار کی حکومت نے برخاست کردیا - ۳ جون ۱۹۰۷ء کے نئے ریاستی الٹ پلٹ کے بعد حکومت نے نیا انتخابی قانون منظور کیا جس نے مزدوروں، کسانوں اور شہری پیٹی‌بورژوازی کے حق کو اور محدود کردیا اور تیسری (۱۹۰۷ء — ۱۹۱۲ء) اور چوتھی (۱۹۱۲ء — ۱۷) ریاستی دوماؤں میں جاگیرداروں اور بڑے سرمایہ‌داروں کے مکمل تسلط کی ضمانت کی - صفحہ ۱۵

۷- دوما کے اجلاس ۲۶ جولائی (۸ اگست) ۱۹۱۴ء کو بالشویک گروپ نے زارشاھی روس کے سامراجی جنگ میں شریک ہونے کے خلاف قطعی

احتجاج کا اعلان کیا۔ اس نے جنگی قرضوں کے لئے ووٹ دینے سے انکار کردیا اور عوام میں انقلابی پروپیگنڈا کیا۔ نومبر ۱۹۱۴ء میں دوما کے بالشویک ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا اور ان کو مشرقی سائبیریا کے توروخانسکی علاقے میں زندگی بھر کے لئے جلاوطن کر دیا گیا۔ صفحہ ۱۶

۸ - لونگے ازم — فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی میں ایک رجحان جس کا لیڈر ژان لونگے تھا۔ ۱۹۱۴ — ۱۸ء کی عالمی سامراجی جنگ میں لونگے والوں نے سوشل شاونسٹوں سے سمجھوتے کی پالیسی اختیار کی۔ انھوں نے انقلابی جدوجہد سے انکار کرکے سامراجی جنگ میں ''دفاع وطن،، کی پوزیشن لی۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی فتح کے بعد ان لوگوں نے پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی زبانی حمایت کی اور عملی طور پر اس کے مخالفین کا ساتھ دیا۔ دسمبر ۱۹۲۰ء میں لونگے والے مع کھلے ہوئے اصلاح پرستوں کے پارٹی سے الگ ہوگئے اور نام نہاد ڈھائی انٹرنیشنل میں شامل ہوگئے۔ صفحہ ۱۶

۹ - برطانوی انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی (Independent Labour Party) — ۱۸۹۳ء میں یہ اصلاح پرست تنظیم ''نئی ٹریڈیونینوں،، کے لیڈروں نے ہڑتالوں کی بڑھتی ہوئی جدوجہد اور بورژوا پارٹیوں سے برطانوی مزدور طبقے کے چھٹکارے کی تحریک زور پکڑنے کے حالات میں بنائی۔ اس پارٹی میں ''نئی ٹریڈیونینوں،، اور متعدد پرانی ٹریڈیونینوں کے ممبر، دانشوروں اور پیٹی بورژوازی کے نمائندے شامل ہوگئے جو فیبئن لوگوں (Fabians) کے زیر اثر تھے۔ بورژوا پارٹیوں سے سیاسی خودمختاری کا دعوی کرتے ہوئے حقیقت میں یہ پارٹی ''صرف سوشلزم سے تو بالکل 'خودمختار' تھی لیکن اعتدال پرستی کی بالکل محتاج تھی،، (لینن)۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران اس نے مرکزیت پرست پوزیشن اختیار کی اور بعد میں سوشل شاونزم تک پہنچ گئی۔ صفحہ ۱۶

۱۰ - فیبئن لوگ — برطانوی اصلاح پسند تنظیم — فیبئن سوسائٹی — کے ممبر جو ۱۸۸۴ء میں قائم ہوئی۔ اس سوسائٹی کے ممبر زیادہ تر بورژوا دانشوروں کے نمائندے تھے — عالم، ادیب اور سیاسی کارکن (سڈنی اور بیاٹریس ویب، ریمزے میکڈانلڈ اور برنارڈ شا وغیرہ)۔ وہ

پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد اور سوشلسٹ انقلاب کی ضرورت کو نہیں مانتے تھے اور اس بات پر زور دیتے تھے کہ سرمایہ‌داری سے سوشلزم تک عبور صرف چھوٹی چھوٹی اصلاحوں کے ذریعہ سماج کی رفتہ رفتہ تشکیل نو سے ہوسکتا ہے۔ ۱۹۰۰ء میں فیبئن سوسائٹی برطانوی لیبر پارٹی میں مل گئی۔ صفحہ ۱۶

۱۱ - وزارت کے حامی (ملیران ازم) — سوشل ڈیموکریسی میں موقع پرست رجحان جسکو فرانسیسی سماجی اصلاح پرست ملیران کا نام دیا گیا جس نے ۱۸۹۹ء میں فرانس کی رجعت پرست بورژوا حکومت میں شرکت کی اور اس کی عوام دشمن سیاست کی حمایت کی۔ صفحہ ۱۷

۱۲ - "جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی" — مرکزیت پسندوں کی پارٹی اپریل ۱۹۱۷ء میں شہر گوتھا میں اپنی تاسیسی کانگرس میں قائم ہوئی۔ "انڈپنڈنٹ لوگوں" نے مرکزیت پسند باتوں کا نقاب ڈالکر سوشل شاونسٹوں کے ساتھ "اتحاد" کا پرچار کیا اور طبقاتی جدوجہد سے انکار کی حد تک گرگئے۔

اکتوبر ۱۹۲۰ء میں شہر ہالے کی "انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی" کی کانگرس میں پھوٹ پڑگئی اور اس کا کافی بڑا حصہ دسمبر ۱۹۲۰ء میں جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی سے مل گیا۔ دائیں بازو کے عناصر نے اپنے پرانے نام "جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی" سے الگ پارٹی بنائی جو ۱۹۲۲ء تک رہی۔ صفحہ ۱۷

۱۳ - یہاں اپریل ۱۹۱۳ء میں بالشویکوں کے رسالے "تعلیم" میں شائع شدہ لینن کے مضمون کا ذکر ہے، جس کا عنوان ہے "جرمن مزدور تحریک میں کس چیز کی پیروی نہیں کرنا چاہئے"۔ اس میں جرمن سوشل ڈیموکریٹ لیگین کا غدارانہ رویہ بےنقاب کیا گیا ہے جنہوں نے ۱۹۱۲ء میں امریکہ کے دورے کے وقت ریاستہائے متحدۂ امریکہ کی کانگرس میں تقریر کرتے ہوئے، سرکری حلقوں اور بورژوا پارٹیوں کا خیرمقدم کیا۔ صفحہ ۲۱

۱۴ - اسپارٹاک والے — جرمنی کے بائیں بازو کے سوشل ڈیموکریٹوں کی انقلابی تنظیم کے ممبر تھے۔ "اسپارٹاک" نامی گروپ کی تشکیل پہلی

عالمی سامراجی جنگ کی ابتدا میں کارل لیبکنیخت ، روزا لکسمبرگ ، فرانس میرنگ اور کلارا تسیتکین وغیرہ نے کی۔ اسپارٹاک والے عوام میں انقلابی پروپیگنڈا کرتے تھے ، جنگ کے خلاف عام جلسے منظم کرتے تھے اور ہڑتالوں کی رہنمائی کرتے تھے ، پہلی عالمی جنگ کے سامراجی کردار اور سوشل ڈیموکریسی کے موقع پرست لیڈروں کی غداری کو بے نقاب کرتے تھے۔ اپنی تاسیسی کانگرس میں جو ۳۰ دسمبر ۱۹۱۸ء سے یکم جنوری ۱۹۱۹ء تک ہوئی اسپارٹاک والوں نے جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد ڈالی۔ صفحہ ۲۱

۱۵ - پیرس کمیون — مزدور طبقے کی انقلابی حکومت جو پرولتاری انقلاب کی وجہ سے ۱۸۷۱ء میں پیرس میں قائم ہوئی۔ یہ تاریخ عالم میں پرولتاری ڈکٹیٹرشپ کی پہلی حکومت تھی۔ وہ ۷۲ دن تک — ۱۸ مارچ سے ۲۸ مئی ۱۸۷۱ء تک قائم رہی۔ صفحہ ۲۱

۱۶ - بیبل کے نام اینگلس کا خط مورخہ ۱۸ یا ۲۸ مارچ ۱۸۷۵ء پیش نظر ہے۔ صفحہ ۲۱

۱۷ - یہاں معاہدۂ بریست سے مطلب ہے۔ یہ معاہدۂ امن سوویت روس اور چار طاقتی اتحاد ( جرمنی ، آسٹریا — ہنگری ، بلغاریہ اور ترکی ) کے درمیان ہوا تھا جس پر ۳ مارچ ۱۹۱۸ء کو بریست لیتوفسک میں دستخط ہوئے اور جس کی تصدیق سوویتوں کی چوتھی کل‌روس ہنگامی کانگرس نے ۱۵ مارچ کو کی۔ اس معاہدے کے مطابق پولینڈ ، تقریباً تمام بالٹک علاقے اور بیلوروس کے ایک حصے کو جرمنی اور آسٹریا — ہنگری کے کنٹرول میں رہنا تھا اور یوکرین کو سوویت روس سے الگ کرکے جرمن ریاست کا ماتحت بننا تھا۔ ترکی کو کارس ، باتومی اور ارداگان کے شہر دئے گئے تھے۔ اگست ۱۹۱۸ء میں جرمنی نے سوویت روس پر ضمنی معاہدے اور مالیاتی سمجھوتے کے لئے دباؤ ڈالا جن میں نئے قزاقانہ مطالبات پیش کئے گئے تھے۔

جرمنی میں نومبر ۱۹۱۸ء کے انقلاب کے بعد جس نے شاہی حکومت کا تختہ الٹ دیا ، ۱۳ نومبر ۱۹۱۸ء کو کل روس مرکزی انتظامیہ

کمیٹی نے قزاقانہ اور غیرمنصفانہ معاہدۂ بریست کے کالعدم ہونے کا اعلان کر دیا۔ صفحہ ۲۲

۱۸ - یہاں اوتزوویستوں (Otsovists) اور الٹی میٹمسٹوں (Ultimatumists) کا ذکر ہے جن کے خلاف ۱۹۰۸ء میں جدوجہد شروع ہوئی اور ۱۹۰۹ء میں ان کے لیڈر بوگدانوف کو بالشویک پارٹی سے نکالنے کا باعث بنی۔ انقلابی لفاظی کے پردے میں اوتزوویستوں نے یہ مطالبہ کیا کہ تیسری ریاستی دوما سے سوشل ڈیموکریٹ مندوبین کو واپس بلا لیا جائے اور پارٹی ٹریڈیونین، کوآپریٹیو اور دوسری قانونی تنظیموں میں کام کرنا بند کردے۔ الٹی میٹمازم اوتزووازم کی ایک اور قسم تھی۔ اس بات کی ضرورت کو نہ سمجھتے ہوئے کہ سوشل ڈیموکریٹ مندوبین میں استقلال کے ساتھ کام کرنا چاہئے، ان کو بااصول انقلابی پارلیمانی کارکن ہونے کی تربیت دینا چاہئے، الٹی میٹسٹوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ دوما میں سوشل ڈیموکریٹک گروہ کو یہ الٹی میٹم دے دیا جائے کہ ان کو پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے فیصلوں کی قطعی پیروی کرنا ہے اور اگر وہ ان فیصلوں کی پیروی نہ کریں تو ان کو دوما سے واپس بلا لیا جائے۔ بالشویک اخبار ”پرولتاری“ کے ایڈیٹوریل بورڈ کے جون ۱۹۰۹ء کے توسیعی جلسے نے اپنے فیصلے میں کہا کہ ”روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی میں ایک معین رجحان کی حیثیت سے بالشویزم کی کوئی بات اوتزووازم اور الٹی میٹمازم سے مشترک نہیں ہے“۔ صفحہ ۲۲

۱۹ - ۶ (۱۹) اگست ۱۹۰۵ء کو زار کا مینی فسٹو — مشاورتی ریاستی دوما کے قیام کا قانون، اور اس میں منتخب ہونے کے قواعد شایع کئے گئے۔ امور داخلہ کے وزیر بولیگین کے نام پر جس کو زار نے دوما کے قیام کا کام سپرد کیا تھا اس دوما کا نام بولیگین دوما پڑا۔ بولیگین دوما کے انتخابات نہیں ہوئے، حکومت اس کو نہ منعقد کرسکی اور بڑھتے ہوئے انقلابی جوش نے اس کو ختم کر دیا۔ صفحہ ۲۲

۲۰ - یہاں اکتوبر ۱۹۰۵ء کی کل روس سیاسی ہڑتال پیش نظر ہے۔ اس عام ہڑتال میں بیس لاکھ سے زیادہ لوگوں نے حصہ لیا۔ اس سیاسی ہڑتال نے مزدور تحریک کی طاقت اور زور کا اظہار کیا، دیہات، فوج

اور بحری بیڑے کے لئے انقلابی جدوجہد کے اضافے میں مہمیز کا کام کیا اور پرولتاریہ کو مسلح بغاوت تک لایا۔ صفحہ ۲۲

۲۱ - ''بائیں بازو کے کمیونسٹ،، — یہ پارٹی دشمن گروہ تھا، جو ۱۹۱۸ء کی ابتدا میں جرمنی سے معاہدۂ امن (بریسٹ کا معاہدہ) کرنے کے سلسلے میں پیدا ہوا۔ انقلابی جنگ کے بارے میں بائیں بازو کی لفاظی سے کام لیتے ہوئے ''بائیں بازو کے کمیونسٹوں،، کا گروہ اپنی مہم‌بازانہ پالیسی سے سوویت ریپبلک کو، جس کے پاس فوج ابھی نہیں تھی، سامراجی جرمنی سے جنگ میں الجھا اور سوویت ریپبلک کو موت کے خطرے میں مبتلا کرنا چاھتا تھا۔ لینن اور ان کے ہم‌خیالوں کو مرکزی کمیٹی میں تروتسکی اور ''بائیں بازو کے کمیونسٹوں،، کے خلاف سخت جدوجہد کرنی پڑی تاکہ جرمنی کے ساتھ معاہدۂ امن پر دستخط کی منظوری حاصل کی جائے اور اس طرح نوخیز سوویت ریپبلک کو خاتمے سے بچایا جائے۔ صفحہ ۲۳

۲۲ - لیبرسٹ — انگلستان کی لیبر پارٹی (Labour Party) کے ممبر جس کی بنیاد ۱۹۰۰ء میں پارلیمنٹ میں مزدوروں کے نمائندے (''مزدوروں کی نمائندگی کی کمیٹی،،) بھیجنے کے مقصد سے کی گئی۔ ۱۹۰۶ء میں اس کا نام لیبر (مزدور) پارٹی رکھا گیا جس نے ابتدا میں مزدور طبقے کی پارٹی کی صورت اختیار کی (آگے چل کر اس میں پیٹی بورژوا عناصر کافی تعداد میں آگئے)۔ اپنے نظریات اور طریقۂ کار کے لحاظ سے یہ موقع پرست تنظیم ھے۔ پارٹی کے قیام کے وقت سے ھی اس کے لیڈر بورژوازی سے طبقاتی تعاون کی پالیسی چلارہے ھیں۔ صفحہ ۲۴

۲۳ - ۲۶ اکتوبر (۸ نومبر) ۱۹۱۷ء کو سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس میں امن کا فرمان منظور کیا گیا تھا۔ امن کے فرمان میں مزدوروں اور کسانوں کی حکومت نے تمام لڑنےوالی قوموں اور انکی حکومتوں کو فوراً منصفانہ جمہوری امن کی گفت وشنید شروع کرنے کی تجویز کی تھی۔ صفحہ ۲۶

۲۴ - کانسٹی‌ٹیوشنل (آئینی) ڈیموکریٹک پارٹی (کیڈیٹ) — روس کی اعتدال‌پرست — شاہ‌پرست بورژوازی کی یہ نمایاں پارٹی ۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء

قائم ہوئی۔ اس میں بورژوازی کے نمائندے، زمیندار اور بورژوا دانشور بھی شامل تھے۔ کیڈیٹ آئینی شاہ پرستی کے مطالبے سے آگے نہیں بڑھے۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران کیڈیٹوں نے سرگرمی کے ساتھ زارشاہی کی قبضہ گیر خارجہ پالیسی کی حمایت کی۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کے زمانے میں انہوں نے شاہی حکومت کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ بورژوا عارضی حکومت میں رہنمائی کی پوزیشن حاصل کرکے کیڈیٹوں نے عوام دشمن اور انقلاب دشمن پالیسی اختیار کی۔

صفحہ ۳۶

۲۵- ''اصولی طور پر حزب مخالف''، بائیں بازو کے جرمن کمیونسٹوں کا گروپ تھا جو نراجی نظریات کے پرچارک تھے۔ جرمن کمیونسٹ پارٹی کی دوسری کانگرس نے جو اکتوبر ۱۹۱۹ء کو گیڈیل برگ میں ہوئی تھی، حزب مخالف کو پارٹی سے الگ کر دیا تھا۔ اپریل ۱۹۲۰ء کو اس گروپ نے نام نہاد جرمن کمیونسٹ مزدور پارٹی منظم کی۔ نومبر ۱۹۲۰ء میں تمام جرمن کمیونسٹ طاقتوں کا اتحاد آسان بنانے اور جرمن کمیونسٹ مزدور پارٹی کے بہترین پرولتاری عناصر کی خواہشات کو مدنظر رکھنے کے لئے حزب مخالف کو ہمدردی رکھنےوالے ممبر کی طرح کمیونسٹ انٹرنیشنل میں عارضی طور پر قبول کر لیا گیا تھا۔ پھر بھی کمیونسٹ انٹرنیشنل کی انتظامی کمیٹی جرمن متحدہ کمیونسٹ پارٹی کو واحد بااختیار سیکشن سمجھتی تھی۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل میں شامل کرنے کےوقت جرمن کمیونسٹ مزدور پارٹی کے نمائندوں کے سامنے یہ شرائط پیش کی گئیں کہ جرمن متحدہ کمیونسٹ پارٹی سے متحد ہوجائے اور تمام سرگرمیوں میں اس کی حمایت کرے۔ لیکن جرمن کمیونسٹ مزدور پارٹی نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کی یہ ھدایتیں پوری نہیں کیں۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی تیسری کانگرس نے (جون — جولائی ۱۹۲۱ء) جرمن کمیونسٹ مزدور پارٹی کے حامی مزدوروں کے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس پارٹی کے لئے دو مہینے کی میعاد مقرر کی تھی تاکہ اس کے دوران جرمن کمیونسٹ مزدور پارٹی اپنی کانگرس منعقد کرسکے اور اتحاد کا سوال حل کر سکے۔ جرمن کمیونسٹ مزدور پارٹی کے رہنماؤں نے تیسری کانگرس کا فیصلہ پورا نہیں کیا اور اس طرح یہ پارٹی کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ممبر نہیں رہی۔ بعد میں جرمن کمیونسٹ مزدور

پارٹی ایک چھوٹا، فرقہ پرست گروہ بن گئی، جس کی مزدور طبقے میں کوئی حمایت نہ تھی۔ صفحہ ۲۷

۲۶۔ تیسری انٹرنیشنل، یعنی کمیونسٹ انٹرنیشنل — بین‌اقوامی انقلابی پرولتاریہ کی تنظیم تھی جس نے مختلف ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کو اپنے میں متحد کرلیا۔ یہ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۳ء تک رہی۔

تیسری انٹرنیشنل کا قیام مزدور تحریک میں پھوٹ پڑنے کے بعد تاریخی ضرورت بن گیا جو پہلی عالمی جنگ کی ابتدا میں سوشلزم کے کاز کے ساتھ دوسری انٹرنیشنل کے موقع‌پرست لیڈروں کی غداری اور دوسری انٹرنیشنل کی تباہی کی وجہ سے ہوا۔ مارچ ۱۹۱۹ء کو ماسکو میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پہلی کانگرس ہوئی۔

کمیونسٹ انٹرنیشنل نے تمام ملکوں کے محنت‌کشوں کے درمیان رابطہ بحال اور مضبوط کیا، بین‌اقوامی مزدور تحریک میں موقع‌پرستی کو بےنقاب کرنے، نوخیز کمیونسٹ پارٹیوں کو مضبوط بنانے اور بین‌اقوامی کمیونسٹ تحریک کی حکمت‌عملی اور طریقۂ‌کار مرتب کرنے میں مدد دی۔

مئی ۱۹۴۳ء میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی انتظامی کمیٹی نے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہ مزدوروں کے اتحاد کی تنظیمی شکل جو گذرے ہوئے تاریخی دور کے تقاضوں کے مطابق تھی، اب اپنی ضرورت کو پورا کر چکی ہے، کمیونسٹ انٹرنیشنل کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ صفحہ ۳۱

۲۷۔ ”ہرقلیسی ستونوں تک جانے کی“ اصطلاح کا مطلب انتہائی حد تک جانا ہے۔ یونانی دیومالا کے مطابق یہ ستون ہرقلیس نے دنیا کے سرے پر بنائے تھے اور قدیم یونانیوں کے خیال کے مطابق ان کے آگے کوئی راستہ نہیں تھا۔ صفحہ ۳۲

۲۸۔ یہاں ذکر ”مزدور طبقے کی آزادی کی مجاہد یونین“ کا ہے جو لینن نے ۱۸۹۵ء کی خزاں میں قائم کی تھی اور اس میں پیٹرسبرگ کے تقریباً بیس مارکسی حلقے شامل تھے۔ ”مجاہد یونین“ کا سربراہ مرکزی گروپ تھا۔ یہ پوری تنظیم اضلاعی گروہوں میں منقسم تھی اور

فیکٹریوں اور کارخانوں کے ترقی یافتہ اور باشعور مزدور ان گروهوں سے روابط رکھتے تھے۔ پیٹرسبرگ کی ،، مزدور طبقے کی آزادی کی مجاهد یونین ،، لینن کے قول کے مطابق انقلابی پارٹی کا جنین تھی جو مزدور تحریک اور پرولتاریہ کی جدوجہد کے رهنمائی کرنےوالے طبقے پر منحصر تھی۔ صفحہ ۳۴

۲۹- ترودوویک (محنتی گروہ) — ریاستی دوما میں پیٹی بورژوا نائبین کا قلیل تعداد گروہ جو کسان اور دانش‌ور مندوبین پر مشتمل تھا۔ صفحہ ۳۵

۳۰- فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کے بعد اور ۱۹۱۹ء تک پارٹی کے ممبروں کی تعداد بڑھ گئی۔ ۱۹۱۷ء کے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی کل روس (اپریل کی) ۷ ویں کانفرنس سے پہلے پارٹی کے ۸۰ هزار ممبر تھے۔ ۱۹۱۷ء کے جولائی — اگست تک یعنی روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی (بالشویک) کی چھٹی کانگرس سے پہلے پارٹی میں تقریباً ۲ لاکھ ۴۰ هزار ممبر تھے۔ مارچ ۱۹۱۸ء کو روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی ساتویں کانگرس کے وقت پارٹی میں کم از کم ۳ لاکھ ممبر تھے اور مارچ ۱۹۱۹ء میں روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی آٹھویں کانگرس کے وقت ممبروں کی تعداد ۳۱۳۷۶۶ تک پهنچ گئی۔ صفحہ ۳۶

۳۱- یہاں ،،کمیونسٹ هفتے،، کا ذکر ہے، جو پارٹی کے ممبروں کی تعداد بڑھانے کے بارے میں روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی آٹھویں کانگرس کے فیصلے پر منظم کیا گیا تھا۔ یہ هفتہ بیرونی فوجی مداخلت اور اندرونی انقلاب‌دشمنی کے خلاف سوویت عوام کی سخت جدوجہد کے زمانے میں هورها تھا۔ اگست ۱۹۱۹ء سے نومبر تک پارٹی تنظیموں میں پارٹی کا هفتہ منایا گیا۔ ،،پارٹی کے هفتے،، کے دوران روسی فیڈریشن کے یورپی حصے کے ۳۸ صوبوں میں ۲ لاکھ سے زیادہ لوگ پارٹی کے ممبر بن گئے تھے۔ ان میں ادھے سے زیادہ مزدور تھے۔ محاذ جنگ میں فوجوں اور بحری بیڑے کے تمام عملوں کا ۲۰ فی‌صدی حصہ پارٹی میں شامل هوگیا تھا۔ لینن نے لکھا تھا کہ مزدور اور کسان، جو اتنے

مشکل وقت میں پارٹی کے ممبر بن گئے تھے ”انقلابی پرولتاریہ اور کسانوں کے اس حصے کے جو کسی کا استحصال نہیں کرتا تھا، بہترین اور معتبر رهنما بن گئے تھے،،۔ صفحہ ۳۷

۳۲ - آئین ساز اسمبلی ۵ جنوری ۱۹۱۸ء کو منعقد کی گئی۔ اس کے انتخابات ووٹروں کی اس فہرست کے مطابق ہوئے جو اکتوبر سوشلسٹ انقلاب سے پہلے تیار کی گئی تھی۔ چنانچہ آئین‌ساز اسمبلی کے طاقتی توازن میں بھی اس وقت کی عکسی ہوئی جب بورژوازی برسر اقتدار تھی۔ سوویت اقتدار کی حمایت کرنےوالوں کی زبردست اکثریت کی مرضی اور اس کی پالیسی کے درمیان رخنہ پڑگیا جو آئین‌ساز اسمبلی میں سوشلسٹ انقلابیوں، منشویکوں اور کیڈیٹوں کی اکثریت بورژوازی اور جاگیرداروں کے مفادات میں چلا رہی تھی۔ بات یہاں تک پہنچی کہ آئین‌ساز اسمبلی نے ”محنت کش اور استحصال کے شکار لوگوں کے حقوق کے اعلان،، پر بحث کرنے اور امن اور اراضی اور سوویتوں کو اقتدار منتقل کرنے کے بارے میں سوویتوں کی دوسری کانگرس کے فرمانوں کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ ۶ (۱۹) جنوری ۱۹۱۸ء کو کل‌یونین مرکزی انتظامی کمیٹی کے فیصلے کے مطابق اس آئین‌ساز اسمبلی کو برخاست کردیا گیا۔ صفحہ ۴۲

۳۳ - یہاں اس خط کا ذکر کیا گیا ہے جو فریڈرک اینگلس نے ۷ اکتوبر ۱۸۵۸ء کو کارل مارکس کو لکھا تھا۔ صفحہ ۴۳

۳۴ - اتحادی ملک یا اتحاد ثلاثہ (Entente) — سامراجی طاقتوں (برطانیہ، فرانس اور روس) کا بلاک، جو بیسویں صدی کی ابتدا میں بنایا گیا تھا اور جس کا مقصد تین سامراجی طاقتوں (جرمنی، آسٹریا - ہنگری اور اٹلی) کی مخالفت تھا۔ اس نے اپنا نام اس برطانوی فرانسیسی معاهدے سے لیا جو ۱۹۰۴ء میں ”Entente cordiale،، کے نام سے ہوا تھا۔ ۱۹۱۴ — ۱۸ء کی عالمی سامراجی جنگ کے دوران اتحاد ثلاثہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، جاپان اور دوسرے ملک بھی شامل ہوگئے۔ عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد اس بلاک کے بڑے شرکا — برطانیہ، فرانس، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور جاپان سوویت ملک کے خلاف فوجی مداخلت کے بڑھاوا دینےوالے ناظم اور شرکا میں سے تھے۔ صفحہ ۴۵

۳۵ - ,, دنیا کے صنعتی مزدور ,, (The Industrial Workers of the World) ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مزدوروں کی تنظیم جو ۱۹۰۵ء میں قائم ہوئی اور جس نے زیادہ‌تر غیرهنرمند اور کم اجرت پانےوالے مزدوروں کو متحد کیا جو مختلف پیشوں میں کام کرتے تھے۔ اس کے قیام میں امریکی مزدور تحریک کے کارکنوں ڈی لیون ، دیبس اور ہےووڈ نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ پہلی عالمی سامراجی جنگ کے برسوں میں اس تنظیم کی شرکت سے امریکی مزدور طبقے کے کئی بڑے بڑے جنگ‌دشمن اقدامات منظم کئے گئے۔ اس تنظیم کی سرگرمیوں سے انارکسٹ-سینڈیکیلسٹ کردار کا اظہار ہوتا تھا : یہ پرولتاریہ کی سیاسی جدوجہد کو نہیں تسلیم کرتی تھی اور پارٹی کے رہنما رول ، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی ضرورت سے منکر تھی اور اس نے ان ٹریڈیونینوں میں کام کرنے سے انکار کیا جو امریکی فیڈریشن آف لیبر کی ممبر تھیں۔ اس کی لیڈرشپ کی موقع‌پرست پالیسی کیوجہ سے یہ تنظیم ایک فرقہ‌بند تنظیم بن کر رہ گئی اور مزدور تحریک پر اس کا اثر نہیں رہا۔ صفحہ ۴۵

۳۶ - ۳۰ دسمبر ۱۹۱۸ء کو جرمن کمیونسٹ پارٹی کی کانگرس میں قومی سبھا کے چناؤ میں شامل ہونے کا سوال زیربحث تھا۔ کارل لیبکنیخت اور روزا لکسمبرگ نے چناؤ میں حصہ لینے کے حق میں رائے دی اور عوام میں انقلابی نعرے مقبول بنانے کے لئے پارلیمانی پلیٹ‌فارم استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ لیکن کانگرس کے ممبروں کی اکثریت نے قومی سبھا کے چناؤ میں شرکت کرنے کے خلاف ووٹ دیا اور اس کے مطابق قرارداد پاس کی۔ صفحہ ۴۸

۳۷ - یہاں ولادیمیر ایلیچ لینن کے پیش نظر ,, زمین کے بارے میں کسانوں کی سفارش ,, ہے جو مقامی کسانوں کی ۲۴۲ سفارشات کی بنا پر مرتب کی گئی تھی اور لینن نے جو ,, زمین کے بارے میں فرمان ,, جاری کیا تھا اس کا حصہ بن گئی تھی۔ صفحہ ۵۷

۳۸ - اطالوی سوشلسٹ پارٹی ۱۸۹۲ء میں قائم کی گئی تھی۔ ابتدائی دنوں سے ہی پارٹی کے اندر دو رجحانات یعنی انقلابی اور

سوقع پرست رجحانات کی سخت نظریاتی جدوجہد ہورہی تھی۔ ۱۹۱۲ء کو ریجو ایمیلی کی کانگرس میں بائیں بازو کے ممبروں کے دباؤ تلے، حکومت اور بورژوازی کے ساتھ تعاون اور جنگ کے حامیوں اور کھلے اصلاح پرستوں (بونوسی اور بیسولاتی وغیرہ) کو پارٹی سے نکال دیا گیا تھا۔ عالمی سامراجی جنگ شروع ہونے کے بعد اور جنگ میں اٹلی کی شمولیت سے پہلے اطالوی سوشلسٹ پارٹی نے جنگ کے خلاف آواز بلند کی اور "غیرجانبداری کے حق میں اور جنگ کے خلاف" نعرہ لگایا۔ دسمبر ۱۹۱۴ء کو ان غداروں کا ایک گروپ (موسولینی وغیرہ) پارٹی سے خارج کر دیا گیا، جو بورژوازی کی سامراجی پالیسی کی حفاظت کرتے تھے اور جنگ کے حق میں ووٹ دیتے تھے۔ مئی ۱۹۱۵ء میں اتحاد ثلاثہ کے حامی کی طرح جنگ میں اٹلی کی شمولیت کے سلسلے میں اطالوی سوشلسٹ پارٹی میں تین رجحانات قطعی طور پر واضح ہوگئے: (۱) دائیں بازو یعنی پارٹی کے ممبر جو بورژوازی کو جنگ کرنے میں مدد دیتے تھے؛ (۲) مرکزیت پسند یعنی پارٹی کے ممبروں کی اکثریت، جس کا نعرہ تھا "جنگ میں نہ شامل ہونا اور نہ رکاوٹ ڈالنا"؛ (۳) بائیں بازو یعنی پارٹی کے وہ ممبر جو جنگ کے خلاف زیادہ فیصلہ کن رویہ اختیار کرتے تھے لیکن اس کے خلاف متواتر جدوجہد نہیں کر سکتے تھے۔ بائیں بازو کے ممبر یہ نہیں سمجھتے تھے کہ سامراجی جنگ کو خانہ جنگی میں تبدیل کرنے اور اصلاح پرستوں سے تعلقات توڑنے کی ضرورت ہے۔

اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد، اطالوی سوشلسٹ پارٹی میں بائیں بازو زیادہ مستحکم ہوگیا تھا۔ ۵—۸ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بولونیا میں پارٹی کی ۱۶ ویں کانگرس ہوئی تھی، جس نے تیسری انٹرنیشنل میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اطالوی سوشلسٹ پارٹی کے نمائندوں نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس میں شرکت کی۔ کانگرس کے بعد وفد کے رہنما، مرکزیت پسند رجحان کے گروپ کے ممبر سیراتی نے اصلاح پرستوں سے تعلقات توڑنے کے خلاف رائے دی۔ جنوری ۱۹۲۱ء کو لیوورنو میں پارٹی کی ۱۷ ویں کانگرس کی مرکزیت پسند اکثریت نے اصلاح پرستوں سے تعلقات توڑنے اور کمیونسٹ انٹرنیشنل میں داخل ہونے کی شرائط پورے طور پر قبول کرنے سے انکار کردیا۔ ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء کو بائیں بازو کے نمائندوں نے کانگرس کو چھوڑ دیا اور اطالوی کمیونسٹ پارٹی قائم کی۔ صفحہ ۵۸

۳۹۔ ۲۱ مارچ ۱۹۱۹ء کو ہنگری کے سوویت ریپبلک ہونے کا اعلان کیا گیا۔ ہنگری کے سوشلسٹ انقلاب کی نوعیت تقریباً پرامن تھی۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی اور کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں کے درمیان گفتگو میں کمیونسٹوں کے جو پیش کردہ شرائط منظور ہوئے، وہ سوویت حکومت کی تشکیل، بورژوازی کو نہتا کرنا، سرخ فوج اور عوامی ملیشیا کا قیام، جاگیرداروں کی زمین کی ضبطی، صنعت کو قومیانا، سوویت روس کے ساتھ یونین بنانا وغیرہ تھے۔ ساتھ ہی یہ معاہدہ بھی ہوا کہ ان دونوں پارٹیوں کو ہنگری کی سوشلسٹ پارٹی میں متحد کر دیا جائے۔ اس اتحاد کے دوران کچھ غلطیاں ہوئیں جن کو بعد میں محسوس کیا گیا: یہ میکانیکی اتحاد تھا اور اس میں سے اصلاح پرست عناصر کو نکالا نہیں گیا۔ اصلاح آراضی کا قانون منظور کیا گیا جس کے مطابق ۵۰ ہیکٹر سے زیادہ رقبےوالی سب آراضیاں ضبط کرلی گئیں اور ان کو بڑے بڑے ریاستی فارموں میں تبدیل کر دیا گیا لیکن یہ پرانے نگرانوں کے ہی کنٹرول میں رہے۔ سب سے زیادہ غریب کسانوں کی یہ امید خاک میں مل گئی کہ سوویت حکومت ان کو زمین دیگی۔ اس سے پرولتاریہ کے ساتھ کسانوں کے اتحاد میں رخنہ پڑا اور ہنگری میں سوویت اقتدار کمزور پڑ گیا۔

غیرملکی سامراجی مداخلت کرنےوالوں اور اندرونی انقلاب دشمنی کی متحدہ سرگرمیوں کیوجہ سے یکم اگست ۱۹۱۹ء کو ہنگری میں سوویت اقتدار کا تختہ الٹ دیا گیا۔ صفحہ ۵۹

۴۰۔ بلانکیسٹ — فرانسیسی سوشلسٹ تحریک کے اس رجحان کے شرکا جسکے لیڈر ممتاز انقلابی، فرانسیسی یوٹوپیائی کمیونزم کے نمایاں نمائندے لوئی آگسٹ بلانک (۱۸۰۵ء — ۱۸۸۱ء) تھے۔ بلانک کے پیرؤوں کو توقع تھی کہ "انسانیت کو اجرتی غلامی سے نجات پرولتاریہ کی طبقاتی جدوجہد کے ذریعہ نہیں بلکہ مٹھی بھر دانش‌وروں کی سازش کے ذریعہ مل جائیگی" (و۔ لینن)۔ انقلابی پارٹی کی سرگرمیوں کے بجائے مٹھی بھر سازش کرنےوالوں کے اقدامات پر بھروسہ کرکے وہ ان ٹھوس صورت حال کا اندازہ نہیں لگا سکے جو بغاوت کی کامیابی کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ اور انہوں نے عوام سے رابطے رکھنے کی اہمیت کو نظر انداز کیا۔ صفحہ ۵۹

۴۱ - مجلس اقوام (League of Nations) — یہ بین اقوامی تنظیم پہلی اور دوسری عالمی جنگ کے درمیان وجود میں تھی۔ اس کا قیام ۱۹۱۹ء میں پہلی عالمی جنگ کی فاتح طاقتوں کی پیرس کی امن کانفرنس میں ہوا تھا۔ اس کا منشور یہ تاثر پیدا کرنے کے لئے مرتب کیا گیا تھا کہ گویا اس تنظیم کا مقصد جارحیت کے خلاف جدوجہد، تخفیف اسلحہ، امن اور سلامتی کی مضبوطی ہے۔ درحقیقت مجلس اقوام کے لیڈر جنگ بازوں کے حامی تھے، اسلحہ بندی کی دوڑ اور دوسری عالمی جنگ کی تیاری کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ صفحہ ۶۳

۴۲ - زورگے کے نام خط میں، جو ۲۹ نومبر ۱۸۸۶ء کا لکھا ہوا تھا، اینگلس نے امریکہ کی جلاوطنی میں رہنے والے جرمن سوشل ڈیموکریٹوں کی کارروائیوں کی فرقہ پرست نوعیت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ لکھا کہ ان کا نظریہ کٹر عقیدہ ہے لیکن عمل کے لئے رہنمائی نہیں کرتا۔ صفحہ ۶۵

۴۳ - امریکی ماہر معاشیات گ۔ چ۔ کیری کی کتاب "ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے نام سیاست اور معاشیات سے متعلق خط" پر تنقید کرتے ہوئے ن۔ گ۔ چرنی‌شیفسکی نے لکھا: "تاریخی راستہ نیوسکی پروسپکٹ کا فٹ پاتھ نہیں ہے بلکہ وہ غبار آلودے اور میلے کچیلے کھیتوں میں سے گذرتا ہے۔ کبھی کبھی یہ دلدلوں سے اور کبھی کبھی گھنے جنگلوں سے گذرجاتا ہے۔ جو لوگ میلے ہوجانے یا اپنے جوتے میلے کچیلے بنانے سے ڈرتے ہیں، ان کو سماجی سرگرمیوں میں شامل کرنا نہیں چاہئے"۔ صفحہ ۶۵

۴۴ - یہاں زمروالڈ اور کین‌تال (سوئٹزرلینڈ) کی بین اقوامی سوشلسٹ کانفرنسوں کا ذکر ہے۔

زمروالڈ یا پہلی بین‌اقوامی سوشلسٹ کانفرنس ۵ — ۸ ستمبر ۱۹۱۵ء کو ہوئی۔

کین‌تال یا دوسری بین‌اقوامی سوشلسٹ کانفرنس ۲۴ — ۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء کو ہوئی۔

ان کانفرنسوں نے مارکس‌ازم — لینن‌ازم کی نظریاتی بنیاد پر یورپی سوشل جمہوری تحریک کے بائیں بازو کے عناصر کو متحد ہونے میں مدد دی۔ صفحہ ۶۶

۳۵- "انقلابی کمیونسٹ"- نرودنک رجحان رکھنے والا گروپ جو بائیں بازو کی سوشلسٹ انقلابی پارٹی سے نکل آیا اور بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی جولائی ۱۹۱۸ء کی بغاوت کے بعد اس پارٹی سے بالکل ناتہ توڑ لیا۔ ستمبر ۱۹۱۸ء میں اس گروپ نے "انقلابی کمیونزم کی پارٹی" بنائی جس نے سوویت اقتدار سے تعاون کا اعلان کیا اور ستمبر ۱۹۲۰ء میں روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) میں ضم ہو گئی۔ صفحہ ٦٦

۳٦- بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں (انٹرنیشنلسٹوں) کی پارٹی جس کی تنظیم انھوں نے اپنی پہلی کل روس کانگرس میں کی جو ۱۹-۲۸ نومبر (۱۱-۲دسمبر) ۱۹۱۷ء کو ہوئی۔ ابھی تک وہ سوشلسٹ انقلابی پارٹی کے بائیں بازو کی حیثیت سے تھے جو عالمی سامراجی جنگ کے دوران بننا شروع ہوا تھا۔ سوویتوں کی دوسری کل روس کانگرس میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے ایجنڈے کے اہم سوالوں پر بالشویکوں کے ساتھ ووٹ دیا لیکن بالشویکوں کی اس تجویز سے انکار کیا کہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی سوویت حکومت میں حصہ لیں۔

طویل تذبذب کے بعد بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے کسانوں کے درمیان اپنا اثر برقرار رکھنے کی کوشش میں بالشویکوں سے مصالحت کی اور کئی عوامی کمیساریتوں کے بورڈوں میں شامل ہوگئے۔ بالشویکوں کے ساتھ تعاون کا راستہ اختیار کرنے کے باوجود بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں نے سوشلزم کی تعمیر کے بارے میں بنیادی مسائل پر ان کی مخالفت کی اور پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ کی بھی مخالفت کرتے رہے۔ جنوری- فروری ۱۹۱۸ء میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابی پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے بریست کے معاہدۂ امن کے خلاف جدوجہد شروع کردی اور اس معاہدے پر دستخط اور مارچ ۱۹۱۸ء میں سوویتوں کی چوتھی کانگرس میں اس کی تصدیق کے بعد وہ عوامی کمیساروں کی سوویت سے علحدہ ہوگئے لیکن عوامی کمیساریتوں کے بورڈوں اور مقامی سرکاری اداروں میں کام کرتے رہے۔ دیہاتوں میں سوشلسٹ انقلاب پھیلنے کے ساتھ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں میں سوویت دشمن ماحول بڑھنے لگا۔ جولائی ۱۹۱۸ء میں بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی مرکزی کمیٹی نے ماسکو میں جرمن سفیر کا قتل اس

خیال سے منظم کیا کہ سوویت روس کی جرمنی سے جنگ چھڑجائے گی اور اس نے سوویت اقتدار کے خلاف مسلح بغاوت کردی۔ اس سلسلے میں بغاوت کو دبانے کے بعد سوویتوں کی پانچویں کل‌روس کانگرس نے یہ فیصلہ کیا کہ سوویتوں سے ان بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کو نکال باہر کیا جائے جو اپنے اعلی لیڈروں کے خیالات میں شریک‌دار تھے۔ صفحہ ۶۶

۴۷ - ۱۹۱۸ء — ۱۹۱۴ء کی عالمی سامراجی جنگ ختم کرنےوالے صلح‌نامہ ورسائی پر ۲۸ جون ۱۹۱۹ء کو ایک طرف ریاستہائے متحدہ امریکہ، سلطنت برطانیہ، فرانس، اٹلی، جاپان اور ان طاقتوں کے دستخط ہوئے جو جنگ میں ان کے ساتھ تھیں اور دوسری طرف جرمنی کے دستخط ہوئے۔ صلح‌نامہ ورسائی نے سرمایہ‌دار دنیا کی دوبارہ تقسیم کو مستحکم کرنے کے مقصد کو فاتح طاقتوں کے حق میں رکھا اور اسی طرح ملکوں کے درمیان تعلقات کا ایسا نظام قائم کیا جس کا مقصد سوویت روس کا گلا گھونٹنا اور ساری دنیا میں انقلابی تحریک کی تباہی تھا۔ صفحہ ۶۹

۴۸ - برطانوی سوشلسٹ پارٹی (British Socialist Party) ۱۹۱۱ء میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے دوسرے سوشلسٹ گروپوں کے ساتھ اتحاد کی بنا پر مانچسٹر میں قائم ہوئی۔ برطانوی سوشلسٹ پارٹی مارکسی نظریات کی اسپرٹ کے تحت ایجی‌ٹیشن کرتی تھی اور بقول لینن کے "موقع‌پرست نہ تھی اور واقعی لبرلوں سے آزاد تھی"۔

برطانوی سوشلسٹ پارٹی نے عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کا خیرمقدم کیا۔ سوویت روس کی غیرملکی مداخلت کرنےوالوں سے بچاؤ کرنےوالی برطانوی محنت‌کشوں کی تحریک میں اس پارٹی کے ممبروں نے بڑا رول ادا کیا۔ ۱۹۱۹ء میں اس پارٹی کی تنظیموں کی غالب اکثریت (۹۸ حق میں اور ۴ خلاف) نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ممبری کے حق میں ووٹ دیا۔ برطانوی سوشلسٹ پارٹی نے کمیونسٹ یونٹی گروپ کے ساتھ ملکر برطانوی کمیونسٹ پارٹی کی تشکیل میں اہم رول ادا کیا۔ ۱۹۲۰ء میں ہونےوالی پہلی متحدہ کانگرس میں برطانوی سوشلسٹ پارٹی کی مقامی تنظیموں کی غالب اکثریت کمیونسٹ پارٹی میں ضم ہوگئی۔ صفحہ ۷۲

۴۹ - سوشلسٹ لیبر پارٹی (Socialist Labour Party) — ایک انقلابی مارکسی تنظیم تھی۔ اس کو ۱۹۰۳ء میں ان بائیں بازو کے سوشل ڈیموکریٹوں

نے (جو زیادہ‌تر اسکاٹ لوگ تھے) اسکاٹ لینڈ میں بنایا تھا جو سوشل ڈیمو کریٹک فیڈریشن سے الگ ہوگئے تھے۔

جنوبی ویلس کی سوشلسٹ سوسائٹی (South Wales Socialist Society) - ایک چھوٹا سا گروپ تھا جو زیادہ‌تر ویلس کے انقلابی کان کنوں پر مشتمل تھا۔ اس کی ابتدا کان کنی میں اصلاحات کی ایسی تحریک سے ہوئی جو پہلی عالمی جنگ سے قبل کافی زور پکڑ گئی۔

ورکرس سوشلسٹ فیڈریشن (Workers' Socialist Federation) — ایک چھوٹی سی تنظیم تھی جو مئی ۱۹۱۸ء میں عورتوں کے حق رائے دہی کی تحفظ کرنےوالی انجمن سے پیدا ہوئی اور زیادہ‌تر عورتوں پر مشتمل تھی۔

جب برطانوی کمیونسٹ پارٹی جس کی تاسیسی کانگرس ۳۱ جولائی اور یکم اگست ۱۹۲۰ء کو ہوئی، بنی اور اس کے پروگرام میں پارلیمانی انتخاب میں شرکت اور لیبر پارٹی میں داخلے کے نکات رکھے گئے تو مندرجہ‌بالا تنظیموں نے جو گروہ‌بندی‌والی غلطیاں کرتے تھے اس میں شرکت نہیں کی۔ جنوری ۱۹۲۱ء میں جنوبی ویلس کی سوشلسٹ سوسائٹی اور ورکرس سوشلسٹ فیڈریشن نے جو اس وقت تک ''کمیونسٹ پارٹی (تیسری انٹرنیشنل کا برطانوی سکشن)،، کا نام اختیار کرچکی تھی، برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی سے متحد ہوگئیں لیکن سوشلسٹ لیبر پارٹی کے لیڈروں نے متحد ہونے سے انکار کر دیا۔ صفحہ ۷۲

۵۰- ''ورکرس ڈریڈناوٹ،، (''Workers' Dreadnought'') — مارچ ۱۹۱۴ء سے جون ۱۹۲۴ء تک لندن سے شایع ہوتا رہا۔ جولائی ۱۹۱۷ء تک یہ ''Woman's Dreadnought،، کے نام سے شایع ہوا اور ۱۹۱۸ء میں ورکرس سوشلسٹ فیڈریشن بننے کے بعد اس کا ترجمان ہوگیا۔ صفحہ ۷۲

۵۱- یہاں اگست ۱۹۱۷ء کی بورژوازی اور جاگیرداروں کی انقلاب‌دشمن بغاوت پیش نظر ہے، جس کی رہنمائی فوجوں کے ہائی کمانڈر اور زار کے جنرل کورنیلوف کررہے تھے۔ باغی پیٹرو گراد پر قابو پانے، بالشویک پارٹی کو شکست دینے، سوویتوں کو منتشر کرنے، ملک میں فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے اور مطلق العنانی بحال کرنے کےلئے راستہ ہموار کرنے کے مقاصد رکھتے تھے۔

۲۵ اگست (۷ ستمبر) کو بغاوت شروع ہوئی۔ کورنیلوف نے گھوڑسوار سپاہیوں کا تیسرا کور پیٹروگراد پر بڑھایا۔ پیٹروگراد میں ہی انقلاب دشمن تنظیمیں کورنیلوف کو مدد دینے کی تیاریاں کررہی تھیں۔ بالشویکوں کی پارٹی کی زیرقیادت مزدوروں اور کسانوں نے کورنیلوف کی بغاوت کو کچل دیا۔ عوام کے دباؤ تلے، عارضی حکومت کورنیلوف اور انکے مددگاروں کو گرفتار کرنے اور ان کے خلاف مقدمہ چلانے پر مجبور ہوئی۔ صفحہ ۹۰

۵۲۔ یہاں فوجی شاہی بغاوت پیش نظر ہے جو ”کاپ کی یورش“ کہلائی۔ اس کو جرمنی کے رجعت پسند فوجیوں نے منظم کیا تھا۔ اس یورش کے ناظم شاہ‌پرست کاپ، لیودین‌دورف، سیکٹ اور لیوتویتس تھے۔ سازش کرنے والوں نے اس بغاوت کی تیاری سوشل جمہوری حکومت کی کھلی حمایت سے کی تھی۔ ۱۳ مارچ ۱۹۲۰ء کو باغی جنرل فوج لیکر برلن آگئے اور حکومت کی طرف سے کسی طرح کی مزاحمت نہ پاکر انہوں نے فوجی ڈکٹیٹرشپ کا اعلان کردیا۔ جرمن مزدوروں نے اس بغاوت کا جواب عام ہڑتال سے دیا۔ پرولتاریہ کے دباؤ سے کاپ کی حکومت ۱۷ مارچ کو ختم ہو گئی اور پھر سوشل ڈیموکریٹ برسر اقتدار ہوگئے۔ صفحہ ۹۰

۵۳۔ درائی‌فوس کا مقدمہ — یہ اشتعال انگیز مقدمہ ۱۸۹۴ء میں فرانسیسی رجعت پرست شاہ‌پرست فوجی حلقوں کے اشارے پر فرانسیسی جنرل اسٹاف کے یہودی افسر درائی‌فوس پر چلایا گیا۔ اس پر جاسوسی اور حکومت سے غداری کا جھوٹا الزام لگایا گیا۔ درائی‌فوس کو عمرقید کی سزا دی گئی۔ اس مقدمے کو فرانس کے رجعت پرست حلقوں نے یہودی دشمنی پھیلانے اور ریبلکن حکومت اور جمہوری آزادیوں پر حملے کرنے کیلئے استعمال کیا۔ ۱۸۹۹ء میں رائے عامہ کے دباؤ سے درائی‌فوس کو معاف کردیا گیا اور ۱۹۰۶ء میں عدالت اپیل کے فیصلے کے مطابق اسکو بے گناہ قرار دیکر فوج میں بحال کیا گیا۔ صفحہ ۹۵

۵۴۔ اوجیائی اصطبل (Augean Stables) یونانی دیومالا کے مطابق شاہ اوجیا کے وسیع اصطبل جو برسوں تک صاف نہیں کئے گئے تھے اور

جن کو مشہور یونانی سورما ہرقلیس نے ایک دن میں صاف کردیا تھا۔ ''اوجیانی اصطبل'' کا محاورہ ہرطرح کے کوڑا کباڑ اور غلیظ کے ڈھیر یا معاملات میں انتہائی گڈمڈ اور بے قاعدگی کی نشانی بن گیا۔ صفحہ ۱۰۸

۵۵۔ ''سوویت'' ''محافظان حقوق''۔ سوویت وکیلوں کے وہ کالیجیم جو فروری ۱۹۱۸ء میں مزدوروں، سپاہیوں، کسانوں اور کزکوں کے نائبین کی سوویتوں میں قائم کئے گئے تھے۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو ''محافظان حقوق'' کے کالیجیم برخواست کر دئے گئے تھے۔ صفحہ ۱۱۴

۵۶۔ لینن کی اس ھدایت کے مطابق ''کمیونزم میں ''بائیں بازو'' کی طفلانہ بیماری'' کی موجودہ ایڈیشن میں ''ھالینڈ کے ٹریبون والے'' کا جملہ ھر جگہ ''ھالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی کے بعض ممبروں'' سے بدل دیا گیا۔ صفحہ ۱۱۶

# ناموں کا اشاریہ

## الف


ادلیر (Adler)، فریڈرک (۱۸۶۹ء — ۱۹۶۰ء) — دائیں بازو کا آسٹریائی سوشل ڈیموکریٹ۔ صفحات ۸، ۱۷، ۲۳۔

استرووے، پ۔ ب۔ (۱۸۷۰ء — ۱۹۴۴ء) — روسی بورژوا ماہر معاشیات اور صحافی۔ ۱۹۰۵ء میں آئینی جمہوری (کیڈیٹ) پارٹی کے قیام سے ہی اس کی مرکزی کمیٹی کا ممبر رہا۔ پہلی عالمی سامراجی جنگ (۱۹۱۴ — ۱۸ء) کی ابتدا سے جارحانہ روسی سامراج کا ایک نظریہ‌دان۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد سوویت اقتدار کا سخت دشمن اور ورانگل کی انقلاب دشمن حکومت کا ممبر۔ انتقال وطن کرگیا۔ صفحہ ۶۵۔

اسنوڈین (Snowden)، فلپ (۱۸۶۴ء — ۱۹۳۷ء) — برطانوی سیاسی کارکن، ۱۹۰۳ — ۶ء اور ۱۹۱۷ — ۲۰ء میں انڈپنڈنٹ لیبر پارٹی کا صدر رہا اور اس کے دائیں بازو کا نمائندہ تھا۔ ۱۹۰۶ء سے برطانوی پارلیمنٹ کا ممبر ہوا۔ پہلی عالمی سامراجی جنگ کے دوران مرکزیت پرست تھا۔ اس نے بورژوازی کے ساتھ ایتلاف کی حمایت کی۔ کمیونزم کا شدید مخالف تھا۔ صفحات ۷۴، ۷۶، ۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۵، ۱۰۷۔

اکسیلروڈ، پ۔ ب۔ (۱۸۵۰ء — ۱۹۲۸ء) — ایک منشویک لیڈر تھا۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کے بعد اس نے


10*

بورژوا عارضی حکومت کی حمایت کی۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی مخالفت کی۔ صفحہ ٦٥۔

اوستیرلتز (Austerlitz)، فریڈرک (١٩٣١ء — ١٨٦٢ء) — آسٹریائی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا ایک لیڈر۔ صفحہ ١٧۔

ایسکویتھ (Asquith)، هربرٹ هنری (١٩٢٨ء — ١٨٥٢ء) — انگلستان کا سیاسی اور ریاستی کارکن اور لبرل پارٹی کا ایک لیڈر۔ صفحات ٧٦، ٨٢۔

اینگلس (Engels)، فریڈرک (١٨٩٥ء — ١٨٢٠ء) — سائنسی کمیونزم کے بانیوں میں سے تھے۔ بین‌اقوامی پرولتاریہ کے لیڈر اور معلم، کارل مارکس کے دوست اور ساتھی۔ صفحات ٢١، ٣١، ٤٣، ٦٥، ١٢٢، ١٢٨، ١٣٢۔

— ب —

بابوشکن، ای۔ و۔ (١٩٠٦ء — ١٨٧٣ء) — مزدور، پیشہ‌ور انقلابی، بالشویک۔ صفحہ ٣٦۔

باؤیر (Bauer)، اوٹو (١٩٣٨ء — ١٨٨٢ء) — آسٹریائی سوشل ڈیموکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کے دائیں بازو کا ایک لیڈر۔ ١٩١٨ء — ١٩١٩ء میں آسٹریائی بورژوا ریپبلک کا وزیر خارجہ تھا۔ آسٹریائی مزدور طبقے کی انقلابی سرگرمیوں کو دبانے میں اس نے سرگرم حصہ لیا۔ صفحات ٨، ١٧، ٢٤، ٦٥، ٧١، ٩٩۔

برنشٹائن (Bernstein)، ایڈورڈ (١٩٣٢ء — ١٨٥٠ء) — جرمن سوشل ڈیموکریسی کے انتہا پسند موقع پرست بازو اور دوسری انٹرنیشنل کا لیڈر، ترمیم‌پرستی اور اصلاح‌پرستی کا نظریہ‌داں۔ مارکس‌ازم کے انقلابی سافیہ کو رد کرتے ہوئے برنشٹائن نے ایسی اصلاحات کی جدوجہد کو مزدور تحریک کا واحد فریضہ قرار دیا جن کا مقصد سرمایہ‌دار نظام میں مزدوروں کی معاشی حالت ”بہتر“ بنانا ہو۔ صفحہ ٢١۔

بوخارین، ن۔ ای۔ (۱۹۳۸ء — ۱۸۸۸ء) — صحافی اور ماہر معاشیات ۱۹۰۶ء سے روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کا ممبر رہا۔ بہت سے مسائل میں اس نے لینن کی مخالفت کی — مثلاً ریاست، پرولتاریہ کی ڈکٹیٹرشپ اور قوموں کے حق خودارادیت وغیرہ کے بارے میں۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد وہ برابر پارٹی کی لیننی پالیسی کی مخالفت کرتا رہا۔ ۱۹۱۸ء میں بریست کے معاہدے پر بحث کے دوران وہ ''بائیں بازو کے کمیونسٹوں،، کے پارٹی دشمن گروپ کا لیڈر تھا۔ ۱۹۲۱ء — ۱۹۲۰ء میں پارٹی میں ٹریڈ یونینوں پر بحث کے دوران اس نے ابتدا میں ''Buffer،، کی پوزیشن اختیار کی اور پھر تروتسکی کے لینن دشمن گروپ میں شامل ہوگیا۔ ۱۹۲۸ء میں پارٹی کے دائیں بازو کے حزب مخالف کا لیڈر بنا۔ ۱۹۲۹ء میں مرکزی کمیٹی کے سیاسی بیورو اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی انتظامیہ کمیٹی کی مجلس صدارت سے نکالا گیا اور ۱۹۳۷ء میں پارٹی دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے پارٹی سے خارج کر دیا گیا۔ صفحہ ۲۳۔

بوردیگا (Bordiga)، امادیو (سال پیدائش ۱۸۸۹ء) — اطالوی سیاسی کارکن اور اطالوی سوشلسٹ پارٹی کا ممبر۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس کا ڈیلیگیٹ تھا۔ ۱۹۲۱ء میں اٹلی کی کمیونسٹ پارٹی قائم کرنے میں حصہ لیا۔ بوردیگا بائیں بازو کی فرقہ پرستانہ پالیسی پر عمل پیرا رہا اور آگے چل کر تروتسکی کے خیالات کا پرچارک بن گیا۔ صفحات ۵۸، ۱۱۰۔

بیبل (Bebel)، آگسٹ (۱۹۱۳ء — ۱۸۴۰ء) — جرمن سوشل ڈیموکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کا ایک نمایاں کارکن۔ صفحات ۲۱، ۱۲۲۔

— پ —

پانکھرسٹ (Pankhurst)، سیلویا استیلا (۱۹۶۰ء — ۱۸۸۲ء) — برطانوی مزدور تحریک کی کارکن۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد اس نے سوویت روس کے خلاف سامراجی ریاستوں کی جنگی مداخلت کو ختم کرنے کی حمایت کی۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس میں حصہ

لیا اور ۱۹۲۱ ء میں برطانوی کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہوئی لیکن پارٹی ڈسپلن کی خلاف‌ورزی کے لئے جلد ہی پارٹی سے نکال دی گئی۔ صفحات ۷۲، ۷۳، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۳ -

پانے کوک (Panneckoek)، انتونی (هورنر، ک۔) (۱۸۷۳ ء — ۱۹۶۰ ء) — ہالینڈ کا سوشل ڈیموکریٹ۔ عالمی سامراجی جنگ کے دوران انٹرنیشنلسٹ رہا۔ ۱۹۱۸ ء — ۱۹۲۱ ء میں ہالینڈ کی کمیونسٹ پارٹی میں شریک ہوا اور کمینٹرن کے کام میں حصہ لیا۔ انتہائی بائیں بازو کا اور فرقہ‌پرستانہ رویہ اختیار کیا۔ صفحات ۳۱، ۳۶، ۶۹ -

پلیخانوف، گ۔ و۔ (۱۸۵۶ ء — ۱۹۱۸ ء) — روسی اور بین‌اقوامی مزدور تحریک کا نمایاں کارکن اور روس میں مارکس‌ازم کا پہلا پرچارک۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے بعد پلیخانوف نے موقع‌پرستی سے سمجھوتہ کا رویہ اختیار کیا اور اس کے بعد منشویکوں میں شامل ہو گیا۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران (۱۹۱۴ ء — ۱۹۱۸ ء) اس نے سوشل شاونزم کا رویہ اختیار کیا۔ فروری ۱۹۱۷ ء کے بورژوا جمہوری انقلاب کے بعد مغربی یورپ سے جہاں وہ ۱۸۸۰ ء میں انتقال وطن کرکے چلا گیا تھا روس واپس آیا اور بورژوا عارضی حکومت کی حمایت کی۔ عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کا مخالف رہا۔ صفحات ۲۰، ۲۱، ۶۵، ۹۴، ۱۰۰ -

پوتریسوف، ا۔ ن۔ (۱۸۶۹ ء — ۱۹۳۴ ء) — منشویکوں کا ایک لیڈر۔ رجعت‌پرستی کے برسوں میں انسدادپرستی (Liquidation) کا نظریہ‌داں۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد وطن کے باہر چلا گیا اور وہاں سوویت روس کے خلاف کارروائیاں کرتا رہا۔ صفحہ ۶۵ -

— ت —

تریویس (Treves)، کلاؤدیو (۱۸۶۸ ء — ۱۹۳۳ ء) — اطالوی سوشلسٹ پارٹی کا ایک اصلاح پرست لیڈر۔ صفحہ ۱۱۰ -

توراتی ( Turati ) ، فیلیپو (۱۸۵۷ء — ۱۹۳۲ء) — اٹلی کی مزدور تحریک کا اصلاح پرست کارکن ۔ اٹلی کی سوشلسٹ پارٹی (۱۸۹۲ء) منظم کرنے والوں میں سے تھا ۔ پرولتاریہ اور بورژوازی کے درمیان طبقاتی تعاون کی سیاست پر گامزن رہا ۔ پہلی عالمی جنگ کے دوران مرکزیت پرست رویہ اختیار کیا ۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کی طرف اس کا رویہ دشمنی کا تھا اور اس نے اطالوی محنت کشوں کی انقلابی تحریک کی مخالفت کی ۔ صفحات ۱۶ ، ۱۷ ، ۵۸ ، ۵۹ ، ۱۰۹ ، ۱۱۰ ۔

— چ —

چرچل ( Churchill ) ، ونسٹن (۱۸۷۴ء — ۱۹۶۵ء) — برطانوی سیاست‌داں ، قدامت‌پرست لیڈر ۔ ۱۹۱۸ء — ۱۹۲۱ء میں وزیر جنگ رہا ۔ اسی زمانے میں سوویت روس کے خلاف ہتیاربند دخل اندازی کا ایک سرغنہ تھا ۔ صفحات ۸۰ ، ۸۲ ، ۸۵ ، ۹۱ ۔

چرنی‌شیفسکی ، ن ۔ گ ۔ (۱۸۲۸ء — ۱۸۸۹ء) — عظیم روسی انقلابی ڈیموکریٹ اور یوٹوپیائی سوشلسٹ ، عالم ، ادیب ، ادبی تنقیدنگار ۔ روسی سوشل ڈیموکریسی کا ایک ممتاز پیش‌رو ۔ صفحات ۶۵ ، ۱۳۲ ۔

چیرنوف ، و ۔ م ۔ (۱۸۷۶ء — ۱۹۵۲ء) — سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی کا ایک لیڈر اور نظریہ‌داں ۔ مئی — اگست ۱۹۱۷ء میں بورژوا عارضی حکومت کا وزیر زراعت ہوا اور ان کسانوں کے خلاف سخت ظلم کی پالیسی چلائی جو جاگیرداروں کی زمین پر قبضہ کر لیتے تھے ۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد سوویت دشمن بغاوتوں کے ناظموں میں سے تھا ۔ ۱۹۲۰ء میں بیرون ملک چلا گیا اور وہاں سے سوویت دشمن کارروائیاں جاری رکھیں ۔ صفحہ ۶۶ ۔

— ڈ —

ڈی لیون ( De Leon ) ، دانیل (۱۸۵۲ء — ۱۹۱۴ء) — ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مزدور تحریک کا کارکن اور پچھلی صدی کے آخری

منرے سے سوشلسٹ مزدور پارٹی کا لیڈر اور نظریہ‌داں ، صحافی ۔ ۱۹۰۵ ء میں '' دنیا کے صنعتی مزدور '' نامی تنظیم کے بانیوں میں سے تھا ۔ صفحات ۴۳ ، ۱۲۹ ۔

دتسکین (Dietzgen) ، ایوسیف (۱۸۸۸ ء — ۱۹۲۸ ء) — چمڑا کمانےوالا مزدور ، سوشل ڈیموکریٹ ، فلسفی ، خود سے مادی جدلیات کی طرف مائل ہوا ۔ صفحہ ۵۳ ۔

درائی فوس (Dreyfus) ، آلفریڈ (۱۸۵۹ ء — ۱۹۳۵ ء) — فرانسیسی جنرل اسٹاف کا یہودی افسر تھا ۔ ۱۸۹۴ ء میں اس کو اس جھوٹے الزام پر عمر قید کی سزا دی گئی کہ اس نے حکومت سے غداری کی ہے ۔ فرانس میں وسیع پبلک تحریک پھیل جانے کی وجہ سے اس کے معاملے پر دوبارہ غور ہوا ۔ ۱۸۹۹ ء میں اس کو معافی دی گئی اور ۱۹۰۶ ء میں اس کو اپنے فوجی عہدے پر بحال کر دیا گیا ۔ صفحات ۹۵ ، ۱۳۶ ۔

دنیکن ، ا ۔ ای ۔ (۱۸۷۲ ء — ۱۹۴۷ ء) — زار کا جنرل تھا ۔ روس میں خانہ جنگی (۱۹۱۸ ء — ۱۹۲۱ ء) کے دوران سفید گارڈ تحریک کے سربراہوں میں سے تھا اور جنوبی روس میں سوویت‌دشمن مسلح طاقتوں کا کمانڈر انچیف تھا ۔ سرخ فوج کے ہاتھوں شکست کے بعد وہ بیرون ملک چلا گیا ۔ صفحات ۲۶ ، ۳۵ ، ۳۶ ، ۵۴ ۔

دوگونی (Dugoni) ، اینریکو (۱۸۷۴ ء — ۱۹۴۵ ء) — اطالوی سوشلسٹ ، توراتی اور تریویس کے اصلاح پرست گروہ میں شامل ہوگیا ۔ صفحہ ۱۱۰ ۔

— ر —

رادیک ، ک ۔ ب ۔ (۱۸۸۵ ء — ۱۹۳۹ ء) — ۱۹ ویں صدی کی آخری دہائی کی ابتدا سے گالیشیا ، پولینڈ اور جرمنی کی سوشل ڈیموکریٹک تحریکوں میں شرکت کی ۔ عالمی سامراجی جنگ کے دوران انٹرنیشنلسٹ پوزیشن اختیار کی لیکن مرکزیت‌پرستی کی طرف ڈانواں ڈول

ہوا۔ قوموں کے حق خودارادیت کے بارے میں غلط رویہ اختیار کیا۔ ۱۹۱۷ء میں بالشویک پارٹی میں شامل ہوا اور بریست معاہدے پر بحث کے دوران "بائیں بازو کا کمیونسٹ" رہا۔ ۱۹۲۳ء سے تروتسکی کے حزب مخالف کا سرگرم کارکن تھا اور اس وجہ سے پارٹی سے نکالا گیا۔ صفحہ ۲۳۔

رینا ڈیل (Renaudel)، پیئر (۱۸۷۱ء — ۱۹۳۵ء) — فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کا ایک اصلاح پرست لیڈر۔ صفحہ ۲۴۔

رینیر (Renner)، کارل (۱۸۷۰ء — ۱۹۵۰ء) — آسٹریائی سیاسی کارکن، آسٹریا کے دائیں بازو کے سوشل ڈیموکریٹوں کا لیڈر اور نظریہ‌داں۔ بورژوا قوم پرست تھیوری "تہذیبی قومی خودمختاری" کے بانیوں میں سے ایک۔ صفحات ۱۷، ۲۴۔

— ز —

زاسولیچ، و۔ ای۔ (۱۸۴۹ء — ۱۹۱۹ء) — روس کی نرودنک تحریک میں نمایاں حصہ لیا اور پھر سوشل ڈیموکریٹک تحریک میں شامل ہوگئی۔ روسی سوشل ڈیموکریٹک لیبر پارٹی کی دوسری کانگرس کے بعد (۱۹۰۳ء میں) وہ منشویزم کی ایک لیڈر ہوگئی۔ صفحہ ۶۵۔

زوباتوف، س۔ و۔ (۱۸۶۴ء — ۱۹۱۷ء) — پولیس کا کرنل، "پولیس والے سوشلزم" ("زوباتوفشچینا") کا روح رواں اور ناظم۔ ۱۹۰۱ — ۱۹۰۳ء میں پولیس مزدور یونینیں قائم کیں جن کا مقصد مزدوروں کو انقلابی جدوجہد سے ہٹانا تھا۔ صفحہ ۳۶۔

— ژ —

ژوؤ (Jouhaux)، لیون (۱۸۷۹ء — ۱۹۵۴ء) — فرانسیسی اور بین اقوامی ٹریڈیونین تحریک کا اصلاح پرست کارکن۔ صفحات ۳۲، ۳۵، ۱۱۲۔

— س —

سیراتی (Serrati)، جاچینتو مینوتی (۱۸۷۲ء — ۱۹۲۶ء) — اطالوی مزدور تحریک کا ممتاز کارکن، اطالوی سوشلسٹ پارٹی کا ایک رہنما اور دوسروں کے ساتھ اس کے مرکزیت پرست بازو کا سربراہ تھا۔ پہلی عالمی سامراجی جنگ کے دوران انٹرنیشنلسٹ ہوگیا۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس میں اطالوی وفد کی قیادت کی اور ۱۹۲۴ء میں اطالوی کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہوا جسمیں آخر عمر تک سرگرمی کے ساتھ کام کرتا رہا۔ صفحات ۵۸، ۵۹، ۱۳۰۔

— ش —

شریڈر (Schröder)، کارل (۱۸۸۴ء — ۱۹۵۰ء) بائیں بازو کا جرمن سوشل ڈیموکریٹ اور صحافی۔ صفحہ ۳۱۔

شیڈمان (Scheidemann)، فلیپ (۱۸۶۵ء — ۱۹۳۹ء) جرمن سوشل ڈیموکریسی کے انتہاپرست موقع‌پرست دائیں‌بازو کا ایک لیڈر۔ نومبر ۱۹۱۸ء کے جرمن انقلاب کے وقت اسپارٹاک‌والوں کے خلاف غارت‌گر ایجی‌ٹیشن کی ہمت‌افزائی کی۔ ۱۹۱۹ء میں حکومت کا سربراہ بنا اور ۱۹۱۸ء — ۱۹۲۱ء میں جرمن مزدور تحریک کو قتل‌وغارت کے ذریعہ دبانے‌والوں میں سے تھا۔ صفحات ۱۷، ۶۷، ۶۹، ۷۰، ۷۳، ۷۶، ۸۰، ۹۲، ۹۹، ۱۰۷، ۱۰۸۔

— ک —

کاپ (Kapp) ولف‌گانگ (۱۸۵۸ء — ۱۹۲۲ء) — جرمن یونکروں اور سامراجی جنگ‌باز حلقوں کا نمائندہ تھا۔ مارچ ۱۹۲۰ء میں اس نے حکومت کا تختہ الٹنے میں انقلاب‌دشمن فوجی شاہ‌پرستوں کی سربراہی کی۔ صفحات ۹۰، ۹۲، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۳۶۔

کاؤتسکی (Kautsky)، کارل (۱۸۵۴ء — ۱۹۳۸ء) — جرمن سوشل‌ڈیموکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کا ایک لیڈر۔ پہلے مارکس‌وادی

تھا، بعد میں مارکسازم سے غداری کرکے مزدور تحریک کے لئے ایک انتہائی خطرناک رجحان، مزدور تحریک میں موقعےپرست رجحان — مرکزیت پرستی (کاؤتسکیازم) کا نظریہ‌داں بن گیا۔ صفحات ۸، ۱۰، ۱۶، ۱۷، ۲۱، ۶۵، ۶۷، ۷۱، ۹۹، ۱۰۸۔

کریسپین (Crispien)، آرتھر (۱۹۴۶ء — ۱۸۷۵ء) — جرمن سوشل ڈیموکریسی کا ایک لیڈر اور صحافی۔ ۲۲ — ۱۹۱۷ء میں جرمن انڈپنڈنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے دائیں‌بازو کا سربراہ ہوا۔ ۱۹۲۰ء میں ”انڈپنڈنٹوں“ کی پارٹی کے وفد میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی دوسری کانگرس میں شریک ہوا۔ لیکن جرمنی واپس آکر کمیونسٹ انٹرنیشنل میں شامل ہونے کی مخالفات کی۔ صفحات ۲۱، ۶۷، ۱۰۷، ۱۰۸۔

کلائنس (Clynes)، جان روبرٹ (۱۹۴۹ء — ۱۸۶۹ء) برطانوی سیاسی کارکن، لیبر پارٹی کا ایک لیڈر۔ صفحات ۷۳، ۷۶۔

کورنیلوف، ل۔ گ۔ (۱۹۱۸ء — ۱۸۷۰ء) — زار کی فوج کا جنرل اور شاہ‌پرست۔ جولائی — اگست ۱۹۱۷ء میں روسی فوج کا اعلی کمانڈر تھا۔ اگست ۱۹۱۷ء میں انقلاب‌دشمن بغاوت کا لیڈر بنا۔ بغاوت کو دبانے کے بعد اس کو گرفتار کرکے قید کردیا گیا لیکن وہ جیل سے بھاگ کر دریائے دون کے علاقے میں پہنچا اور وہاں سفید گارڈوں کی ”رضاکارانہ فوج“ کا ناظم اور اس کے بعد کمانڈر بن بیٹھا۔ یکاتیرینودار (کراسنودار) کے قریب لڑائی میں مارا گیا۔ صفحات ۹۰، ۱۰۸، ۱۳۵، ۱۳۶۔

کولچاک، ا۔ و۔ (۱۹۲۰ء — ۱۸۷۴ء) — زار کے بیڑے کا امیرالبحر، شاہ‌پرست، ۱۹۱۹ء — ۱۹۱۸ء میں روسی انقلاب‌دشمنی کا ایک بڑا رہنما اور اتحاد ثلاثہ کا پٹھو تھا۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد امریکہ اور اتحاد ثلاثہ کی حمایت پر اس نے روس کی حکومت کا سربراہ ہونے کا اعلان کردیا اور اورال، سائبیریا اور مشرق بعید میں جنگی بورژواجاگیردارانہ ڈکٹیٹرشپ کی قیادت شروع کردی۔ سرخ فوج

کی ضربوں اور انقلابی چھاپہ ماروں کی تحریک میں اضافے نے کولچاک کے حامیوں کو تباہ و برباد کردیا۔ صفحات ۲۶، ۵۴۔

کیرینسکی، ا۔ ف۔ (۱۹۷۰ء — ۱۸۸۱ء) — سوشلسٹ انقلابی۔ عالمی سامراجی جنگ کے برسوں میں وہ سخت سوشل شاونسٹ ہوگیا۔ فروری ۱۹۱۷ء بورژوا جمہوری انقلاب کے بعد وہ انصاف، جنگ اور بحری محکموں کا وزیر ہوا اور بعد کو بورژوا عارضی حکومت میں وزیراعظم اور کمانڈر انچیف بنا۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد اس نے سوویت حکومت کے خلاف جدوجہد کی اور ۱۹۱۸ء میں بیرون ملک بھاگ گیا۔ صفحات ۲۶، ۳۵، ۶۷، ۸۰، ۹۷، ۹۸۔

— گ —

گلاخر (Gallacher)، ولیم (۱۹۶۵ء — ۱۸۸۱ء) — برطانوی مزدور تحریک کا نمایاں کارکن، برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی کا ایک لیڈر۔ صفحات ۷۳، ۷۵، ۷۶، ۸۴۔

گومپیرس (Gompers)، سیموئیل (۱۹۲۴ء — ۱۸۵۰ء) — امریکی ٹریڈیونین تحریک کا کارکن اور امریکی لیبر فیڈریشن کے بانیوں میں سے تھا۔ سرمایہ‌داروں سے طبقاتی تعاون کی پالیسی پر عمل کرتا تھا اور مزدور طبقے کی انقلابی جدوجہد کا مخالف تھا۔ امریکہ کی حکومت کی سامراجی پالیسی کا حامی تھا۔ صفحات ۴۲، ۳۵۔

گید (Guesde)، ژول (۱۹۲۲ء — ۱۸۴۵ء) — فرانسیسی سوشلسٹ تحریک اور دوسری انٹرنیشنل کا ایک ناظم و رہنما۔ پہلی عالمی سامراجی جنگ کی ابتدا سے اس نے سوشل شاونزم کا رویہ اختیار کیا اور فرانس کی بورژوا حکومت میں شامل ہوگیا۔ صفحات ۶۰، ۱۰۰۔

گیرمان (Hermann)، لادی‌سلاؤس (L.L.) (۱۹۶۲ء میں انتقال ہوا) — آسٹریائی صحافی۔ ۱۹۱۹ — ۲۰ء میں آسٹریا کی کمیونسٹ پارٹی کا ممبر تھا۔ صفحہ ۱۰۸۔

لاؤفینبرگ (Laufenberg)، هنریخ، (یرلیر (Erler)، کارل) (۱۹۳۲ء — ۱۸۷۲ء) — بائیں بازو کا جرمن سوشل ڈیموکریٹ، صحافی۔ ۱۹۱۸ء میں جرمنی کے نومبر انقلاب کے بعد جرمن کمیونسٹ پارٹی میں آ گیا جسمیں وہ جلد هی "بائیں بازو" حزب مخالف کا سربراہ بن گیا۔ ۱۹۱۹ء میں پارٹی سے نکال دیا گیا۔ صفحات ۳۱، ۶۹۔

لائڈ جارج (Lloyd George)، ڈیوڈ (۱۹۴۵ء — ۱۸۶۳ء) برطانوی ریاستی کارکن اور مدبر، لبرل پارٹی کا لیڈر۔ پہلی عالمی سامراجی جنگ کو بھڑکانے میں بڑا رول ادا کیا۔ ۱۹۲۲ء — ۱۹۱۶ء میں برطانیه کا وزیراعظم رہا۔ روس میں اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد سوویت ریاست کے خلاف فوجی مداخلت اور ناکه‌بندی کی همت‌افزائی کرنےوالوں اور ناظموں میں سے تها۔ صفحات ۷۲، ۷۷، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۵، ۹۱، ۹۲۔

لکسمبرگ (Luxemburg)، روزا (۱۹۱۹ء — ۱۸۷۱ء) — بین‌اقوامی مزدور تحریک کی ممتاز کارکن اور دوسری انٹرنیشنل کے بائیں‌بازو کے لیڈروں میں سے تهیں۔ ان کا شمار پولینڈ کی سوشل ڈیموکریٹک تحریک کے بانیوں میں هوتا هے۔ ۱۸۹۷ء سے انهوں نے جرمن سوشل ڈیموکریٹک تحریک میں سرگرمی سے حصه لیا۔ روزا لکسمبرگ کمیونسٹ پارٹی کے قیام کے محرکوں میں سے ایک تهی۔ جنوری ۱۹۱۹ء میں ان کو گرفتار کر لیا گیا اور شیڈمان کی حکومت کے حکم کے مطابق ان کو سزائے موت دی گئی۔ صفحات ۴۸، ۱۲۲، ۱۲۹۔

لونگے (Longuet)، ژاں (۱۹۳۸ء — ۱۸۷۶ء) — فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی اور دوسری انٹرنیشنل کا کارکن، جرنلسٹ، فرانسیسی اور بین‌اقوامی سوشلسٹ پریس کا سرگرم کارکن۔ فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کے مرکزیت‌پرست بازو کا ایک لیڈر۔ صفحات ۱۷، ۲۴، ۱۲۰۔

لیبکنیخت (Liebknecht)، کارل (۱۸۷۱ء — ۱۹۱۹ء) - جرمن اور بین اقوامی مزدور تحریک کے ایک نمایاں کارکن، موقع پرستی اور عسکریت پرستی کے خلاف سرگرم مجاہد - پہلی عالمی جنگ میں شروع سے ہی قطعی طور پر ''اپنی'' حکومت کی قزاقانہ جنگ کی حمایت کے خلاف رہے اور پورے ریشتاغ میں واحد شخص تھے جس نے جنگی قرضوں کے خلاف ووٹ دیا (۲ دسمبر ۱۹۱۴ء کو) - انقلابی ''اسپارٹاک یونین'' کے ناظموں اور رہنماؤں میں سے تھے - جرمنی میں نومبر انقلاب کے دوران روزا لکسمبرگ کے ساتھ جرمن مزدوروں کے انقلابی ہراول کے سربراہ رہے - جرمن کمیونسٹ پارٹی کے بانیوں میں سے تھے اور جنوری ۱۹۱۹ء میں برلن کے مزدوروں کی بغاوت کی رہنمائی کی - بغاوت کے کچلے جانے کے بعد نوسکے کے گروہ نے ان کو وحشیانہ طور پر قتل کر دیا - صفحات ۴۸، ۵۷، ۱۲۲، ۱۲۹ -

لیگین (Legien)، کارل (۱۸۶۱ء — ۱۹۲۰ء) - دائیں بازو کا جرمن سوشل ڈیموکریٹ، جرمن ٹریڈ یونین لیڈروں میں سے تھا اور ترمیم پرست تھا - صفحات ۲۱، ۳۶، ۴۲، ۴۵، ۱۲۱ -

لینسبیری (Lensbury)، جارج (۱۸۵۹ء — ۱۹۴۰ء) - برطانوی لیبر پارٹی کا ایک لیڈر - صفحات ۴۲، ۶۰ -

لینن، و - ای - (اولیانوف، و- ای) (۱۸۷۰ء — ۱۹۲۴ء) - صفحات ۱۱۶، ۱۲۰، ۱۲۴، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۴، ۱۳۷ -

لیوتویتس (Lüttwitz)، والٹر (۱۸۵۹ء — ۱۹۴۲ء) - جنرل، نواب، اور جرمن سامراجی عسکریت پرستوں کا نمائندہ تھا - مارچ ۱۹۲۰ء میں ''کاپ کی یورش'' نامی انقلاب دشمن بغاوت کے رہنماؤں میں سے تھا جس کو جرمن عسکریت پرستوں نے شاہ پرستی کو بحال کرنے اور جرمنی میں فوجی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے کی غرض سے منظم کیا تھا - صفحات ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۳۶ -

مارتوف، ل۔ (تسیدرباؤم، یو۔ او۔) (۱۹۲۳ء — ۱۸۷۳ء)۔ منشویزم کا ایک لیڈر۔ فروری ۱۹۱۷ء کے انقلاب کے بعد منشویکوں۔ انٹرنیشنلسٹوں کے گروپ کا سربراہ تھا۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد سوویت اقتدار کے کھلے دشمنوں کے کیمپ میں شامل ہو گیا اور ۱۹۲۰ء میں انتقال وطن کر لیا۔ صفحات ۶۵، ۶۶، ۶۷۔

مارکس (Marx)، کارل (۱۸۸۳ء — ۱۸۱۸ء)۔ سائنسی کمیونزم کے بانی، ممتاز مفکر، بین اقوامی پرولتاریہ کے لیڈر اور معلم۔ صفحات ۲۱، ۳۱، ۳۳، ۶۵، ۱۲۸۔

مالینوفسکی، ر۔ و۔ (۱۹۱۸ء — ۱۸۷۶ء)۔ چوتھی ریاستی دوما کا ممبر تھا جو دوما کے بالشویک گروہ میں شامل ہو گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ غدار اور زار کی پولیس کا خفیہ ایجنٹ تھا۔ ۱۹۱۸ء میں اس پر مقدمہ چلایا گیا اور کل یونین مرکزی انتظامیہ کمیٹی کے اعلی ٹریبونل کی سزا کے مطابق اس کو گولی مار دی گئی۔ صفحات ۳۴، ۳۵۔

مودیلیانی (Modigliani)، ویتوریو ایمانویل (۱۹۴۷ء — ۱۸۷۲ء)۔ اطالوی سوشلسٹ پارٹی کا ایک پرانا ممبر اور اصلاح پرست۔ صفحہ ۱۱۰۔

میرهیم (Merrheim)، الفانس (۱۹۲۵ء — ۱۸۸۱ء)۔ فرانسیسی ٹریڈیونین کارکن، سینڈیکلسٹ۔ ۱۹۰۵ء سے فرانس کے دھاتساز مزدوروں کے فیڈریشن اور محنت کے جنرل کنفیڈریشن کے لیڈروں میں سے تھا۔ اس نے علانیہ سوشل شاونزم اور اصلاح پرستی کا رویہ اختیار کیا۔ صفحات ۴۲، ۱۱۲۔

میکڈانلڈ (Mac Donald)، جیمس ریمزے (۱۹۳۷ء — ۱۸۸۶ء)۔ برطانوی سیاستدان، انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی اور لیبر پارٹی کے بانیوں اور لیڈروں میں سے تھا۔ انتہائی موقع پرست سیاست پر عمل پیرا رہا۔ عالمی سامراجی جنگ کی ابتدا میں امن پرست پوزیشن اختیار کی،

پھر سامراجی بورژوازی کی کھلم کھلا حمایت کرنے لگا۔ ۱۹۱۸ء۔ ۱۹۲۰ء میں سوویت روس میں مداخلت کے خلاف برطانوی مزدوروں کی جدوجہد میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ صفحات ۴۷، ۷۶، ۱۲۰۔

— ن —

ناتانسن، م۔ ا۔ (۱۸۵۰ء — ۱۹۱۹ء) — انقلابی نرودنکوں اور بعد میں سوشلسٹ انقلابیوں کا نمائندہ ہوا۔ فروری ۱۹۱۷ء کے بورژوا ڈیموکریٹک انقلاب کے بعد وہ بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی پارٹی کے ناظموں میں سے تھا۔ ۱۹۱۸ء میں اس نے سوویت اقتدار کے خلاف بائیں بازو کے سوشلسٹ انقلابیوں کی بغاوت کی مذمت کی۔ صفحہ ۶۶۔

نکولائی ثانی (رومانوف) (خونی) (۱۸۶۸ء — ۱۹۱۸ء) — روس کا آخری زار، جو ۱۸۹۴ء سے ۱۹۱۷ء تک حکمراں رہا۔ صفحات ۲۲، ۳۲۔

نوسکے (Noske)، گوستاف (۱۸۶۸ء — ۱۹۴۶ء) — جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا ایک موقع پرست لیڈر۔ ۱۹۱۹ — ۲۰ء میں وزیر جنگ رہا۔ برلن کے مزدوروں کے خلاف تشدد اور ک۔ لیبکنیخت اور ر۔ لکسمبرگ کے قتل کا ناظم تھا۔ صفحات ۱۷، ۷۴، ۷۶، ۹۹۔

— و —

والیان (وائیان) (Vaillant)، ایڈورڈ ماری (۱۸۴۰ء — ۱۹۱۵ء) — فرانسیسی سوشلسٹ، پہلی انٹرنیشنل کی جنرل کونسل کا ممبر تھا اور بعد میں دوسری انٹرنیشنل کے رہنماؤں میں سے ایک۔ فرانسیسی سوشلسٹ پارٹی کے قیام (۱۹۰۱ء) کی تحریک کرنے والوں میں سے تھا۔ صفحہ ۶۰۔

**وائن کوپ (Wijnkoop)، ڈیوڈ** (۱۸۷۷ء — ۱۹۴۱ء) — ہالینڈ کا بائیں بازو کا سوشل ڈیموکریٹ جو بعد میں کمیونسٹ ہو گیا۔ صفحہ ۱۱۶۔

**وولفکیئم (Wolffheim)، فریتس** — جرمن بائیں بازو کا سوشل ڈیموکریٹ، صحافی۔ ۱۹۱۸ء کے آخر میں جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی میں آیا جسمیں لاؤفینبرگ کے ساتھ مخالف ''بائیں بازو'' کا لیڈر ہوا۔ ۱۹۱۹ء میں جرمنی کی کمیونسٹ پارٹی سے مخالف ''بائیں بازو'' کو نکال دیا گیا۔ صفحہ ۳۱۔

**وینڈیل (Wendel)، فریڈرک** (۱۸۸۶ء — ۱۹۶۰ء) — جرمن بائیں بازو کا سوشل ڈیموکریٹ، طنزنگار اور صحافی۔ جرمنی میں نومبر ۱۹۱۸ء کے انقلاب کے بعد کمیونسٹ پارٹی میں آیا جسمیں وہ مخالف ''بائیں بازو'' میں رہا۔ ۱۹۱۹ء میں پارٹی سے نکال دیا گیا۔ صفحہ ۳۱۔

— ھ —

**ہائنڈمان (Hyndman)، ہنری میئرس** (۱۸۴۲ء — ۱۹۲۱ء) — برطانوی سوشلسٹ اور اصلاح پرست۔ صفحہ ۱۰۰۔

**ہنڈرسن (Henderson)، آرتھر** (۱۸۶۳ء — ۱۹۳۵ء) — برطانوی لیبر پارٹی اور برطانوی ٹریڈیونین تحریک کا ایک لیڈر۔ ۱۹۰۸ء — ۱۹۱۰ء اور ۱۹۱۴ء — ۱۹۱۷ء میں لیبر پارٹی کے پارلیمانی گروپ کا صدر رہا۔ عالمی سامراجی جنگ کے دوران سوشل شاونزم کا حامی ہو گیا۔ صفحات ۳۲، ۳۵، ۷۳، ۷۶، ۸۰، ۸۲، ۸۳، ۸۵، ۹۱، ۹۲، ۱۰۷۔

**ہورنر، ک۔** دیکھئے پانے کوک انتونی۔ صفحات ۳۱، ۳۶، ۶۹۔

ہیلفرڈنگ (Hilferding)، روڈولف (۱۸۷۷ء — ۱۹۴۱ء) — جرمن سوشل ڈیموکریسی اور دوسری انٹرنیشنل کے موقع پرست لیڈروں میں سے تھا۔ عالمی سامراجی جنگ کے دوران اس نے سوشل سامراجیوں سے یکجہتی کی حمایت کی۔ صفحات ۱۷، ۲۱، ۶۷، ۷۱۔

ہیوگ لینڈ (Höglund)، کارل تسیت کونستانتین (۱۸۸۴ء — ۱۹۵۶ء) — سویڈن کا سوشل ڈیموکریٹ، سویڈن کی سوشل ڈیموکریٹک تحریک کے بائیں بازو اور نوجوان سوشلسٹ تحریک کا لیڈر۔ ۱۹۱۷ء — ۱۹۲۴ میں سویڈن کی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں میں سے تھا۔ ۱۹۲۴ء میں موقع پرستی اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پانچویں کانگرس کے فیصلے کی علانیہ مخالفت کے لئے کمیونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا۔ صفحہ ۵۷۔

— ی —

یرلیر، ک — دیکھئے لاؤفینبرگ، ہنریخ۔ صفحہ ۳۲۔

یودینچ، ن۔ ن۔ (۱۸۶۲ء — ۱۹۳۳ء) — زار کی فوج کا جنرل۔ اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے بعد شمال مغربی روس میں سفید گارڈ فوجوں کی قیادت کی۔ ۱۹۱۹ء میں پیٹروگراد پر قبضہ کرنے کی دو ناکام کوششیں کیں۔ نومبر ۱۹۱۹ء میں سرخ فوج سے شکست کھا کر ایستونیا بھاگ گیا۔ صفحہ ۳۶۔

## پڑھنے والوں سے

دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب کے ترجمے، ڈیزائن اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار، نمبر ۲۱
ماسکو، سوویت یونین
21, Zubovsky Boulevard, Moscow, USSR

**В. И. ЛЕНИН**

ДЕТСКАЯ БОЛЕЗНЬ «ЛЕВИЗНЫ» В КОММУНИЗМЕ

*На языке урду*